سپاس بیقیاس جہاں آفرین جاں بخش سخن مضامین رنگین
الحمد و المنت کہ دیوان فیض بنیان نواب صاحب والا مناقب علاء الدولہ امین الملک نواب سید محی الدین خان بہادر مستقامت جنگ عرف نوری صاحب
دیوان فقیر
خلف الصدق اعظم الدولہ معین الملک نواب محمد حیدر خان بہادر قسور جنگ المتخلص فقیر حسب فرمایش لالہ انبی پرشاد صاحب تاجر کتب دہلی
در مطبع میسور پریس دہلی باہتمام لالہ تی داس فرقانی الطباع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

قلم کب لکھہ سکی ہی وصف خالق تیری صنعت کا
دو عالم اک ورق تیری ہوا دیوان قدرت کا

تری انکھونسی اٹھی وُہی گر پردہ غفلت کا
تو کثرت مین نظر آتی تماشا تجھکو وحدت کا

نہ دیکھی گا اٹھاکر انکھہ بہی وہ تخت شاہی کو
کیا حق نی جسی مسند نشین ملک قناعت کا

سدا گریان رہین انکھین ہماری یاد مین تیری
الٰہی درد دی دلمین تو ایسا اپنی الفت کا

گنہہ مجھسی خدایا دیدہ و دانستہ ہوی ہین
بڑا ہی کسقدر پردہ مری انکھون پہ غفلت کا

الٰہی آبرو وہان ہم سیہ کارونکی رکھہ لینا
نہایت سخت تر ہی معرکہ روز قیامت کا

زیادہ مرتبہ ہی عرش سی اسواسطی اسکا
مکان خاص ہی یہہ دل ہمارا تیری خلوت کا

نہین امید بخشش اپنی اعمالونسی کچہہ ہمکو
مگر ہی آسرا بار خدایا تیری رحمت کا

فقیر خستہ کو یارب مدینہ مین تو پہونچادی
کہ اسکو شوق ہی مدتسی حضرتکی زیارت کا

جان کیونکر بچیگی ای شب ہجر — وہ اگر یہان نہ گلعذار آیا

توبہ کرتی لی تو ہو فقیر مگر
سر پہ پہر موسم بہار آیا

گر میسر ہوی سرمہ خاک کوئی یار کا — دور سب ہو جائی دُکہہ ہن مردم بیمار کا
دم ہی آنکہو ہمین اب وسکا اوسی کہنا صلاح — وہ فقط مشتاق ہی بس آپکی دیدار کا
رات سی بستر پہ کروٹ بہی وہ لی سکتا نہین — ضعف سی یہہ حال پہنچا ہی تری بیمار کا
ہان اور اوٹہ جاتا ہو اسی اسقدر لاغر ہون مین — کاہ سی بہی ہی زیادہ حال جسم زار کا

پہر گیا ہی بار ہا وہ عہد کر کی ای فقیر
اعتبار اوسکی نہین واللہ کچہہ اقرار کا

چہرہ سی تری ماہ منور نہین ملتا — دندان کی چمک سی تری گوہر نہین ملتا
خو گر ہوی جسد لسنی اوٹہانیکی ستم کے — اوسد لسنی ہمین کوئی ستمگر نہین ملتا
مر جائین گلا کاٹ کی ہم ہجر کی شب مین — پر کیا کرین ہمدم ہمین خنجر نہین ملتا
ہم چہوڑ دین کسطرح سی ناصح اوسی بتلا — اوس سی تو جہا نین ہمین بہتر نہین ملتا
احوال دل زار ستاتا اوسی اپنا — وہ ہائی اکیلا کسی جا پر نہین ملتا
در پر مجہے بیٹہی ہوئی دیکہہ اوسنی کہا یہہ — کیا اسکی سوا تجکو کوئی گہر نہین ملتا

دیوانہ سا پہرتا ہی فقیر آہ بہٹکتا
جب اوسکا اوسی یار وہ در مہ ملتا

دو جہان سی کر دیا مدہوش اِک ہی جام مین	ساقیا ممنون ہون مین اس تری امداد کا

یار آیا خود بخود گہر مین تمہاری ای فقیر
شادیانہ اب بجاؤ تم مبارکباد کا

ردیف الالف

عشق صادق ہی تو نالونکا اثر ہو جائیگا	حال سی واقف میری وہ فتنہ گر ہو جائیگا
وہ مسیحا نعش پہ میری اگر ہو جائیگا	میرا مزار رشک صد عمر خضر ہو جائیگا
ہجر کی شب شام سی یون ہین ہا گر اضطراب	حال میرا صبح تک تو عدگر ہو جائیگا
جلد لاویگا اگر خط کا میری وہ ہی جواب	یہہ ترا احسان مجہپر نامہ بر ہو جائیگا
جسطرح فرقت کے شب گذری تڑپتی لوٹتے	دور ہجران ہی یون ہین ہمدم بسر ہو جائیگا
یار بن ہو گی اذیت حور و غلمان سے مجہے	گلشن فردوس ہی مثل سقر ہو جائیگا
خواب مین دیکہیگا صورت اوسکی تو گر بہی کہا	حال تیرا ہی مرا سا سر بسر ہو جائیگا
سامنے میری تو کرتا اشارہ غیر سے	خون ناحق تیری سر پر فتنہ گر ہو جائیگا
کوچ کر جائیگا دنیا سے اہی عاشق ترا	حال سی اوسکی اگر تو بیخبر ہو جائیگا
دامن قاتل نچہوڑونگا کبہی مین حشر تک	جبتلک تن سی جدا میرا نہ سر ہو جائیگا

زاد راہ آخرت کا فکر لازم ہی فقیر
کیون یہان سی ایکدن تیرا سفر ہو جائیگا

تمہاری ہجر مین مرتا ہون مہربان کبتلک	تڑپتا مثل کبوتر ہون نیم جان کبتلک
کیا جدا ہمین دلبری اسنی آخر کار	ہمارا دشمن جان تہا یہہ آسمان کبتلک

جاہے

ہر طرح وہ عیبونکی چھپاتا ہی ہماری		ہم بندون پہ اللہ کی احسان ہی کیا کیا

دیکھا تو فقیر عشق کی منزل ہی بہت سخت
اس راہ مین کوہسار و بیابان ہین کیا کیا

میرا وہ گل اندام ہی نازک بدن ایسا		نسرین کہان ایسی ہی اور نسترن ایسا
اوس زلف معنبر مین ہی جسطرح کی خوشبو		بو باس مین کب ہوتا ہی مشک ختن ایسا
عاں یاد مین اوس شوخ گل اندام کی دیکھی		اسواسطے خوشبو ہی یہہ میرا کفن ایسا
پژمردہ نہو گل کسطرح کیونکہ وہ ناصح		جسکا کہ ملی خاک مین اب گلبدن ایسا
ناصح تجھے اللہ کی قسم ہی یہہ بتا تو		دیکھا ہی کبھی تو نی بھی غنچہ دہن ایسا

دیکھو تو فقیر اب بہی یہہ ہرجائی پہ خوش ہے
غربت مین بھی دیکھا ہی کوئی ہو وطن ایسا

درد و غم و رنج و الم سوز جگر پیدا ہوا		نخل الفت مین ہماری یہہ ثمر پیدا ہوا
خود بخود اپنا اوسنی ابرا دہ یہان کیا		آہ دلمین یار کی اپنی یہہ اثر پیدا ہوا
لیکی دل عاشق کا صاحب تم اگر جاتی ہو صاف		یہہ بیان تم مین نیا ابتو ہنر پیدا ہوا
رالکا بہی تہنی انا یہان کا چھوڑ اکس لیئے		اسقدر کسکا بہلا اب تمکو ڈر پیدا ہوا

آج مہمانی تو کرتی یار کی اپنی فقیر
ہائی اتنا بہی تمکو ابتو زر پیدا ہوا

گر کہلے یون ہی رہی زلف پریشان دیکھنا		لاکہون ہو جاوینگی بہکا فر مسلمان دیکھنا

ردیف الالف

جسنے حسین تجکو ہی دلبر بنا دیا
روتا ہون یاد زلف مین ہنستا ہون مین کبہی
ممکن نہین جو رحم ہو فریاد پر میری
پہر نامہ بر کی کیا مجہے حاجت رہی بہلا
اک پلمین چاہی ذرہ کو کر دی وہ آفتاب
مداح کسطرح ہنون جن و بشر تیری

اوسنی ہی مجکو عاشق مضطر بنا دیا
سودا ہی تو نی ایدل مضطر بنا دیا
ای بت خدا نی دل ترا پتہر بنا دیا
جب طایر خیال کبو تر بنا دیا
جسنی صدف مین قطرہ کو گوہر بنا دیا
خالق نی تجکو سب سی ہی بہتر بنا دیا

وہ سادہ رو تو نا رسی فقنہ تہا فقیر
تو نی ہی اوسکو شوخ ستمگر بنا دیا

وعدہ اک دن کا تہا جسکو اک مہینا ہو گیا
جوش وقت یہہ ہوا مجکو فراق یار مین
زندگی کی شکل کیا ہی شب فرقت نہی
دیکہہ کر ای فتنہ دوران تجہی ہمراہ غیر

یار بن اپنو مراد شوار جینا ہو گیا
چرخ بحر اشک کا میری سفینا ہو گیا
ای مسیحا تیری یاد لب جینا ہو گیا
ہر بن مو سی میری جاری پسینا ہو گیا

آتش الفت وہ بہڑکی ہی مری دلمین فقیر
رشک صد آتشکدہ یہہ میرا سینہ ہو گیا

ہو گئی یکتی اور اوسی دعوی ہو غنی کا
عالم مین ہی شہرہ تری شیرین سخنی کا
دندان کو تری دیکہہ کی دل کی ہوئی ٹکڑی

مونہہ دیکہنا لازم ہی نہین ایسی دنی کا
یارا ہی کسی آگی تری دم زدنی کا
گویا یہہ اثر رکہتی ہین ہیرکی کنی کا

ردیف الالف

وصل کی مجکو تمنا اور اوسی ہجر پسند
آخرش پہنس ہی گیا زلف بتان میں یکجا

وہ برا سمجھا اوسی جسکو میں اچھا سمجھا
میری کہنی کو نہ ہرگز دل شیدا سمجھا

باز آتا ہی نہین تو عشق بتان سی ہرگز
تہک گئی ہم تو فقیر اب تجہی سمجھا سمجھا

کیا کہون جیسی ہی عشق بت می نوش کیا
بخدا دین کا ہی ہوئی نہ کبھی ہوش کیا

ایکدن گرد رہی یار ہی ہوئی نہ دیا
خاک سی میری صبا نی نہ سبکدوش کیا

خم کی خم ہاتہ سی اعدا کی اوڑائی مَین نی
جام می ہاتہ سی ایکدن نہ مرے نوش کیا

کہتے ہیں چرخ کا لگنے کا نہین پہل بیڑا
دیکھہ لیجی کا جو گریہ نی میری جوش کیا

بہول سب ہی گیا قول و قسم تو ظالم
دو ہی دن میں مجہے تو نی تو فراموش کیا

بیخبر ہو گئی ہم دو نو جہان سی یکبار
گردش چشم نی ساقی کی وہ مدہوش کیا

تہک گیا حال دل زار میں کہتے کہتے
سنتے افسانہ غم میرا نہ کچہہ گوش کیا

شکوہ ی کیا بہول گئی دیکھکی صورت اوسکی
ہنسے خود اپنی تئین آپ فراموش کیا

جبکا کسو اسطے بیٹھا ہی بتا مجکو فقیر
یاد گفتار نی کسکی تجہی خاموش کیا

دیکھہ گلزار کو وہ رشک چمن یاد آیا
غنچہ کو دیکھہ کی وہ غنچہ دہن یاد آیا

مجکو راحت کی عوض ہوئیگا جنت میں الم
شب فرقت کا جو وہان رنج و محن یاد آیا

دوستو خاک میں ملجائیگی سب سیر چمن
گر میرا مجکو وہان رشک چمن یاد آیا

سیر گلزار سی وحشت ہوئی اور اسکو دو چند
کیا تماشا ہی کہ اپنا نہ مقدر پلٹا

دلکو بی یار کسی جا نہ بہلتی دیکھا
رنگ کیا کیا نہ زمانی کا بدلتی دیکھا

آگیا جو تری کوچہ مین کوئی او ظالم
تیری رفتار کی لاکہون کی ظالم پامال

اوسکی حسرت ہی کو بس وہان سی نکلتی دیکھا
اسطرح جیسے نہ کسیکو سنبہلتی دیکھا

ہائے ہیہات نہ دہ پائی حنائی آیا
کف افسوس ہی عشاق کو ملتی دیکھا

دائمی قسمت نملا اونکو کفن بہی ہرگز
نازو نعمت سی تہا جن لوگونکو پلتی دیکھا

سنگ دہلیز کا اوس بت کی ہو القصہ فقیر
اوسجگہہ سی بخدا اوسکو نہ ٹلتی دیکھا

ایک جام مین دکہلایا تماشا دو جہانکا
احسان یہہ بڑا مجہپہ ہوا پیر مغانکا

در پردہ ہی الفت مجھے اک پردہ نشین کی
ہو کسی مدد امری اس درد نہانکا

کیا کیا ہین خیال آتی جو قاصد نہین آتا
کمبخت برا ہو وی مری اس خفقانکا

ظالم تری ابرو و مژہ ایسی ہین قاتل
بچتا نہین زخمی کوئی اس تیر و کمانکا

مانع ہی جو اوس شوخ سے ملنی کو مجہی تو
دشمن تو ہوا ناصحا شاید مری جانکا

آرام نہین جان کو بیکل ہی مرا دل
عاشق ہوا جبسے وہ ہی اوس آفت جانکا

آوارہ و سرگشتہ ہون کچہہ حال نہ پوچہو
کیا تمسے بیان اپنی کرون نام و نشانکا

گہہ جاتا ہی بتخانہ کبہی جاتی ہی کعبہ
کمبخت رہا دل نہ یہان کا نہ وہانکا

افصح ہی زبان اردو مین ہی فقیر آ
سر کیون نہ جہکی آگی تری اہل زبان کا

سارا عالم ہو میرا دشمن جانی تو کیا — کچہہ بہی اندیشہ نہین دوست ہو گر تو اپنا

دہیان ہی ہمکو جو مرقد مین کسی گلرو کا — ہو گیا ہی کفن اسواسطے خوشبو اپنا

مشتری مثل زلیخا ہوا ہی یوسف بہی — جائی گر مصر کی بازار مین مہرو اپنا

قتل کو میری کفایت ہی یہہ ابرو تیرا — کیون دکہاتا ہی تو تلوار سی بازو اپنا

وہ بہی حیرت زدہ ہو جائی اہی میری طرح — دیکہی آئینہ مین چہرہ جو وہ مہرو اپنا

در و دیوار تو ہمسایونکی سب بیٹہہ گئی — اور طوفان یہہ کیا لائیگا آنسو اپنا

قد و قامت کو تیری دیکہکی او سرو چمن — قمریان بہول گئین نعرہ یاہو اپنا

دل ہی شاید کہ گیا اوسکی ہی ہمراہ نکل — خالی آتا ہی نظر مجکو جو پہلو اپنا

عشق مین کسکی ہوا ایسا تیرا حال فقیر
حال دل اپنا ذرا مجہسے بہی کہہ تو اپنا

ہرگز رہا نہ وہ کسی تدبیر سی ہوا — پابند دل جو زلف گرہ گیر سی ہوا

وحشت مین اوسنی ہنسکی بن توڑین بیڑیان — دیوانہ تیرا قید نہ زنجیر سی ہوا

آنیکا یہان ارادہ نہین اوسکا ہمدمو — معلوم اوسکی خط کی یہہ تحریر سی ہوا

تسکین کچہہ بدلی در ہوا دلکو اضطراب — حاصل یہہ ہمکو یار کی تصویر سی ہوا

لگتا نہین ہی دل کہین نی یار ای فقیر
مین تو ہون تنگ اس دل دلگیر سی ہوا

اوٹہایا دلنی انکی وہ الم تیری جدائی کا — نہ لونگا نام پہر بار دگر مین آشنائی کا

ورنہ وصلت اوران دیتا ہی ادہی

رنگ پیلی مجکو موزون کبہہ در ہونی لگا

گاہ گریہ گاہ زاری ہی فراق یار مین

ردیف الالف

کسی سی اتنا نہین جاکی وہان کہا جاتا
کہ اپنی جان سی ہی ایک بندہ خدا لجاتا

جو مجہہ مریض کا کچہہ حال وہان کہا جاتا
عجب نہ تہا کہ جو کچہہ اوسکو رحم اجاتا

مثال قیس کی دیوانہ تو نہ تہا ای جان
جو تیری کوچہ سی صحرا کو مین چلا جاتا

ابہی مین نامۂ شوق اوسکو لکہہ چکا ہی نہین
ہوای شوق مین خط میرا ہی اوڑ اجاتا

جو اس رہتی نہین میری اوسکہڑی ناصح
خیال مجکو ہی اوس شوخ کا جو آجاتا

زبان تو ہی بتا اوسنی کیا لکہا قاصد
جواب خط تو نہین مجہسے اب پہر اجاتا

ہو کیونکہ حال میرا اوسکو بعد مو معلوم
کچہہ اوسکی روبرو مجہسے نہین کہا جاتا

تجہے جو غیر ولسی ابے ہتی گر محجوشی ہی
نہین تو باتون سی دل میرا ہی بہکا جاتا

تیری فراق نی ایسا کیا ہی زار و نحیف
کہ مثل کاہ ہوا سی ہون مین اوڑا جاتا

مین جان و دل اوسی دیتا ہون ناصحا اپنا
بہلا گرہ کا تمہاری ہی اسمین کیا جاتا

خدا کی واسطے لا جلد اوسکو ای ہمدم
بغیر یار کی مجہسے نہین رہا جاتا

ہوا ہی عشق مین کسکی یہہ حال تیرا فقیر
تجہے تو دیکہہ کی دل ہی میرا اہٹا جاتا

کچہہ تو میری آہ کا اوسکو اثر ہونی لگا
مضطرب اب جو دل سنگ قمر ہونی لگا

یار کی جاتی ہی مستی کیا کہون مین ہمدمو
گہر مجہی معلوم مانند سقر ہونی لگا

اب میرے کا ہیکو ہوگی قدر تجکو جانمن
جبکہ غیرون کا تیری گہر مین گذر ہونے لگا

کیا نزاکت اوس بت کافر مین ہے اللہ رے
بار سی صندلکی اوسکو درد سر ہونی لگا

ردیف الالف

سحر سی کچھہ کم نہین تیرا کلام
مرہی جاؤن گا مین سچہنی کا نہین
مین نی چہوڑا دامن قاتل کو کیون

دوہی باتون مین مجہی شیدا کیا
تمنی گرانی مین کچہہ حیلا کیا
ہی یہہ ہی افسوس مینی کیا کیا

دل دیا ایسے ستمگر کو فقیر
تونی دانستہ یہہ نادان کیا کیا

غیر دلنی ہنس کے مجکو رلایا تو کیا ہوا
وہ بت دم فسانہ سر شام سو رہا
اوسکا غرور کم ہوا میری عجز سے
آنیکا جسکے موہنہ یقین مجکو قاصدا
امید جسکی وصل کی ہوئی نہ عمر بہر
میری تو آرزو ہی تہین دیکہون حجاب
جسکے تمام عمر طلبکار ہم رہے

تجلی گراکی ستمنے جلایا تو کیا ہوا
قصہ تمام اپنا سنایا تو کیا ہوا
قدمون پہ لاکہہ سر کو جہکایا کیا ہوا
مژدہ تو اوسکی آنیکا لایا تو کیا ہوا
فرقت کا اوسکی رنج اوٹہایا تو کیا ہوا
چلون سی تمنی جلوہ دکہایا تو کیا ہوا
بعد فنا وہ قبر پہ آیا تو کیا ہوا

تم ہتی جہان وہ پرچی لگی سب فقیر کو
احوال اپنا مجہسے چہپایا تو کیا ہوا

دل جو دیوانہ تیری زلف دوتا کا ہوگیا
فتنہ گر زنہار تو اسطور کا پہلے نہ تہا
سامنی میری کیا جو لطف تونی غیر پر

اہی پری رو مجکو سایہ دو بلا کا ہوگیا
دو ہی دن مین تو غضب آفت بلا کا ہوگیا
ای ستمگر ظلم مجہپر انتہا کا ہوگیا

ہاتھ سی کہو کر مجھے پچتای گا
مانگتا ہون اوسی بوسہ جسکہ مین
دوستی غیرونسے مجھسے دشمنی
اوس بغیر اکدم ٹھہرتا ہی نہین
ظلم تیری رات دن سہتا ہون مین
بات کر سکتا کوئی اوس سی نہین
ملنا غیرون سی نہین بہتر صنم
دیکھکر میرا پہر جاتا ہی دل

دیکھہ ظالم تو نہ میرا دل جلا
ہنس کی وہ کہتا ہی کیون آئی قضا
آفرین شاباش تجکو مرحبا
تجکو ای دل ہو گئی ہی کیا بلا
اور کسکا ہی بہلا یہہ حوصلا
قہر و آفت ہی غضب وہ دلربا
مین نی سمجہایا ہی تجکو بارہا
کس غضب کے تیری ہین ناز و ادا

اس فقیر اپنی کی اب کیجی مدد
یا علی شیر خدا مشکل کشا

یہہ قاصد اپنا وہان تک جو جائیگا پہر کیا
نہ آئی جلد تو جائیگی غمسی جان میری
ہو مجکو کشتہ کرو گی غم جدای سی
سہی کا جور و ستم گر نہ یار کی عاشق
جدا تو یار سی مجکو فلک کیا تو نی
نہ مانو کا تیری مین ایک بہی وہ کہتا ہی

جواب نامہ تو لیکر نہ آئیگا پہر کیا
تمہارا اسمین میری جان جائیگا پہر کیا
تمہاری ہاتہہ بہلا اسمین آئیگا پہر کیا
ہر الگائیگا دل کی اوٹہائیگا پہر کیا
زیادہ اسسی ستم اب دکہائیگا پہر کیا
ہزار باتین تو مجھسے بنائیگا پہر کیا

فقیر رحم نہ آئیگا اوس ستمگر کو

ردیف الالف

بیمار غم کا ایکی اب کام ہو چکا

دیکھین علاج کرکی یہی اب حضرت مسیح		اوسکی مریض عشق کو آرام ہو چکا

پیری مین ابتو توبہ کرو می ہی ای فقیر
وہ آپکے شباب کا ہنگام ہو چکا

ردیف الالف

آداب دم ذبح ہی چھوڑا نہین جاتا		قاتل ہون تہ تیغ یہ تڑپا نہین جاتا
ایک بوسہ اگر دوگی تو کیا ہویگا نقصان		کچھ اسمین تمہاری تو گرہ کا نہین جاتا
سب جور و ستم تیری گوارا ہین ستمگر		پر اک غم فرقت ہی اوٹھایا نہین جاتا
اس ضعف کی باعث ہی مجھی سخت ندامت		تعظیم سگ یار کو اوٹھا نہین جاتا
ہمراہ تو غیر دنکی پھری روبرو میری		ظالم یہہ ستم مجھسے تو دیکھا نہین جاتا
کیا خاک کہون کوچہ قاتل مین میرا دل		جسوقت مچلتا ہی سنبھالا نہین جاتا
سر اپنا پھراتا ہی عبث تو یون ہی ناصح		وہ بت تو میری دلسی بھلایا نہین جاتا

جو کوئی فقیر در جانان ہوا زاہد
کعبہ کو بھی اوس شخص سی جایا نہین جاتا

تجھے ای صنم حق نی دلبر بنایا		مجھے عاشق زار و مضطر بنایا
کبھی گھر مین ہون اور کبھی گھر سی باہر		تیری ہجر نی سخت مضطر بنایا
یہہ کیا جوش گریہ ہی اس چشم تر نی		جو نالہ تھا اوسکو سمندر بنایا
ہوا مین جو مست من تجھسے نہی کی		میرا حق نی اچھا مقدر بنایا

مگر میں کیا کروں اس دل بی بیقرار کیا صح

گہر کو ہم فقیر ونکی پوچہتی ہو کیا صاحب
بستر کیا جس جا ہی وہی مکان اپنا

الٰہی واسطہ تو اپنے کبریائی کا
دکہانا مجھکو نہ دن یار کی جدائی کا

عجب نہیں ہی مری قبر کی ہون پہر سرخ
کہ کشتہ ہون مین کسی پنجۂ حنائی کا

ہماری حال سی اوبت خبر ہو کیونکہ تجہی
ہجوم رہتا ہی در پہ تیری خدائی کا

دماغ عرش پہ ہووی نہ کیونکہ اوس مہ کا
ہلال بغل ہو جسکی کہ زیر پائی کا

بدل تو جائیگا اکدم مین او گل رعنا
بہروسا کیا ہی مجہی تیری آشنائی کا

نہ کہول ہجر کی شکوہ لیکا آج تو دفتر
شب وصال مین موقع ہی کیا لڑائی کا

نہ کیونکہ انکہہ کی لگتی ہی ہو یہہ دل مفتون
اثر نگاہ مین تیری ہی دلربائی کا

تیرا جواب نہوتا کوئی حسینون مین
جو تجہمین عیب نہوتا یہہ بیوفائی کا

فقیر اپنی کی یا دستگیر کیجی مدد
یہی ہی وقت میری پیر رہنمائی کا

مجھے پیری مین یاد آتا ہی جب عالم جوانیکا
عزا سب دلسی اوٹہہ جاتا ہی اپنی زندگانیکا

ابہی آنسو نکل آوینگی آنکہو ںسی تمہاری بہی
سنو گی ماجرا گر تم میری غم کی کہانیکا

جو مجہسے دوستی کرتی ہو لکہدو اکنچہ تم
یقین مجکو نہیں آتا ہی اقرار زبانیکا

خطا مجہسے ہوئی ایسی ہی کیا اوسکو بیان کیجی
یہہ مجہپر کیا سبب ہی اسقدر نامہربانیکا

وصال یار مین جو عیش سی اپنی گذرتی تہی
کہان ہی ہجر مین ہمدم مزا اب زندگانیکا

کچھہ اعتبار ہی نہیں اس بیزرال کا

مہان جبکہ یہان وہ میرا گلعذار تہا — رشک چمن تہا گہر میرا باغ و بہار تہا

تا صبح تکتکی سوی در ہی بندہی رہی — ایسا کسیکے آنیکا شب انتظار تہا

کرتا رفو وہ کسکی گریبان کو بخیہ گر — دست جنون سی باقی نہ یہان ایکتار تہا

کہا کر قسم ہی ملتی ہو غیر ولسی جا ملن — میری تمہاری کیا یہی قول و قرار تہا

جانیکا دلکی کیونکہ نہو رنج ہمنشین — مدت کا یہہ رفیق تہا مونس تہا یار تہا

کیون سجدہ زاہد کیا اوس بتکو دیکہکر — اپنی کو تو سمجہتا بڑا دیندار تہا

برہم صبا سی کل ہوئی کیا زلف یار تہی — یہان اسقدر جو دلکو میری انتشار تہا

کیون جان بوجہہ کر اوسی دل دیدیا فقیر
اوس بیوفا کا جانتا تو تو شعار تہا

جو کہ عاشق تیرا اے شوخ جفا کار ہوا — طالب مرگ ہوا جینی سی بیزار ہوا

سر ادا پر تیری ایجان میرا دم جاتا ہی — ابتو تو نام خدا خوب طرحدار ہوا

آمد آمد کی خبر روز رہا کرتی تہی — شکر صد شکر کہ آج آپکا دیدار ہوا

محو دیدار ہوا دیکہہ کی وہ آئینہ — منعکس اوسمین جو اوس ماہ کا رخسار ہوا

زہر کہا کر ابھی جاونگا تم سن لینا — وصل کا جہوٹ اگر آج بہی اقرار ہوا

کہائی گل ہجر مین اوس گلکی بہا تا سینی — سینہ داغون سی میرا غیرت گلزار ہوا

خواب مین جسنی کہ دیکہا ہی محمد کو فقیر

کام آیا نہ کوئی یار اپنا

بادۂ وحدت سی جو ہشیار و مستانہ ہوا — بس حقیقت مین وہی ہشیار و فرزانہ ہوا

تیری دیوانہ مین دیکہی یہہ عجب تاثیر ہی — جسنی دیکہی اوسکی صورت وہ ہی دیوانہ ہوا

جلوہ گر ہی دلمین میری جلوۂ حسن بتان — یہہ تعجب ہی خدا کی گہر مین بتخانہ ہوا

کہا کی پیچ و تاب مر جاونگا ایجان رشک سی — غیر کی ہاتو نسی زلفون مین اگر شانہ ہوا

حال میرا سنکے ہائی نیند آتی ہی اوسی — راحت جان میرا تو اوس بت کو فسانہ ہوا

پہنسکی دام گیسوئی پرخم مین چہوٹنا ہی نہین — مان کہنی کو تو ای دل کیون ہے دیوانہ ہوا

یاد جو رونی مین آئی گوہر دندان یار — قطرۂ ہر اشک میرا صاف دردانہ ہوا

کوی بہی تو عالم ایجاد مین ہرگز نہ تہا — یہہ بدولت عشق کی آباد ویرانہ ہوا

وہ مہ انور ہوا شبکو جو مہمان ای قمر
عزت برج قمر میرا سیہ خانہ ہوا

نزع مین دم تو کئی بار لبون پر آیا — پر عیادت کو میری ہای نہ دلبر آیا

رہگئین سینکڑون ہین حسرتین دلمین میری — ایک مطلب نہ میرا تجہسے فلک بر آیا

نلکو کہا کی قسم غیر سی ملتا ہی نہین مین — مجکو کہنی کا تمہاری یون ہین باور آیا

چین اکدم بہی تو دیتا نہین ظالم تو مجہی — دم میرا ناک مین تجہسی دل مضطر آیا

حرز جان کرکی رکہونگا اوسی پہر اے دل — لیکی قاصد جو میرا نامۂ دلبر آیا

پڑہ کی سرنامہ کو مین اوسکی ہوا شاد قمر — بعد مدت کی جو مین نامۂ دلبر آیا

ہو جو رات غصہ اتنا حضور کیا تہا
خورشید رو کی مہر ہی فیض سی منور
سکہلائی ناز و غمزہ میری ستم کشی نی
دانستہ آپ ہمنی کیا گیا او ٹہائی صد مین
پندا سی ہی نفرت ہین عاجزی کی بندگی
کل شکوہ عدو پہ تم سب مجہسے بگڑی ناحق
تہا طفل مکتب ادنا جب میری لگی مجنون

کچہہ تو سبب بتاؤ میرا قصور کیا تہا
ورنہ یہہ مہر و مہ مین اول مین نور کیا تہا
ایجان پہلی اسی ہمکو شعور کیا تہا
اوس بیوفا کو دینا دل کا فتور کیا تہا
تہی پہلی تمکو نخوت ہمکو غرور کیا تہا
میرا قصور اسمین ای رشک حور کیا تہا
اوسکو تو اون دنو نہین اتنا شعور کیا تہا

گہر سی نکالا اوسنی دیکہو ذلیل کر کی
کرنا فقیر تمکو اوسے غرور کیا تہا

ردیف الالف

گر کہلے یون ہی رہی زلف پریشان دیکہنا
دل میرا الجہا ہوا ہی اسمین ایجان دیکہنا
بن گیا دل خود ہدف تیری نگاہ یار کا
کسلئے انکہین چرائی ہو لیا جو دل نہین
ہاتہہ سی جوشش جنون کی بخیہ گر اکبی میرا
سرو شمشاد و صنوبر شرم سی جہک جائینگی
بیٹہنے دینا نہین در پر مجہی اوس ماہ کی
قتل کرتا ہی شب فرقت جو اجاتا ہی یاد

لاکہون بن جاوینگی اب کافر مسلمان دیکہنا
اپنی سلجہانا سمجہکر زلف پیچان دیکہنا
یہہ نشانہ دیکہنا اور اوسکا پیکان دیکہنا
ایک ذرے انکہین ملا کر مجہسے ایجان دیکہنا
پہنچی کا دامن تلک چاک گریبان دیکہنا
گر گیا گلشن مین وہ سرو خرامان دیکہنا
کسقدر بی رحم ہے کمبخت دربان دیکہنا
سرمگین انکہو نسی مجہکو میرا ایجان دیکہنا

جہاں دی پیاسکو مجھہ تشنہ لب کے آب خنجر سی
بہت ممنون ہی قاتل ہو تیری عنایت کا

چمن میں دہر کی دیکھی شجر سب ہولتی ہیلتی
مگر اک بار وہ بوتا نہیں ہی نخل الفت کا

بنائیں صفحۂ ہستی پہ کیا کیا صورتیں تو نے
تماشا دیکہہ آنکہیں کہولکر تو اوسکی صنعت کا

نہیں معلوم کسکی ہوگی بخشش حشر کو زاہد
ندامت ہمکو عصیانکی تجہی ہی کبر طاعت کا

تیری جور و جفا ایجان ہمیں سب گوارا ہین
مگر اک دم نہیں سکتا ہی صدمہ تیری فرقت کا

تو ناحق ناصحا بکبک کے میرا سر پہراتا ہی
اثر ہوگا نکہہ ہرگز مجہی تیری نصیحت کا

تصور دل میں کر صورت کا مرشد کی فقیر اپنی
اسی صورت میں دیکھیگا تو جلوہ حق کی وحدت کا

کونسا دشمن میرا ایسا وہان پیدا ہوا
اونکی گہر میں جانیکا میری جو یہہ چرچا ہوا

جا بجا عالم میں وہ کمبخت ہی رسوا ہوا
ای بت ہرجائی تیرا جو کوئی شیدا ہوا

ہو نہیں سکتا زبانسی میری تو صاحب بیان
ہجر میں مجہپر تمہاری جو جو کچہہ صدمہ ہوا

دل ہر ایک کا لیکر کیا ایجان من برباد حیف
یہہ مراد دیکہو بڑی نازونکا تہا پالا ہوا

دوستی کا پاس اوسکو کچہہ رہا تو نہیں
غیر سی ملتی ہی دشمن ہر بجان کا ہوا

جب حقیقت اپنی جانی تب ہوئی حق کی عنایت
ہمپہ اوسوقت وا اسرار کا پردا ہوا

حشر تک چہوٹا نہ ہرگز قید سی پر دستہ غریب
جو کوئی پابند اوسکی زلف بیجان کا ہوا

مرگیا عاشق تیرا چہوٹا عذاب ہجر سی
حق میں اوسکی ایستمگر بس یہی اچھا ہوا

رات دن رہتی خفا ہو مجہسے تم کسواسطی
کونسا مجہسے قصور ایجان من ایسا ہوا

ایک خلق نے اس عہد میں جو جو کہ تماشا
ای چرخ ستمگار نہ دیکھا تھا سو دیکھا

غم دائرۂ غم میں دل زار نے گھر کر
جوں نقطۂ پرکار نہ دیکھا تھا سو دیکھا

دنیا میں کسی نے کبھی ہوتی ہے برباد
اسطرح جیسے سنسار نہ دیکھا تھا سو دیکھا

اب دور میں اوس چشم سیہ مست کی ویران
جو خانۂ خمار نہ دیکھا تھا سو دیکھا

دہلی کیطرح صفحۂ عالم میں کوئی شہر
ہوتی ہوئی مسمار نہ دیکھا تھا سو دیکھا

جس چشم فلک پیر نے دنیا میں قیصر آہ
جو جو کبھی زنہار نہ دیکھا تھا سو دیکھا

ردیف الف

لیکے قاصد بھی اگرچہ خط دلبر آیا
ایسے بھی چین نہ تجھکو دل مضطر آیا

قتل کا اپنے ہیں سمجھا اوسی محضر نامہ
خط جبین آج جو اوس بت کی جبین پر آیا

سینکڑوں ظلم تمہارے ہیں وتھا کہ میں نے
پر کبھی حرف شکایت نہ زبان پر آیا

سیر دلچسپ ہے کیا ملک عدم کی یارو
جو گیا یہاں سے وہاں پھر نہ وہ پھر کر آیا

اوس مسیحا کو میری بہر خدا لے آو
دوستو اب تو میرا دم ہے لبوں پر آیا

حضرت عشق نے پہنچایا مجھے یار تلک
اور تو کام نہ میرے کوئی رہبر آیا

مرگئی جا کے وہاں بیاری ہی قاصد شاید
ایک بھی وہاں سے جواب تک نہیں پھر کر آیا

دیکھ اوس شوخ نے مجکو یہہ کہا جھنجلا کر
ہے یا آج تو کیوں پھر میرے در پر آیا

میری قسموں کا تو تمکو نہوا ہائے یقین
اور کہنے کا عدو کی تمہیں باور آیا

شب کو تھی اور کہیں مجھسے مکرتی کیوں ہو
گھر تمہارے تو کئی بار میں ہوکر آیا

اوس شوخ کی قیمتین بیان کیا کرون ہمدم
دلبر میری وہ کونسا صدمہ نہین ہوتا

ایک عمر میری آرزوی وصل مین گذر گئی
دیدار میسر کبھی تیرا نہین ہوتا

در پر تیری عشاق کی اس آہ و فغان سے
محشر کا کب ہنگامہ ہی برپا نہین ہوتا

کرتا ہی نہین جلوہ کبھی شاید مقصود
آئینہ اگر دل کا مصفا نہین ہوتا

چھٹتا نہین وہ قید خودی سی کبھی ہرگز
جس شخص کو اوس زلف کا سودا نہین ہوتا

اوس شوخ کی یاد دُردانہ مین نہ پوچھو
کب چشم سی جاری میری دریا نہین ہوتا

کس طرح فقیر اپنی خدا سی ہو رسائی
جب ام ہمارا بت ترسا نہین ہوتا

تجکو وسیلہ ہی جو رسول کریم کا
پھر خوف کیون فقیر ہی نار جہیم کا

دل سی غلام ہون تیرا مین تو قدیم کا
امیدوار ہون تری فضل عمیم کا

اس دل کی میری قدر بھی کرنی ضرور ہی
پالا ہوا ہی یہہ بڑا ناز نعیم کا

پروا ہی کچھ نہین اوسی مر جاے گر کوئی
پرسان نہین کسی کے وہ حال سقیم کا

احمد نبی جا کلام کیا حق سی عرش پر
رتبہ کلام کا تھا کہان یہہ کلیم کا

نکہت سی مجکو مشک کی کیا مین تو الصبا
مفتون ہون بوی گل عنبر شمیم کا

فرقت مین یار کی کہون کیا تجھ سے ہمنشین
دل تنگیا ہی بیت الف لام میم کا

دریافت کنہ ذات کی ممکن نہین فقیر
مشکل ہی پہنچنا وہان عقل سلیم کا

ردیف الالف

[illegible]

حسن کیجے بل بے تجلی شمع بھی لی تو رہی
اگئی ہے آج عاشق بھی تیری ہیلان فرین
دام کاکل سے ہائے اب نہیں بچ گی کبھی
وہ تو رونیلگے سنتے ہی لو بے اختیار

بزم میں چار و نظرف ٹکرا رہا پیرانہ تھا
ساقیا دینا ہمیں بھی بھر کی ایک پیمانہ تھا
زلف میں اوسکی پھنسا کمبخت دل دیوانہ تھا
عشق کا پر درد ایسا اپنا یہہ افسانہ تھا

جان دی پر عشقبازی سے نہ باز آیا فقیر
سچ ہی اس فن میں بڑا ہی مرد و دانا تھا

جور و جفا کا سہنا دستور ہی ہمارا
بہتان کیا عدو نی یہہ دشمنی سے ہمپر
ابرو کا ایک اشارہ کر دیکھو سطر فکو
کیا ظلم کا ہو شکوہ جب وہ کہے یہہ ہمسی
غیروں نکو گھر میں اپنے ایسے نہ آنے دینا

نام عاشقوں میں ایجان مشہور ہی ہمارا
تمکو برا کہیں گی مقدور ہی ہمارا
صاحب جو قتل تمکو منظور ہی ہمارا
یعنی جفا کا کرنا دستور ہی ہمارا
تمکو جو یہان انکا آنا منظور ہی ہمارا

آوین وہ یا نہ آوین ہمتو فقیر جا کر
کہہ دینگی اونسی جتنا مقدور ہے ہمارا

تمسے کیا راز ہی نہان میرا
دور جیسے ہی جان جان میرا
باوفا تمکو میں نی سمجہا تھا
دوستی کی ہی تمسی کیا مینی

حال تم پر ہی سب عیان میرا
دل ہی پہلو میں کیا نہان میرا
تہا سرا سر غلط گمان میرا
ہو گیا دشمن ایک جہان میرا

تم ان بو بھی ہمین ہی بس خبر ہو گئی
حور و پری ملائک کیا جن کیا بشر

مرتے ہین میری کچھہ بہی نہ باقی رہا تہا
ایجان جان وہ کون ترا مبتلا نہ تہا

کیون اوس سے ملنا چہوڑ دیا تونے بیوفا
وہ آشنا فقیر ترا کچھہ برا نہ تہا

کیون فلک میرا عدو سا بہی مقدر نہوا
کیا کہون جو کہ جدا ہمین تیری حال ہوا
اسی امید مین سب عمر ہوئی میری تمام
حلقہ درگاہ ہو نہین باندہی گئی کیا کیا عمل
جستم ترکا ہو ترا کہل گیا راز الفت
لا کہون عشاق کو بجرم و خطا قتل کیا

وصل ان دنون تیرا کبہی مجکو میسر نہوا
صد حیف وہ کونسا تہا جو تیرا دلبر نہوا
کوئی دن وصل کا پر تیری مقدر نہوا
دل کس طرح تمہارا ہت کافر نہوا
اوسکی محفل مین میرا جانا ہی بہتر نہوا
منفعل دلمین وہی اپنی ستمگر نہوا

سمجھہ تو یہہ بات ہی کس کام کی دولت فقیر
اہل دولت کا یہہ جب دل ہی تونگر نہوا

عدو کا گھر ہونکا اور جا کر آسمان ہونگا
میری دل کی جلانیکا عوض تجھسے لیا جائیگا
نکلی اوس سنگدل کی دلمین تو تاثیر کچھہ تو نی
مجھے کو کچھہ فقط ہونکا نہین اشتغال شیدا
فقط عاشق ہی بلبل باغبان نظارہ گلکے

میری آہ سوزان نی کہان جلا کہ کہان ہونگا
رقیبو نسی مجھی دل کی جلیا داستان ہوگا
دل و جان و جگر میرا ہی اس سوز نہان ہوگا
تیری برق تجلی نی تو دم مین جلا یا
بہلا کیونکر نہ تو ظالم اوسکا ناحق ستانا ہوگا

ڈھونڈتی ہی اجل یہی بستر پر — لاغر ایسا ہی جسم زار میرا
پھر نہ ہرگز کری نوا سنجے — نالہ سن لیوی گر ہزار میرا
ہی یقین سبکو قول کا میری — پر نہین تجھکو اعتبار میرا
مین شب ہجر کیون رہا زندہ — یار سی دل ہی شرمسار میرا

کیونکہ آرام آوی مجھکو فقیر
سینہ و دل ہی سب فگار میرا

فقیر اتنا تجھے کیون خوف ہے روز قیامت کا — وسیلہ خلد مین پہچائیگا حضرت رسالت کا
تجھے تو زاہد اتکیہ ہی اس اپنی عبادت کا — کہ ہمسے عاصیونکو ہی سہارا اسکی رحمت کا
پلا دے ساقیا ایسا مجھے ایک جام وحدت کا — کہ اودھر جا پڑی میری نظر دیکھی پکیسر دہ کثرت کا
بنائین صفحہ ہستی پہ کیا کیا صورتین حق نے — تماشا دیکھہ آنکھین کھولکر تو اوسکی صنعت کا
جو ملنا اوس سے تو چاہی خودیکو دور کر اپنے — یہی باعث ہی اے زاہد تیری تو لبس ضلالت کا
بھلا کیونکر رسائی عقل کی ہو ذات مین حق کے — مقام ادراک کو اوسجانا ہی ہمنے حیرت کا

صفاتِ حق کا پرتو دیکھتا ہی ساری عالم مین
ہوا ہی منکشف جسپر فقیر احوال وحدتکا

نقشا نہ کھچا اوس سے تیری چین جبین کا — چین بان گیا دیکھہ کی نقاش بھی چین کا
جز یاد صنم دھیان نہ دنیا کا نہ دین کا — مجکو دل کمبخت نی رکھا نہ کہین کا
ہو حسن کے نخوت سی دماغ عرش پہ جسکا — کسطرح وہ ہم پہلو ہو مجھہ خاک نشین کا

ردیف الالف

تمنے اشارے غیر سے محفلمین جو کیے
مین مثل شمع رشک کی آتش سے جل گیا

ای آسمان مِنی کا نشانہ تو تیر کا
نالہ ہمارے موہنہ سے جو کوئی نکل گیا

بہلا سکی نہ اور طرحسے تو چارہ گر
جب تذکرہ تمہارا کیا مین بہل گیا

خجلت سے مثل یاسمن ہر گل بہی ہو گیا
آئینسے تیری رنگ گلستان بدل گیا

کہتے ہو کچہہ فقیر نکلتا ہی موہنہ سے کچہہ
کچہہ اِنْ نون مزاج تمہارا ہی جل گیا

وہان تم عیش کرتے ہو نکلتا یہان ہے دم میرا
گوارا کسطرح تمنے کیا رنج و الم میرا

خدا کی اسقدر کرتی اطاعت تو وہ ملجاتا
ہوا اس جانفشانی پر نہ ہرگز وہ صنم میرا

خفا ہو کر وہ اپنے گہر کو ابہی جب مین آتا ہون
گلے سے اوسکی وہ تہہ سکتا نہین ہرگز قدم میرا

شکایت کے جفا کی اوسے تو جہنجلا کی کہتا ہے
اوٹہا دے جسکا جی چاہے سِنا جور و ستم میرا

نہین پرسان حال ارکوی اب سوا تیری
کریگا کون یہان آکر علاج درد غم میرا

میری دلبر کو تم بہر خدا جا کر منا لاؤ
عزیزو اب کوئی دم مین نکلجائیگا دم میرا

غرض کعبہ سے مجہکو کچہہ نہ مطلب دیر سے ہرگز
ہوا کوئی صنم ہی ای فقیر اب تو حرم میرا

یہان آیا ہی شوق دید سے انکہون مین دم میرا
نہین اعجاز سے صورت دکہاتا وہ صنم میرا

کیا اوسنی نہین لقو نہین نشانہ مین تو لِستا ہون
جو بکہرے بال ہین وہان تو اولجہا یہان ہے دم میرا

تیرے کوچہ سے باہر کسطرح ای یار جاؤن مین
اوٹہاتا ہون قدم مین تو نہین اوٹہتا قدم میرا

دوستی غیر کے تھے دو دن کی
چھوڑ کر ہمسے بے وفا دیکھا

مر گیا در پہ اسکی ہے فقیر
کوئی ایسا ہی باوفا دیکھا

نگر قتل ناحق ستمگر کسے کا
نہ لی خون اپنی تو سر پر کسی کا

بڑی صبر ظالم نہ تجھپر کسیکا
نہین دل دکھانا ہی بہتر کسیکا

نہین بہتر ایسے دغابازی صاحب
نہین دیتی دل تم تو لیکر کسیکا

گئے ہی کہان ناصحا عقل تیری
بہلا رور جلتا ہی دلبر کسے کا

میرا نامہ کیونکہ پہنچے دہان تک
نہین ہی گذر اوسکی در پر کسیکا

ستم سی وہ کب باز آتا ہی ظالم
نہ مانیگا کہا ستمگر کسے کا

کری جس سی نیکی بدی اوسنی کی
نہ میرا سا ہوئی مقدر کسی کا

میری دلمین ہی پر رہون جا کی وہان
مکان ہو جو اوسکی برابر کسیکا

زمانی مین مشہور وہ بیوفا ہی
نہ تا حشر ہوگا وہ دلبر کسے کا

ابھی دیکی دل مینی بوسہ لیا ہے
نہین ہرگز احسان مجھپر کسیکا

کر و بات ایسے نہ تم ای فقیر
جو دل تمسی ہووی مکدر کسیکا

جو گرفتار تیری کاکل پیچان رہا
تا دم زیست وہ کمبخت پریشان رہا

حق تو یہہ ہی کہ وہی صاحب ایمان رہا
حکم قران کا جو تابع فرمان رہا

ادس شہ خوبان کی الفت کرتی ہو تم جو فقیر
باز آؤ اسی تم کیا تمکو سودا ہو گیا

ای مسیحا تمنے مردونکو بہت زندا کیا
مجسا نادان کون ہوگا دلکا جو کہنا کیا
یا الٰہی چشم تر کا ہو مری خانہ خراب
ڈہونڈتا پہرتا ہون در در کچھہ نہیں ملتا پتا
کہل گیا سب حال مجکو جسجگہہ شکوہ رہی
ہجر کی آتش سی مجکو تم جلایا ہی گئی
جب نکی تمنی ہماری قدر تو لاچار ہو
ایک نظر پر اوس بت کافر کی ایمان دیدیا
تم تو طالب زر کی تہی الفت ہماری کچھہ نہ تہی
کہہ سکا اونسی نہیں جو جو شکایت دلمین ہے
یہان تلک تہا شوق نظارہ دم بکف رہی

پر نہ بیمار محبت کو کبہی اچہا کیا
دشمن جانکو اپنی دوست مین سمجہا کیا
ہر جگہہ مجکو اسی کمبخت نی رسوا کیا
کس بت ہرجائی کا اللہ نی شیدا کیا
لاکہہ مجہسے آپنی صاحب اگر پردا کیا
ایکدن تمنی کبہی میرا نہ دل ٹہنڈا کیا
ہمنی بہی پہر ڈہونڈ کر ادہر حسین پیدا کیا
عشق کی بازار مین کیا تمنی یہہ سودا کیا
اسلئی تمنی ہمارا تو نہین کہنا کیا
ہو کی شیدا اونکی صورت ہی کو مین دیکہا کیا
زیر خنجر شکل قاتل ہی کو مین دیکہا کیا

الیسی جائی کو ہر گز دل نہ دینا تہا فقیر
ساری عالم مین بہلا اپنی کو کیون رسوا کیا

بیان انسان سے کیا ہو سکی احمد کے مدحت کا
خدا کو اوسنی دیکہا جسنی دیکہا ہی محمد کو
خدا ہی جب ثنا خوان اوس شہ والا کی رتبی کا
کہ جلوہ شکل احمد مین ہے بالکل حق کی صورت کا

ردیف الالف

نکل ہی گئی جان گجر کے ہی بجتے
جب اپنی وہ اوہگر ہوا گہر روانا

اری نامہ بر جو کہی گا مین دون گا
تو جا کر اونہین ساتہہ ہی اپنی لانا

بہلائی کی جسنی ہوا وہ ہی دشمن
الہی یہہ آیا ہے کیسا زمانا

بہت دل کو سمجہایا ملنا نہ اوسی
میرا کہنا اوسنی نہ مانا نہ مانا

کیا مجکو بہی مبتلا رنج و غم مین
یہہ سچ ہی بہلے کا نہین ہی زمانا

چلو تم فقیر اب مدینہ کو جلدی
وہین اب مناسب ہی تمکو تو جانا

ہر رنگ مین ظاہر جو وہ بیرنگ ہوتا
ہر شی کا نیا رنگ نیا ڈہنگ نہ ہوتا

ہر آن نئی شان سے ہی جلوہ دکہاتا
صورت کو تیری دیکہکے کیون دنگ نہ ہوتا

ای شوخ تیرا حسن خداداد ہی ایسا
یوسف بہی تیری حسنکے یاسنگ نہ ہوتا

اس عشق کی لذت سے یہہ بہت ہی خود واقف
اسطرح کا دل انکا کبہی سنگ نہ ہوتا

ہوتا نہ فقیر اپنی جدا یار سی گر تو
وحشت زدہ تیرا یہہ کبہی ڈہنگ نہ ہوتا

جسنی اوٹہایا اوسنی جو پردہ نقاب کا
خجلت سی زرد رنگ ہوا آفتاب کا

تجکو وسیلہ ہی جو رسالت مآب کا
پہر کیون فقیر خوف ہی روز حساب کا

تو رخ خدا عیان ہی شہا جو ایسی تیری
کیونکر ہو نور ایسا مہ و آفتاب کا

رنج و الم گذرتی ہین تیری بین کس قدر
جسوقت یاد آتا ہی عالم شباب کا

جو عاشق طالب دیدار ہوئی دی جان بالکا
نخواہان ہو وہ جنت کا نہ طالب حور و غلمانکا

ہماری قتل کو کافی فقط ایک ہی اشارہ ہی
کہ قاتل کاٹ ہی ابرو مین سر تیغ برانکا

کرین لاکہون طرح سی حضرت عیسے علاج اوسکا
نہین ہوگا کبہی درمان مریض درد ہجرانکا

پہنسا ہی ایک بت کافر کی کاکل مین دل وحشی
نہ پوچہو دوستو کچہہ حال مجہہ حال پریشانکا

ابا ارض و سمانی جب کیا بار امانت سی
اوٹہایا اوسکو اس جاہل نی دیکہو زور انسانکا

پڑا پہرتا ہون در در ڈہونڈتا اوسکی مکانکو مین
پتا پہر خدا کوئی بتا دو کوئی جانانکا

یہی دست جنونکی گر رہیگی خیرہ دستی تو
نہین ایکتار بہی باقی رہیگا جیب و دامانکا

ہزارون عاشقونکی جان گئی ہی جسکی الفت مین
فقیر اب ہوگیا تو مبتلا کس آفت جانکا

عاشق یہا نہین ہی کوچہ جانا نہین رہگیا
دیوانہ قیس تہا تو بیابان نہین رہگیا

گر اضطراب تو نہ دلا ہوتی ہی سحر
تہوڑا ہی عرصہ اب شب ہجران نہین رہگیا

ایکدن تہ وصل اوسکا میسر ہوا مجہے
ارمان یہہ ہی اس دل نالان نہین رہگیا

کمبخت موت آئی ہی کسجا کہ فاصلہ
جب دو قدم کا کوچہ جانان نہین رہگیا

سینہ سی میری اوسنی نکالا جو اپنا تیر
دل میرا چہید کی پار کی پیکان نہین رہگیا

دست جنونسی اپکی تو تہوڑا ہی فاصلہ
دامن کی چاک و چاک گریبان نہین رہگیا

اتنو زمانہ آیا ہی کیسا میری خدا
نام وفا نہ اب کسی انسان نہین رہگیا

جوش جنون نہین سوئی بیابان جو مین گیا
دامن اولجہہ کی خار مغیلان نہین رہگیا

کٹ گئی عمر پر لیغا نہ کیا تو نے کبھی
ہو کرین کہتا ہوا آتا ہے مجنون بھی
دوستی ہو گئی در پان سے اونکی صد شکر
غیر سے وہ ہون شارہ نہ کہائی دے مجھے
آج وہ آنکے لو گھر مین ہمارے یارو
اسقدر آپ کیون گھبرائے ہین الحضرت دل
نسبت پہر چھوڑین نہ وہ ہمکو نہ ہم اونکو کبھی
دوستی کا کردن وعدہ میر اسقدر سے کیا
ہم تو غیر و نسے ملو اور کرو منع مجھے

وعدہ ملنے کا تیری وعدہ فردا ٹھیرا
اپنے ناقہ کو ذرا تو بہی تو لیلا ٹھیرا
بیٹھنے کو تو وہان اپنا سہارا ٹھیرا
گویا نزدیک تمہارے تو مین اندہا ٹھیرا
اسلئے گانے بجانے کا ہے جلسا ٹھیرا
آج انکا ضرور اونکا ہے وعدہ ٹھیرا
اب تو یہہ قول و قسم اونکا ہمارا ٹھیرا
عیب ٹھیرا ین تیرا تو میرا مولا ٹھیرا
واہ کیا خوب یہہ مجھپر تو اجارا ٹھیرا

لیجئے خوب مزے وصل کے اب تو دن رات
تو فقیر آج کا پہر یار سے ملنا ٹھیرا

غضب آفت بلا ہوتا ہے اس دل کا ہے آجانا
فقیر اس عشق کا انجام پہلے ہی نہ کچھ جانا
ہوا جو کچھ ہوا تسکو نہ مجھسے اب وہ کہو نا
مناسب ہے نہین گھر مین میرے ذکر کا اگر انا
اسے ہم نے دیا دل ہی ہوئی ہمسے نہ ہارانے
لب جان بخش مین میرے مسیحا کا نغمہ ہے

پہلا جبکا ہر ایک انسان سے ہو جاتا دیوانا
اوسے دل دیہ یا تمنے تو پہر کیا اسکا پچھتانا
اسی مین خیر ہے اس راز کا پوشیدہ رکھجانا
کہیہ چوری نہیں ہے مجھسے اگر تسکو ملجانا
جسے دیکھا نہ بہالا ہے نہ جانا ہے پہچانا
مین مرتا ہون تجھے اسکو نہ سب اپنا بچانا

(ردیف الالف)

اوس شمع روئی نے جسنی جو پردہ اوٹھا دیا
موسیٰ کیطرح گر پڑا غش کہا کے بیخبر
دونون جہان کی کچھہ بہی نہ ہمکو خبر رہی
یہہ چہیڑ چہاڑ تو نہین بہتر ہی جان من
جانی ہین جانکی نہین باقی رہا تہا کچھہ
دل کا قصور کچھہ نہین انکہون کا ہی قصور
پہلی لڑی تہہ انکہہ قصور اس مین دل کا کیا
انکو سہ بہی دیا نہین دل مفت بیچ لیا
بیدسبب جا کی اولجہا تہا دل اونکی زلفین

ایک شعلہ میری سینون مین لگا دیا
اوس برق وش نے آ کے تجلا دکہا دیا
ساقی نی ایک جام جو جی کا پلا دیا
غیر ونسی ہمنشین کی ہمی کیون نہ دلا دیا
قاصد نی مژدہ انکا اونکی سنا دیا
نظارہ کر کی پہلی انہونی ہنسا دیا
اسنی ہی ہم یکہہ بہانی کی اسکو ہنسا دیا
اسکی عیوض مین تم ہی کہو ہمکو کیا دیا
اس بار پیچ سی خدا ہی نی مجکو چہڑا دیا

اوس بیوفا سی دوستی کرنی تہی فقیر
دو دن مین جسنی دوستی ہمتین تو بہلا دیا

لو ہجر مین اوسکی تو ہوا کام ہمارا
اوس شوخ نی صد شکر کہ عشاق مین لکہا
اوس بت کی پرستش کی سوا کام نہین اور
واقف ہی نہین ہمتو مین کچھہ عشق بتان سے
کیا بد بختی ہو دوستو کیونکر ہی گذرے
قاصد یہہ وہان جانیسے بس ہار ہی رہے

آخر یہہ ہوا عشق مین انجام ہمارا
لکہوا سر دفتر ہی دیا نام ہمارا
زاہد ہی یہہ ہی دین اور اسلام ہمارا
ناحق ہی کیا نام ہی بدنام ہمارا
سب ساتہہ گیا اوسکی ہی آرام ہمارا
لیجائی وہ کسطرح سی پیغام ہمارا

جھٹ لپٹ اوسسے گیا یار وہیں ہوکر بیتاب
اپنا تنہائی مین اوس شب یہ جو قابو دیکھا

دیکھکر رخکو تیری سمجھا مین بدر کامل
ماہ نو سمجھا تیرا مینی جو ابرو دیکھا

خواب مین سانپ نظر آئی مجھی تو شب بھر
مینی جب دنکو مری جان تیرا گیسو دیکھا

کرلیا اوسنی تجھے ناز و ادا سے مفتون
جل گیا تجھپہ فقیر اوسکا یہہ جادو دیکھا

میرا ہجر مین جی ہی جانی لگا
لبون پر ہی دم آنجانی لگا

وہ دلبر جو پہلو سی جانی لگا
میری بر مین دل تلملانی لگا

کیا خال لب کا جو بوسہ طلب
مجھی بی نقط وہ سنانی لگا

ہوا غیر سی ملکی بی دید جب
تو پھر آنکھہ مجھسے چرانی لگا

کیا اتنا تو جذب دل نی اثر
میری گھر وہ چھپ چھپ کی آنی لگا

ہوئی غیر سی اوسکی ملت تو وہ
مجھی ٹالی بالی بتانی لگا

نہین تاب فرقت مجھی اب ذری
بہت درد ہجران ستانی لگا

گلی کرنی بیجا مین اغیار سے
میرا یار مجھکو ستانی لگا

نہ گھر کا پتہ اوسنی بتلا دیا
مجھی در بدر وہ پھرانی لگا

نہین کچھہ مین سنتا تری ناصحا
میرا سر تو ناحق پھرانی لگا

بنا یار جب اونکی دربان کا مین
وہان بیدھرک پھر تو جانی لگا

نہ تھی تجھسے امید یہہ مجھکو یار
میرا لیکی دل تو ستانی لگا

ہوگئی صبح تڑپتی ہوئی بستر پہ مجھی
مجکو آرام نہ اک دم شب ہجران آیا

ہی نہ خاک بہی سودائی محبت تیرا
داغ دل لالہ و گل چاک گریبان آیا

دیکھکر اوسکو ہوئی طوق بگردن قمری
سیر گلشن کو جو وہ سرو خرامان آیا

خواہش اسباب کی انسان عبث کرتا ہی
جائیگا جیسا یہان بی سر و سامان آیا

جان بلب تھا تری فرقت مین بچی جان میری
خواب ای میری مسیحا تری قربان آیا

ابتو لو خوب مزی وصل کی تم لو تو فقیر
رات بہر رہنی کو یہان وہ مہ تابان آیا

اپنا گر دوست مجکو جانا تھا
جھوٹی قسمین میری نہ کہانا تھا

تمکو منظور یہان نہ آنا تھا
دردسر کا فقط بہانا تھا

تیری الفت مین جان کا میری
ہوگیا دشمن ایک زمانا تھا

یاد کرتی نہین کبھی اب تو
یون نہ دل سی مجھی بھلانا تھا

گر نہ تھا تجکو غیر سی مطلب
پھر اوسی پاس کیون بٹھانا تھا

عہد الفا کریگا تو نہ کبھی
مینی پہلی ہی یہہ تو جانا تھا

جو کہ کرتی ہی دعوی الفت
اونکو بھی تمکو آزمانا تھا

دوستی کر کی ہمنشین اوسسی
میری قسمت مین رنج اوٹھانا تھا

دہ جفا گر ہوئی تھی تجھسی فقیر
تجکو جاکر اونہین منانا تھا

ردیف الالف

خال جو مصحف رخ پر تیری خالق نی کیا
بہر نظارہ تیری ای گل خوبی ہمنی

طفل زنگی کو ہی اب حافظ قران کیا
کہا کی گل اپنا بدن رشک گلستان کیا

شکر اسکا تجہے لازم ہی شب و روز فقیر
یہہ جو خالق نی تجہی صاحب ایمان کیا

درد فرقت رات بہر بستر پہ تڑپاتا رہا
بی وفائی تو کریگا یہہ خبر مجکو نہ تہی
اوسکی ملنیکے نکی تدبیر تو نی چارہ گر
تیری فرقت مین جو گزرا حال کیا تجہسے کہون
حال بد سنکر بہی تو آیا نہین افسوس ہی
رحم کچہہ اوس سنگدل کی دل مین تو آیا نہین
ایکدن ایفا کیا وعدہ نہ تو نی وصل کا
دیکہی دم اپنا مجکو گہر وہ اپنی چلدیا

اور دل بی یار کی کہیا کیا نہ گہبراتا رہا
کرکی تجہسے دوستی تا زیست پچہتاتا رہا
جان ہی سی اپنی مین اب تیکہہ تو جاتا رہا
رنج و غم ای بیخبر جو جو کہ مین کہاتا رہا
نزع کی حالت مین بہی مین تجکو بلواتا رہا
حال ارا اپنا مین ہر چند اوسکو کہلاتا رہا
اور نہین تو پانی پانی مجکو بتلاتا رہا
چہوڑ کر مین ہاتہہ اوسکا ہائی پچہتاتا رہا

جان کہوئی ان بتونکی عشق مین آخر فقیر
بارہا مین یار تجکو دیکہہ سمجہاتا رہا

دو جہان مین ہی وسیلہ شہ مردان میرا
اہل اثنا عشری شاہ جسکی نزل
معرفت حقکی ہوئی سبکو اوسی سے حاصل

جان و دل کیون نہو اوس شاہ پہ قربان میرا
اوس سا پہر کون ہی برہان ہی قران میرا
ہی یہی مذہب و ملت یہی ایمان میرا

ہوگئی دیندار کافر دیکھہ اوسکی زلفکو
اتو بھی گالی نہین کرتا ہی کوئی بات تو

ہوگیا اسلامیون پر غلبہ اب کفار کا
واہ واہ کیا پوچھنا ہی اس تیری گفتار کا

مشکلین سب ہونگی حل تیری فقیر
ہی بڑا تجکو وسیلہ حیدر کرار کا

اغیار کو پاس اپنے بٹھانا نہین اچھا
ہر روز بہانا کرنا بہانا نہین اچھا
بدنامی ہوا اونکو بیان اسکا ہی ازار
اسوقت تیرے شرم و حیا کرنی ہی اسباب
جب میں نے کہا حال دل زار کا اونسی
برسون تب ہی کرتی ہو نہین یاد پیر جان
دل اپکی میرا تجکو نہ اب گھڑی نکالو
محفل مین اپنی دیکھنا یہ جا کی تلوار
کس طیش سے نکلی تا حشر یہہ
رسوائی تھین جو دیکھی عالم مین ہی سر
کھینچی گا اسی سے فنا اوک مژگان
عصمت کا خبر مین پارسا پھر اونکو تو
باز آ تا فقیر اب ہی نہین بخشش تا اسے

اسطرح ہمین یار جلانا نہین اچھا
ایجان ہمین اتنا جھکانا نہین اچھا
غوغا در جانان پہ مچانا نہین اچھا
خلوت مین تو اب منہ کا چھپانا نہین اچھا
وہ کہتی ہین سنکر یہہ فسانا نہین اچھا
اسطرح ہمین دلسی بھلانا نہین اچھا
عاشق کا تو ایجان ستانا نہین اچھا
یہان غیر دلسی ہی اٹھانا نہین اچھا
اوس زلف مین دل اپنا پھسانا نہین اچھا
دیوانہ ہمین یکھو بنانا نہین اچھا
اس دلسی میری اور لگانا نہین اچھا
اوازہ ہی غیر دلکو سنانا نہین اچھا
کہتا ہی تجھی سارا زمانا نہین اچھا

شل گل ہو لگا سونکری پہراتی ہی بہار
تجہہ کو گر سینا ہی ناحق تو گریبان میرا

تو تو کیا سرو بہی عاشق ہوا ہی اقمری
ای گلشن مین جو وہ سرو خرامان میرا

ہو گیا تیغ تبسم سی ہر ایک گلکا خون
ہنس پڑا باغ مین جو وہ گل خندان میرا

وہ جبر کو میری آئی نہ دم آخر ہے ہے
دلکا دل مین ہی رہا ہای یہہ ارمان میرا

امتحان کرکی اس عیاری بد عہد لیکا
پہر آ جاتا ہی دم مین دل نادان میرا

ناصحا بہر خدا دم تو ذرا لینی دی
تیری بک بک سی بہت تنگ ہی [illegible]

فصل گل کی اگر آمد ہی نہین ای وحشت
تنگ ہی کیون ہوتا ہی پہر جیب و گریبان میرا

تار سی زلف دوتا اپنی دیکہا کر تو نی
ای صنم چہین لیا دین اور ایمان میرا

التجا شافع محشر سی یہہ کرتا ہی فقیر
چاک ہو حشر کی دن نامہ عصیان میرا

دیکہکر حور و پریکو تیری پریشان ہو گیا
گلشن فردوس مجہہ وحشی کو زندان ہو گیا

ٹکڑی ٹکڑی دامن و جیب و گریبان ہو گیا
تیری وحشی کی جنونکا خوب سامان ہو گیا

مہربان صد شکر مجہپر آج جانان ہو گیا
دیکہتی ہی میری صورت وہ تو حیران ہو گیا

ہی ندامت سخت کیون تڑپا یہ شمشیر مین
خون مین آلودہ میری قاتل کا دامان ہو گیا

تابع فرمان میری دیو میرا اشک پری
اب تو مین بہی وقت کا اپنی سلیمان ہو گیا

آج وہ گلرو یہان مہمان جو آکر ہو گیا
کلبہ احزان میرا رشک گلستان ہو گیا

کیا رو کی دست جنون سی جوش وحشت مین کہ
گر سیا چاک گریبان چاک دامان ہو گیا

تکرار کر نہ بوسہ پہ خیرات حسن ہے
نقصان ہے الحسین پہ نہ زکوۃ کا

بے یار اپنی زیست سے ایسا ہہ تنگ ہوں
بدلا کروں نہ موت سے گر ہو حیات کا

کرتا ہوں صبح شام سے سینہ کو پیٹ کر
عالم جو یاد آتا ہے اوس ہمکی گات کا

ق

دنیا نہیں ہے جا ای قامت یہہ ہے سرا
مہمان ہر کوئی ہے یہان ایک رات کا

جو دم ہے ہے یاد خدا بھی ای فقیر
کیا اعتبار زندگی بے ثبات کا

اوگتا ہے سبزہ صورت سنبل مزار کا
کشتہ ہوں الفقیر جو میں زلف یار کا

ایفا ہوا نہ آج بھی وعدہ تو یار کا
اب چارہ کیا کروں دل امیدوار کا

وقت خرام چلتے ہیں خاشاک راہ کی
رنگ حنا سے شعلہ ہے پا اوس نگار کا

ہوتا ہے ٹکڑے یہہ جو گریبان برنگ گل
شاید کہ آن پہنچا ہے موسم بہار کا

اٹھون یہہ ہے سامنے وہ ناصحا میرے
کیونکر بہلاؤں دل سے تصور میں یار کا

کرتا ہوں نیلا سینہ کو اور منہہ کو پیٹ کے
آتا ہے فہیان جب ہے بوس و کنار کا

آنکھوں میں عندلیب کے ہو خار شکل گل
دیکھے جو رنگ و روپ میری گلعذار کا

ہوتی نہیں جو شام الہی کسی طرح
محشر کا روز ہو گیا دن انتظار کا

جیسا فرشتہ جا نہ سکا پہنچا ہے وہان
اللہ کیا عروج ہے مشت غبار کا

عاشق کی اپنی لیوے تو پرسون کبھی خبر
ہے یہہ شعار میری تغافل شعار کا

حسن بتاں میں دیکھ ذرا غور سے فقیر
ہے نور جلوہ گر ادھی پروردگار کا

در در پہراتا ہی ہمین گہر سی نکال کر — دشمن ہماری جان کا کیون آسمان ہی اب

شکوہ وہ نالہ سنکی کہا پوچہو تو کوئی — کرتا ہہ کسکی ہجر مین آہ و فغان ہی اب

وہ بت ہمین تو کعبہ و بتخانہ مین ملا — ہر جائی دیکہا ہمنے اوسی کا مکان ہے اب

کچہہ فکر آخرت بہی کر و جلد ای فقیر
عمر روان کا قافلہ ہر دم روان ہے اب

جستجو مین اوسکی مین پہرتا ہون اب در در خراب — اسقدر مجکو نکر تو ای دل مضطر خراب

ہو گیا افسوس مین دم مین تیری اکر خراب — تو نی دل لیکر میرا مجکو کیا دلبر خراب

چاہنی والی تمہاری کیون ہے عالم مین خراب — کیون ہہ عاشق تمہارا ائی پریپیکر خراب

بس ہے ابرو کا اشارہ مجہہ نحیف ار کو — کسلیے کرتا ہی قاتل اپنا تو خنجر خراب

ہاتہ پانی مین ہے گذری ات ساری وصل کے — اوس ستمگر نی رکہا مجکو تو ہنس ہنس رات بہر خراب

دیکہو بی ساقی کی کیا اندہیر ہے ہہ ہو گیا — خم کہین اوندہا پڑا ہی اور کہین ساغر خراب

دین و دنیا سی مجہی تو نی تو ظالم کہو دیا — عشق مین تیری ہوا مین ای بت کافر خراب

سبکے سب اس دار دنیا سی گئی حسرت زدہ — خاک مین مل کر ہوی دارا و سکندر خراب

حال خستہ دیکہہ اوسنی ہہ کہا کہتو فقیر
اسطرحکا حال تیرا ہو گیا کیونکر خراب

یہہ خط دیکہتے ہی چلی او صاحب — مجہی اپنی ہمراہ لی جاو صاحب

سواری نہ جانی کو منگوا و صاحب — مجہے تم نہ رو رو کر لوا و ڈہوا و صاحب

کرتی ہین پردرد نالی پہر گلو ای فقیر
ان غ لو ہم ہی ہین گویا ہم نوای عندلیب

روشن جو چشم خلق مین ہوتا ہی آفتاب
ایک نور حق کا پرتو دتا ہی آفتاب

اسوقت یہانسے جاؤ نہ ای غیرت قمر
ہنگام دوپہر کا ہی جلتا ہی آفتاب

کہتی ہی خلق دیکہکے اوس بی نقاب کو
گردونسی کیا زمین پہ پہ اوترا آفتاب

تجہمین نہین ہی کونسی خوبی سپہر حسن
ابرو ہلال ہی ترا مکہڑا ہی آفتاب

غصہ مین جبکہ ہوتا ہی خسار یار سرخ
کیا اوسکو دیکہہ دیکہہ لرزتا ہی آفتاب

جسنی فقیر ماہ کو دو ٹکڑی کر دیا
اوسکی در دین کی کوچہ کا ذرا ہی آفتاب

ردیف الباء

ہجر مین مجکو نہ تڑپائی آپ
مجہسے اب آنکی ملجائی آپ

غیر سی مہندی نہ ملوائی آپ
رشک سی خون نہ رلوائی آپ

غیر خلوت مین نہ تہا پہ ہی سبہی
ہم سخن کسی تہی فرمائی آپ

حضرت دل اوہنین بلواتا ہون
اسقدر مجکو نہ گہبرائی آپ

بوسہ مانگا تو وہ بولی ہنسکر
مونہہ تو اپنا ذرا بنوائی آپ

آپکی بات کا ہی کسکو یقین
لاکہہ قسمین بہی اگر کہائی آپ

کون اقرار سی بدعہد ہوا
اک ذرا دل مین تو شرمائی آپ

عشق اب ترک نہوگا مجہسے
لاکہہ ناصح مجہی سمجہائی آپ

ہاں اگلی سی عنایات نہیں اب ‖ اسواسطی ہوتی ہی ملاقات نہیں اب

فرماؤ تو کس بات پہ مجھسے ہوئی ٹہری ‖ جو سیدہی طرح کرتی ہو تم بات نہیں اب

کچھہ اندنوں بدلی ہوئی تیور ہین تمہارے ‖ وہ طرز ملاقات جو تہی بات نہیں اب

کسواسطی فرق آگیا عادت مین تمہارے ‖ کیون مجکو سناتی اجی صلوات نہیں اب

شکوہ تہا بہت طول شب وصل کا دیکھی ‖ ایجان ہی آیا ہی کچھہ رات نہیں اب

ہر مین ہی پڑتی ہی جسنو نیہ میری آنکھہ ‖ گو عہد جوانیکی وہ حالات نہیں اب

کر لیجی قصیر اپنا جو اوس بت کو مسخر

کیا اتنی بہی حضرت مین کرامات نہیں اب

معلوم ہی ہوئی ہین جو غیرونکی یار آپ ‖ بس بس نہ قسمین کہائی اب بار بار آپ

شرم و حیا یہہ آج کہا نسی ہی آ گئی ‖ کل تک تو مجھسے کرتی تہی بوس و کنار آپ

ناصح کیا کہون آتا جو کچھہ کہ اضطراب ‖ آئی نہ وعدہ پر جو شب انتظار آپ

جور و ستم روا نہین عاشق پہ بی خطا ‖ دینگی جواب کیا اجی روز شمار آپ

ایفا کیا نہ وعدہ کبہی تمنی ایک بہی ‖ اقرار ایسی کر چکی ہمسی ہزار آپ

نخوت قصیر دلسی تمہاری نہین گئی

ظاہر مین ہو گئی ہین اگر خاکسار آپ

تمنی دیکہا ہی جو تیری گل رخسار کا رنگ ‖ میری آنکہو مین سماتا نہین گلزار کا رنگ

قتل کرتا ہی جو منظور تو کرجلد قاتل ‖ کیا دکہاتا ہی مجھی کہنچ کی تلوار کا رنگ

ردیف الثاء

مطلع ثانی

مجھسے شب فراق کا کچھہ پوچھیے نہ دل — ایجان جو کہ گذرا ہی دل پر تمام رات

کیا ناک مین ہے دم دل مضطر کی ہاتہہ سے — تیری لئی پہرا ہی دن بہر تمام رات

ممنون ہون آندہیرے بتیرا خوشی سے — سو یا وہ شوخ مجھسے لپٹ کر تمام رات

مہمان جو شام سی وہ یہان تا سحر رہا — روشن رہا تمام میرا گہر تمام رات

فرقت مین تیری ماہی بی آب کیطرح — تڑپا کیا مین ہای ستمگر تمام رات

فرما و ایکدن تو کرم اس فقیر پر — مہمان ہو کیجیے تو میری گہر تمام رات

ایسی نظر آتی ہنین غمخوار کی صورت — دکھلائی کسی شکل جو اوس یار کی صورت

حیرت فزا کس مرتبہ ہی یار کی صورت — مین دیکھکے ہون پیکر دیوار کی صورت

وہ اپنی قرین آئی ہی دیتا ہنین مجکو — مین دور ہین جیسے گلگی ہوا خار کیصورت

کر رشک ہلال فلک ہی ابروی پر خم — تو بدر سے بہتر ہی میری یار کی صورت

تہا شب جو تیری ابروی پر خم کا تصور — مین خواب مین دیکہا کیا تلوار کیصورت

دیدار اوسکی سے اے چشم تصور ہی جو حاصل — ہی آئینہ دلمین جو دلدار کی صورت

دکھلائی بہار ہی اتری تیر دن یہہ تا ال — زخمونسی میرا سینہ ہی گلزار کی صورت

یوسف کی کبھی ہونہ خریدار زلیخا — دیکھی جو میرے یار طرحدار کی صورت

دل کہتا ہی جی میچی اب توڑ تو بہ — جب دیکھتا ہون خانہ خمار کی صورت

اوس عزت شمشاد بن ابد و سنو مجکو — آتا ہی نظر سرو چمن دار کی صورت

کٹتی نظر آتی نہیں بیماری شب فرقت
ہی عشق کی بیمار پہ بھاری شب فرقت

بجاتی ہی جھک روز قیامت کے درازی
ہو اوسکی مقابل جو ہماری شب فرقت

یاد نگہہ یار مین دل سی میری کیا کیا
رکھتی ہی چھری اور کٹاری شب فرقت

ہم عیش مین رہتی ہو بلا جانی تمہاری
کسطرح گذرتی ہی ہماری شب فرقت

پھر نوح کا طوفان بپا ہوگا دوبارہ
یون مین جو رہی اشک یہ جاری شب فرقت

تو اور میرا نالہ کہین دم لاتا ہی تا صبح
ہون پہلی ہی مین زیست سے عاری شب فرقت

بی چین ہا دل جو نہین ہجر مین یارب
کیونکر یہ بسر ہوگی ہماری شب فرقت

اللہ ہی نی تجکو تو فقیر اسی بچایا
اب خیر سی خوش ہو کہ سدہار گئی شب فرقت

وہان تمنی عیش مین گذاری تمام رات
یہان رنج مین کٹی ہی ہماری تمام رات

جو ہجر کی تڑپ کی گذاری تمام رات
مرقد مین ایسی ہو گئی بیماری تمام رات

ساقی تھا یار اور شب ماہتاب تھی
کیا کیا خوشی سی ہمنی گذاری تمام رات

جلوہ کنان جو شام سی تا سحر رہا
دیکھا کیا مین قدرت باری تمام رات

مژگان کا اوسکی ہمکو تصور جو آ بندھا
دلبر چلی ہماری کٹاری تمام رات

کس عیش مین گذرتی تھی جب یار پاس تھا
اب رنج مین ہی کٹتی ہماری تمام رات

آئی نہ صبح تک وہ لگی کہنی ای فقیر
دیکھا کیا مین راہ تمہاری تمام رات

ردیف الف

تجکو ناصح نہ تو دکہا صورت / ہی تیری نحس بیجا صورت

کسنی یارا کہا یہہ نقش ہیہ آ / تہا یہہ بیچارہ آشنا صورت

تم سفر کو چلی خدا حافظ / جلد دکہلائیو پہر خدا صورت

تم نہو گی جو پاس میری جان / پہر میری زیست کی ہی کیا صورت

کوئی جا کر کہو یہہ اوس ستم سی / کسی صورت اوسی دکہا صورت

ہمنشین آرزو تہی یہہ اوسکی / دم آخر تو دیکہتا صورت

تجہسی نسبت نہین ہی یوسفکو / تیری ایسی ہی مہ لقا صورت

دیکہکر اوسکو مین تو جیتا ہون / اوسکی ناصح تو کچہہ تہا صورت

ای شہ حسن بوسہ دو خیرات / یہہ فقیر آیا ہی گدا صورت

تجہسی بہتر جو تمہاری ہین طلبگار بہت / مل ہینگی مجہی ہی تمسی طرحدار بہت

آج عاشق تیرا شاید کہ ہی بیمار بہت / بیجو اس اوسکی نظر آتی ہین غمخوار بہت

زلف کافر کو نہ اپنی یار سی تو دو شبہ چہوڑ / کرکی نظارہ ابہی پہنکین گی زنار بہت

قتل ایک گام یہ ہوتی ہین ہزارون عاشق / تیز تلوار سی ہی یار کی رفتار بہت

اوسطرف ہی یہہ میری کان لگی رہتی ہین / پیاری پیاری ہی جو ہی اوس شوخ کی گفتار بہت

کبہی ای یار کوئی خانۂ زندان اسکو / ایک گیسو مین تیری دل ہین گرفتار بہت

جرم بوسی پہ ہمین گالیان دو جاری ہین / ہم بہی تقصیر کی ای جان سزاوار بہت

ای یار تو اب مجھسے بیزار ہی کیا باعث
ملنی سی میری تجکو انکار ہی کیا باعث

کچھہ مفت نہین لیتی دل دیتی عوض مین ہین
پہر دینی مین ہو تجکے تکرار ہی کیا باعث

جاتی ہین جہکی انکہین ہے نوشی کہانکی ہی
پا مین تری لغزش ہی سرشار ہی کیا باعث

سینہ سی نہین لگتی تم وصل کی شب مین ہے
بیزار ہو کیون مجھسے انکار ہی کیا باعث

پوچھی ہی تجاہل سی بیمار ہو مین جس کا
آزار تجہی کیا ہی بیمار ہی کیا باعث

ہی خوف نہین کسکا جاتی ہو جو جلدی سی
بتلاؤ مجہی اسکا ای یار ہی کیا باعث

کیا تجہسے فقیر ایسی تقصیر ہوئی تبلا
ملنی سی تری وہ جو بیزار ہی کیا باعث

ہی طلب بوسکی اوس مے فیض سے ایدل عبث
ہوگا نادم دیکہہ تو اوسی نہج سائل عبث

تیغ ابروی تری کافی ہماری قتل کو
فکر تجکو خنجر بران کی ہی قاتل عبث

اوس بت کافر کی دلمین ہو اثر ممکن نہین
آہ و نالہ اسقدر کرتا ہی تو ایدل عبث

رحم اسکا نہ دلمین قاتل بی رحم کے
ہی تہہ خنجر طپان تو ایدل بسمل عبث

تیر ہی ملو لگانہ مین ای ناصح ناداں کبہی
اسقدر تکرار کرتا ہی تو ای جاہل عبث

میری کہنی کو نہ مانا کتنا سمجہایا تجہی
ہوگیا اوس بیوفا پر تو دلا مائل عبث

کب سخن انسی ہوگا وہ پریرو ای فقیر
نقش جب لکہہ لکہہ کی کہوتی عمر مین عاقل عبث

ردیف الجیم

[illegible]

سیر گلشن کو جو آیا ہی ہمارا گلرو
کیا کہون کیسی پریشانی خاطر ہی مجہی
غنچہ گر اسکو روا ہو تو کریگا یہہ بہت
اوسکی عاشق تہی زلیخا تیرا عاشق ہی خدا

چہچہی بلبلین کرتی ہین گلستانکی ہیچ
بہنس گیا دل جو میرا اوسکا گل ہیجانکی ہیچ
تار ہی باقی نہین میری گریبانکی ہیچ
حسن تیرا سا کہان یوسف کنعانکی ہیچ

کار دنیا کا تمام ہویگا ہرگز نہ فقیر
عمر کہوتا ہی عبث تو اسی سامانکی ہیچ

خواہش نہ جاہکی ہمین زرکی احتیاج
ہو لینا وہ شرابخوار کہ پیجاوین جمکی جم
قاتل تو اپنی ابروکا کرکی اشارہ دیکہہ
ایک حسن ہی بناؤ اونہین لاکہہ کہہ ہی
حور و قصور سی ہمین واعظ ہی کام کیا
کیا فاحشہ ہی دیکہو تو دنیائی پیر زال

ہمکو فقط ہی اپنی دلبرکی احتیاج
ساقی نہین ہی مجکو تو ساغرکی احتیاج
ہوگی نہ میری قتل کو خنجرکی احتیاج
ہوتی حسینونکو نہین زیورکی احتیاج
ہی خلد مین بہی اپنی ہی دلبرکی احتیاج
ہی فرسکو ایک نئی شوہرکی احتیاج

کیونکر کرین وہ دوستی مفلس شعر سی
ازبسکہ اونکو ہیگی بہت زرکی احتیاج

حسن صبح کیا تیرا دیکہا چمن مین آج
فتنہ کا عطر ملتی ہین وہ پیرہن مین آج
اونکی بغیر ہوگیا مردہ مین ہمنشین

پژمردہ گی سی ہی جو گل یاسمن مین آج
برپا کرینگی فتنہ زمین و زمن مین آج
جاتی ہی اونکی جان نہ ہی میرے تن مین آج

[illegible]

ردیف النون

روشن یہہ جسکی نور سی دونو جہان ہین	تشبیہہ اوسکو دون مہ انور سی کسطرح

دی حق نی جنکو دولت ایمان ای فقیر
منکر وہ ہونگی آل پیمبر سی کسطرح

جان ہجر مین بچیگی نہ میری کسیطرح	یہہ اضطراب دل جو رہیگا اسیطرح
جب قدر ہوتی تمکو اجی میری چاہ کی	تم بہی کسی پہ ہوتی جو مائل میری طرح
کرتی نہین ہین بات وہ دشنام کی سوا	یہہ گفتگو کی خوب نکالی نئی طرح
کسطرح تجہسی ترک ملاقات مین کرون	الشوخ بیوفا نہین ہین تو تیری طرح
بوسہ لیا تو کہنی لگا ہو کی خشمگین ق	ایکی تو مینی کہدیا تجہسی پہلی طرح
اوبی ادب جو تجہسی ہوا ایسا کام پہر	بیٹہ اونکا مین دیکہنا تجہسی بری طرح

کہنا نہ مانا جان دی آخر قمر نی
عشق بتان سے باز نہ آیا کسیطرح

دم دیکی دوستو او نہین لاؤ کسیطرح	للہ میری جان بچاؤ کسیطرح
دم ہی لبون پہ مرتی ہین اوکسیطرح	صورت تو اپنی ہمکو دکہاؤ کسیطرح
شرم و حیا بس ہو چکی اب بی حجاب ہو	حسنی نقاب اپنی اوٹہاؤ کسیطرح
بن آئی کچہہ نہین ہی یہہ کمبخت عشق ہی	چہپتا نہین ہی لاکہہ چہپاؤ کسیطرح
مین رنج مین ہون ناصحا فرقین یار کی	اسوقت اوٹہہ کی پہانسی تو جاؤ کسیطرح
اوسکی سوا تو اور سی ہمدم مین کیا کرون	ہوتا نہین ہی دلکو لگاؤ کسیطرح

ردیف الخا

رشک سے زہر کی ہم گھونٹ پیا کرتے ہیں	جام مے غیر کو جب بھر کے پلاتا ہے وہ شوخ
پہلی جو بات بھی کرتی ہوئی شرماتا تھا	بر ملا گالیاں اب مجکو سناتا ہے وہ شوخ
اپنی پر آج گلہ کیوں وہ کریگا مضمون	ہو جہہ سے نہیں زلفیں بتاتا ہے وہ شوخ
ایک جہان ہوتا ہے رفتار سے اوسکی پامال	فتنہ ہر گام پہ محشر کا اوٹھاتا ہے وہ شوخ

ماہ بھی فق بکہہ کی ہو جاتا ہے بی نور فقیر
جب نقاب رخ پرنور اوٹھاتا ہے وہ شوخ

ردیف الدال

سنی گا تو جو نہ میری صنم یہاں فریاد	کرونگا حشر میں تیری خدا سے وہاں فریاد
شب فراق میں تیری رہا قلق ایسا	کہ میری لب پہ رہی تا سحر فغان فریاد
جفا سے تیری اگر جائیگی میری جان بھی	کرونگا تیری کہے سے نہ میری جان فریاد
زمین کانپ اوٹھی ہل گیا فلک یکسر	نکل گئی جو میری موہنہ سے ناگہاں فریاد
تمہاری شوق لقا میں بہت ہیں نالان ہم	سنو خدا کے لیے جلد میری جان فریاد
تیری ستم سے نہیں کون شخص نالاں ہے	تیری تو ظلم کی ہے اب جہان تہاں فریاد

فقیر تیری وہ سب ہو گئی مخالف رو
خدای پاک نے سن لی ہی آخر ہاں فریاد

سنی اگر یہہ میری غم کی داستان صیاد	تو میری طرح کرے نالہ و فغان صیاد

آتا ہی اوسی حادثہ کرب و بلا یاد	ہوتا ہی گذر کوچہ سفاک مین جسکا

کی صرف جوانی تو محبت مین ہویکی
پیری مین فقیر آیا ہی اب تمکو خدا یاد

خط تو لایا ہے یار کا قاصد	کیون نہ تجھپر ہون ہم فدا قاصد
کچھ تو کہہ اسکا ماجرا قاصد	وہان سی آیا ہی کیون خفا قاصد
اونکی آنیکی کچھ سنا قاصد	دل مضطر کو ہو ذرا تو قرار
گیا وہین جاکے مرگیا قاصد	خط کا اتبک جواب لایا نہین
کب سی کرتا ہون التجا قاصد	اون تلک خط نہین تو لیجاتا
روز جاتا ہی ایک میرا قاصد	وہ نہین لکھتی کوئی خط کا جواب
مینی بھیجا ہین جابجا قاصد	کہین تو یار کا ملے گا پتا

ہی کئی دن سی دل کو رنج فقیر
نہین آیا جو یار کا قاصد

شکوہ ہی مجھی اپنی ہی تقدیر سی صیاد	ہی تجھپی گلا نی فلک پیر سی صیاد
غش ہوگیا مجھپر مری تقریر سی صیاد	اب کنج قفس سے بھی نانی ہوئی مشکل
ٹوٹا ہی قفس گر کسی تدبیر سی صیاد	ہی ضعف سی کب طاقت پرواز چمن تک
پابند ہی خود تیری زلف گرہگیر سی صیاد	حاجت نہین کچھ قید کی یہ مرغ دل اپنا
رکھنا تو نہین عزت و توقیر سی صیاد	ہم عالم قدسی مین نوا سنج تہی پہلے

ولہ ایضاً

تو خوب ہی ہر عطر سی خوشبوی محمد
نکہت ہی پھر انکی ہر گل سی جو ہم [illegible] محمد
[illegible] شب قدر ہی گیسوی محمد
اجلا رخ انور ہی کہین [illegible]
دکہلا دی الہی چمن کوی محمد
مضطر ہی بہت بلبل جان [illegible]
[illegible] ہی رخ [illegible] سوی محمد
[illegible] ہی ایمان ہی اوس [illegible] محمد
[illegible] چمن روی محمد
گل چاک گریبان کرین اپنا چمن مین

ردیف الذال

[illegible] مین تری دیکہا تعویذ
[illegible] مری [illegible] تعویذ
[illegible] تعویذ
[illegible] دور کی میری [illegible] تعویذ

ردیف الذال

وہین کی ہین پرتوسی روشن دو عالم	ہی شمس و قمر مین ضیای محمد
تمنا ہی رضوانکو ہون اوسکا دربان	ہی جنت سی بہتر سرای محمد

دعا یہہ فقیر حزین کی ہی یارب
ہون محشر مین تحت لوای محمد

نہ کیون دلسی ہون قربان محمد	خدا کی شان ہی شان محمد
صفت کس سی ہو شایان محمد	خدا ہو جب ثنا خوان محمد
کیا سب مرسلون مین اپنا محبوب	خدا کو بہا گئے ان محمد
زمین ایک اوسکی یہہ چرخ برین ہے	رفیع ایسا ہی ایوان محمد
گریبان اپنا پہاڑین گل چمن مین	جو سونگین بوی داماں محمد
نکالا کفر کے ظلمت سی ہمکو	بڑا ہم پر ہی احسان محمد

فقیر پر تمنا کو الہی
دکہا دے روی تابان محمد

دال لیلی ہی شرح شب گیسوی محمد	والشمس ہی وصف رخ نیکوی محمد
ہی خلد سی بہتر چمن روی محمد	طوبی سی ہی بالا قد دلجوی محمد
کیونکر نہ اسی دیکہکے سجدہ کری عالم	محراب حرم ہی خم ابروی محمد
کیا آئین نظر مین کسی محبوبکے آنکہین	گر دیکہلے سرو قد دلجوی محمد
کیونکر نہو دربانی کی رضوانکو تمنا	جنت سی فزا مین ہی سوا کوی محمد

ردیف الراء

آرزو حشر مین یا ساقی کوثر یہہ ہی | ہاتھہ سی اپنی مین جام ہون کوثر پر

اوسکی سب ہوگئین حل مشکلین بے الفور فقیر
التجا لیگیا جو کوئی علی کے در پر

یا ر وہ مزا ایسی ہی دلبر تہ خنجر | سو سر ہون تو رکھدون مین بکر تہ خنجر
رکھدیو نیگی بخوف و خطر سر تہ خنجر | ٹرپینگے کبہی ہم نہ ستمگر تہ خنجر
قاتل تیری خنجر مین وہ لذت ہی کہ از خود | سر صید حرم رکھتے ہین آکر تہ خنجر
ہی حسرت دیدار نہ باندہ آنکھو نپہ پٹی | اسواسطی قاتل ہو نہین مضطر تہ خنجر
مژگان ہین تیری چشم کی یہہ جو تلی و پر | نشتر تہ نشتر ہی کہ خنجر تہ خنجر
چلتا ہی نہین ہاتھہ سی قاتل کی گلو پر | ہی حلق میرا یا کہ ہی پتھر تہ خنجر

ہمکو ہی فقیر اسقدر اب شوق شہادت
ہرگز نہلا ئینگے کبہی سر تہ خنجر

قل فقیر ایسے نہ جلاد ستمگار سی یار | کام جو تیغ کا لی ابروی خونخوار سی یار
رکھو محروم اوسی اپنی نہ دیدار سی یار | چشم پوشی نہ کرو ایسی طلبگار سی یار
ہوگی خوش ایسا ملا میرا گلو خنجر سی | عید مین جسطرح ملتی ہین گلی یار سی یار
اسکا کام نہین بچتا ہی دلا یاد تو کہہ | کوی جانبر نہوا زلف سیہ مار سی یار
دیکھکر نبض مری کہتی ہی سارے طبیب | کوئی جانبر نہوا عشق کی آزار سی یار
رنگ و بو ایسی اکت گل ... ہی و ہمین | گل کو نسبت ہے نہین تیری رخسار سی یار

وصل کے وعدہ پر تیری تا سحر جاگا کیا — بیقراری میں نہ مجھکو خواب آیا رات بھر

وصل میں مجھکو نہیں سونے دیا چھیڑا کیا — چٹکیاں اوس شوخ نے لیکر جگایا رات بھر

شعر وہ پڑھ کر سنائی درد کی تو نے فقیر
شمع سا سب اہل محفل کو رلایا رات بھر

گھر سے میرے جو گیا اوٹھ کے وہ دلبر باہر — ہوگیا قابو سے میرا دل مضطر باہر

تیغ ابرو ہی مری قتل کو کافی قاتل — کھینچتا میان سے ہے کسلئے خنجر باہر

گھر میں بی یار مجھے ایسا قلق ہوتا ہے — مضطرب ہو کے پھرا کرتا ہوں اندر باہر

خواب میں دیکھتا ہوں اوسکو تو گھر میں اپنے — خوف کی ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں اندر باہر

ہوا ارشاد ہے وہ کونسا جسکو نہ کیا — حکم سے آپکے ہیں کب ہوا دلبر باہر

شام کی وقت نہو جائے کہیں تمکو نظر — کبھی آیا بو نہ نکلا کرو دلبر باہر

آج خون کسکا کریگا وہ ستمگر دیکھیں — گھر سے نکلا ہے لئے ہاتھ میں خنجر باہر

رنج غربت کسے کا ہیکو اوٹھاتے ہی فقیر
پاؤں لایا ہے وطن سے یہہ مقدر باہر

یاد وہ رخ آگیا مجھکو گلستاں دیکھکر — پھر گیا آنکھوں میں وہ قد سرو بستاں دیکھکر

رہ گئی حیران نرگس چشم جاناں دیکھکر — ہوگیا شرمندہ سنبل زلف پیچاں دیکھکر

یار کی ہے دل میں تا تیر الفت ہو گئے — چشم تر جو آج ہے وہ مجھکو گریاں دیکھکر

تار بھی باقی نہیں ہے وہ کرے کسکو رفو — بخیہ گر حیران ہے میرا گریباں دیکھکر

ردیف الرا

قتل ہو کر بہی تڑپا ہین اسی ڈر سی کہین
آج مقتل مین مجہی عریان نظر جو آگیا
ای صنم سب ہوگئی دشمن میری خلق خدا
فصل گلمین بہی چمن کی سیر کل دکہلا نہین
مال و زر کیا مال تہا دیتا نہ مین ایجان نین

پڑ نہ جائین خونکی چہینٹین دامن جلاد پر
ماہ نو کا ہوگیا رشک خنجر جلاد پر
تو خفا جو ہوگیا مجہہ خانمان برباد پر
آہ بلبل کی پڑیگی ایکدن صیاد پر
جان ہی حاضر ہی میری آپکی ارشاد پر

ایک حباب بحر سی ہی زندگانی ای فقیر
حضرت انسان کیا بہولی ہین اس بنیاد پر

گر تمکو ہوا یار ہی منظور نظر اور
مضطر نہو اتنا تو دلا ہجر کی شبمین
کوئی یہ گہڑی دیکہتو لینگی او نہین گاہی
اب آنکہہ ملاتی نہین تم مجہسے جو صاحب
اف کرتا نہین رنج جو فرقت مین سہے دلبر
حسرت نہ رہی دلمین ہین قربان تمہاری
جاؤن مین کہان چہوڑکے اب در کو تمہاری
مہمان یہان آئی ہین ہم ملک عدم سے

پیدا اگر ہینگی ہم ہی کوئی رشک قمر اور
اتنی ہی یہہ ہو جائیگی کمبخت بسر اور
ہمسایہ مین ہم اونکی ہی لینگی کوئی گہر اور
معلوم ہو آنکہو ہی کچہہ مد نظر اور
مجہسا بہلا دیکہین تو کو لاوی جگر اور
ایکشب تو رہو انکی مہمان میر گہر اور
کوئی نہین اب اسکی سوا تو مجہی گہر اور
پہر دہان کا ہی دریش ہین اگی سفر اور

جہو ہمین فقیر اب نہین باقی کوئی گہڑی
پہر دیکہو اونکی تو آجی جاہئی زر اور

ہی فرقت دلبر مین میرا گل سی تن اجال
ہمدم اوسی لا بہر خدا آج تو جا کر

آرام سی رہتی تہی بہت خواب عدم مین
ہستے مین فلک لا یا ہی ناحق یہہ جگا کر

دشمن کو بہی آزار نہ دی عشق کا واللہ
روتی یہہ میری یار نہ تو دیکہہ ہنسا کر

دنیا کی خبر مجکو ہی اور نہ دین کی
ساقی کیا بیہوش وہ ایک جام پلا کر

دلکا نہ غبار اوسکا گیا میری پس از مرگ
جاتا ہی مرے خاک سی اون وہ اوٹہا کر

گر وصل کا اللہ کی اے دل ہی تو خواہان
تو بہی خودی اپنی کو تو یار فنا کر

دیوانہ ہوا یہہ کی ہین جب قصہ مجنون
ہچتا یا بہت مجکو یہہ اوستاد پڑہا کر

کل ہو کی خفا مجسے وہ کہنے لگا یہہ بات
ق کہہ دیتا ہون تجہسے مین اری دیکہہ جتا کر

اس ضد پہ تیری دیکا بوسہ نہین ہرگز
کمبخت میری یا ہجہی نہ اسطرح پڑا کر

بیتی جو کہا جان میری جاتی ہی تمپر
ق تو اوسنی کہا ہتکے نہ تو جہوٹ بکا کر

الفت کا حسینون سی نہ کرنا یو نہین دعوی
گر عاشق صادق ہی تو جان اپنی فدا کر

ہی یار سی ملنی کی اگر تجکو تمنا
ہر وقت فقیر اوسکا ہی تو نام جپا کر

ردیف الزاء

تمسے تو ہمکو ہائی نہین اپنی جان عزیز
ہی ہمسے ایک بوسہ تمہین مری جان عزیز

ہی تجہسی کون شی مجھی اپنی گمان عزیز
جان بہی تو جو مجکو تمہین مری جان عزیز

ردیف الشین

میں طپان جو کنج مرقد میں تری بسمل ہنوز
حی گشتی کرکر کی اہل بزم سارے اوٹھہ گئی
قتل کرکی مجکو کسکا خون کریگا دیکھی
بعد مردن کنج مرقد میں کہلی چو رنگین
آرزو تب تک ہی وہ بت مسیحا ہو میرا
جور پر سو لئی دہتا ہی ہو نکی سینگر دن

اور شوق قتل ہی کیا اوسکو ہی قاتل ہنوز
ساقیا تیری ہی ہیں اباک ہمیں سائل ہنوز
میان سی باہر جو تیغ بت قاتل ہنوز
ہین کیسکی دید کی آنکھیں میری سائل ہنوز
پر نظر آتا نہیں ایسا کوئی عامل ہنوز
بار زلف سی نگر آتا نہیں یہہ دل ہنوز

عشق کی عادت نہ بری ہی ہین چہوٹی اے فقیر
ہی طبیعت خوبرون پر تیری مائل ہنوز

ردیف السین

دیکھا کرون تمہیں یہہ ہی مجھہ زار کی ہوس
ایجان ہی آپکی یہہ گنہگار کی ہوس
آنکھون کو میری اوسکی ہی دیدار کی ہوس
نکلی نہ اور میری دل زار کی ہوس
نکلی اب ہی مرغ گرفتار کی ہوس

ہین مطلب فقیر کو
... ی ہی دیدار کی ہوس

خواہش یہ
دستِ حص
دیکھا کسو
شکوہ شکا
صیاد کا

ردیف الطاء

[illegible]

ردیف الظاء

[illegible]

ردیف الصّاد

حاضر و غائب ہو یکساں وہی اچہا اخلاص	ہی یہہ مونہہ دیکہی کہ کس کام کا ایسا اخلاص
تو نی در پردہ کیا غیر سی پیدا اخلاص	اور مجہسی ہی دیکہانیکو یہہ جہوٹا اخلاص
ہوتا ہی دیدہ غیرونکی تو بہکانی سی	بیوفا ایسی سی رکہتا نہیں بندا اخلاص
ہم نہ کہتے تہی تجہی ہنسکی نہ جہوٹیگا دلا	دیکہہ یہہ خوب نہیں ربط دوتا کا اخلاص
ہنس کی کہنے لگا وہ شوخ جو مانگا بوسہ	میرا اور آپ کا ایسا ہی کہان کا اخلاص
دو ہی دن میں گئی تم بہول مجہی الصاحب	واہ کیا خوب تمہارا تو یہہ دیکہا اخلاص
ربط پیدا تو کیا تمسی ہی آگی دیکہون	رنج دیتا ہی تمہارا مجہی کیا کیا اخلاص
ربط کچہہ خوب نہیں غیر سی یہہ یاد رہی	ایکدن اسکا کریگا تمہیں رسوا اخلاص

ہوگا حاصل نہ بجز رنج بتون سی ملکر
سب سی بہتر ہی فقیر اپنی خدا کا اخلاص

ردیف الضّاد

کسی دوست سی مطلب آشنا سی غرض	مجہی بدل ہی فقط اپنی ہی خدا سی غرض
نہیں ہی نام کو بہی پاس آشنائی کا	خدا نہ ڈالی ہمین تمسی بیوفا سی غرض
وہ کام آویگا کیا حشر کو بہلا میری	یہان ہی نکلی نہ جس دوست آشنا سی غرض

ردیف الظاء

[illegible]

ردیف العین

[illegible]

ردیف الظاء

جلوہ فرما نہین خود ہوتی میری گہر ورنہ	آنکا کون ہی ای مہر درخشان مانع
اونکا مقدور تہا کیا اگلی وہ حکم بغیر	ہوتی از خود جو میری آنی کو دربان مانع
بہیجوان مین مہرل مقصود کو یارب کیونکر	نفس رہزن ہی تیری راہ مین شیطان مانع
اور جا جا نیکو گہر والی نہین روکتی ہین	سب مگر انکو ایک بہانی ہین ایجان مانع
اپنا بیمار غم ہجر جو اچہا نہ کیا	کیا سبب تجکو ہوا عیسی دوران مانع

جلوہ ہر سو ہی عیان دیکہہ اگے شی مین فقیر
جز خودی کون ہی اوس جلوہ یکا نادان مانع

ردیف الغین

یون لب شیرین کے لین بوسے تیری اعدا دریغ	اور تو مجہسے کری ای جان ایکبوسہ دریغ
زار مجہکو دیکہکر بولا تجاہل سی وہ شوخ	ہو گیا الفت مین کسکی حال یہہ تیرا دریغ
تنگ ہی ملنی سی میری یہہ مواد ہر شوخ کو	کو بکو الفت مین جسکی مین ہوا رسوا دریغ
دشمنی کی اسطرح کی کسلئی تو نی فلک	یار کو مجہسے چہرایا وادریغا وادریغ
ناصحا اوسکو دل اپنا مین اتو دیچکا	ہو چکی جو بات پہر ہو سکا ہی کہ نا کیا دریغ
اوس قمیص روسیہ کی سا یہہ جو پہرے ہو تم	تہہ آیا ہی تجہی رشک قمر کیا کیا دریغ
تم جو کہتی ہو مجہی ہی دوستی تجہسے بدل	ہی نہین سر تا بہ پا پہر مجہسے کیون ہی دادریغ
ہی خبر منشی نہ اگر اوس کی بیش عشق کی	مر گیا الجان تڑپ کر عاشق شیدا دریغ

ردیف الفاء

ردیف القاف

جفا کریگا زیادہ وہ تجھیہ اور اسے ‖ سینگا تیرا اگر نالہ و فغان مشتاق

فقیر کو نہی توقع یہہ کب بہلا مشتاق تھا
خدا کی فضل سی ہنو نجا یہہ یہان مشتاق

ردیف الکاف

گردش چرخ رہی دیکھئی دشمن کب تک ‖ مجھسے رہتی ہی بہری یار کی چتون کب تک
ہو بہار چمن حسن پہ نازان نہ بہت ‖ ای گل تر یہہ رہیگا ترا جوبن کب تک
تو گریزان جو رہی تک ہی مرے صورت سی ‖ بدگمان مجھسے رہیگا بت بدظن کب تک
الفلک اتو بنسا دیری ہین گریان ہون ‖ صورت ابر رہی تر میرا دامن کب تک
قتل کرتا ہی تیغ کر چکے تو کہین القاتل ‖ خم رہی بار تقاضا سی یہہ گردن کب تک

جان بچی عشق بتان مین تو غنیمت ہے فقیر
دل کی جانیکا کرو گی کہو شیون کب تک

بار چلتا ہی میری خاک سی بچکر اب تک ‖ بعد مردن بہی ہی وہ مجھسے مکدر اب تک
مر گئی وصلکی امید مین ہم آخر کار ‖ ہائی ایفا نہوا وعدہ دلبر اب تک
مر گیا راہ مین کیا میرا الٰہی قاصد ‖ لیکی آیا جو نہین وہ خط دلبر اب تک
جسطرح چاہئی میسر نہین وصل مین ہم ‖ صدمہ ہجر ہی ایجان یہہ دلبر اب تک
منتظر صبح سی بیٹھا ہون مین جسنے کہا تھا گہر ‖ ہوگئی شام وہ نکلا نہین باہر اب تک

[illegible]

ردیف اللام

ردیف الکاف

درد دل کی کرون دعا کب تک
دیکھیے ہوتی ہی شفا کب تک

یار کو کچھہ خبر نہین ہوتے
کہینچیے آہ نارسا کب تک

ہجر مین آرزو ہی مرنی کے
دیکھیے آتی ہی قضا کب تک

ہان کبہی سنکے وہ نہین کہتے
کیجیے عرض مدعا کب تک

تم کبہی تو کرو خدا ترسے
ای صنم مجھہ پہ یہہ جفا کب تک

تتو ہر بات پر بگڑ سے لے ہو
تم سی کوئی کری وفا کب تک

عمر اوس بت کی التجا مین کٹی
دیکھیے ہوگا مدعا کب تک

اب تو تیری مین باز آؤ فقیر
ناکنا جہانکنا بہلا کب تک

اب گھر مین تری آیا ہی دلدار مبارک
ہو تجکو شفا ای دل بیمار مبارک

پھر فصل بہار آئی ہوا جوش جنون ہے
پھر چاک گریبان خلش خار مبارک

تم کہتے ہی ہم دل نہ کسیکو کبہی دینگے
تمکو ہی ہوا عشق کا آزار مبارک

سب رنج و الم دور مری ہوگئی اکبار
ایسا ہوا مجھکو ترا دیدار مبارک

ہم مست ہین اوس چشم سیہ مست کے اپنی
زاہد تمکو رہی خانہ خمار مبارک

سب دلکی ہوس خوب فقیر اپنی نکالو
کیون ہیکی وہ می آج ہی سرشار مبارک

پہونچا دو یہہ خبر کوئی اوس بے خبر تلک
بیمار غم بچیگا نہ تیرا سحر تلک

[illegible]

ہوکر دو چار کیونکہ بچی اوس سے پہر کوئی	آنکہین ملای جان مین مژگان بلای

اس سی کسیکی پیش نہین جاتی ای فقیر
جاہی ہنسا ہی جسکو یہہ چاہی رلا ہی ل

گل نظر آیا تہا ایک حور شمائل قاتل	گر گیا تیغ نگہ سی مجہی بسمل قاتل
دیکہکر قیس صفت لیلی کو ہوا جی جنون	تو اوٹہا دی جو ذرا پردۂ محمل قاتل
ساتہہ سوتا ہی تو وہ بیچ مین رکہکر خنجر	ہی کرتا ہی مجہی وصل مین بسمل قاتل
زیر شمشیر تیری سر کو جہکایا مینے	دیکہہ تو میرا جگر اور میرا دل قاتل
اس خطا پر جو تو چاہی ہو سزا دی مجکو	تجہپر اب دل جو میرا ہو گیا مائل قاتل
ہنستے ہنستے وہ لگا لوٹنے مثل بسمل	رقص بسمل سی ہوا وہ بہی تو بسمل قاتل
یہہ وصیت ہے میری جبکہ مجہی قتل کری	ہاتہہ سی اپنی ہی کر دینا تہہ گل قاتل
رحم آتا ہی نہین قتل مین عاشق کی تجہی	کسقدر ہو گیا پتہر کی ترا دل قاتل
غیر کو قتل کیا تو نی میری سامنے کیون	ہو گیا مین تو ہی رشک سی بسمل قاتل
ہی یہی آرزو کشتہ مرا قدمون پہ گری	گر دم قتل نہ پا بند سلاسل قاتل

قتل ہونی کو چلی آتی ہین از خود عشاق
عمل حب کا فقیر ہو گیا عامل قاتل

کیون مجہی چہوڑ کی جاتا ہی تو بسمل قاتل	تجہسے ایک ہاتہہ کا ہون آرزو سائل قاتل
سخت جانی سی خطر اپنی مجہی آتا ہے	قتل کرنی مین مری ہوتی ہے بیدل قاتل

بیخبر سوتی ہی ای جان تمنو نا سحر ۔۔۔ ہم ہتھین جینجا کئی شب بہر لیس دلدار کل
اور تو امراض سی موتی کہیے تسکین ہے ۔۔۔ ایکدم دیتا نہین یہہ عشقکا آزار کل
دین و دنیا کی ہی مجکو نہ ہرگز کچہہ خبر ۔۔۔ کردیا ساقی نی می سی اسقدر سرشار کل

آج یہین گہر مین بناکر اوسکو لایا ای فقیر
ہو گیا تہا جیسے آزردہ جو وہ دلدار کل

جوبن ہی حسن پر تیری ای یار آج کل ۔۔۔ ہی کیا بہار پر گل رخسار آج کل
بہکایا کسنے تجکو ہی دلدار آج کل ۔۔۔ کسواسطی ہی مجہسے تو بیزار آج کل
ہمدم کسیطرح سی مناکر اوسی تو لا ۔۔۔ اتی نہین ہی مجکو تو بی یار آج کل
دربان نہ آنی دینگی جو تم تک تو دیکہنا ۔۔۔ دو نکا دہائی مین سر بازار آج کل
بہتر نہین ہی آنا تیری گہر مین غیر کا ۔۔۔ ہوجائی میری اوسکی نہ تکرار آج کل
نام خدا ہوا ہی تو اب ایسا خانہ جنگ ۔۔۔ اوگلی ہی پڑتی ہی تیری تلوار آج کل
دنیا و دین کی کچہہ مجہی ہرگز خبر نہین ۔۔۔ یہہ ہون شراب عشق سی سرشار آج کل
بچ جائی جان دل کو ہو ہمدم میری قرار ۔۔۔ ہو وی میسر اونکا جو دیدار آج کل
فرقت مین یار کی ہی مجہی خواب و خور حرام ۔۔۔ اٹہون پہر مین رہتا ہون بیدار آج کل
خوب ہی مزیسے گذری پہر اوقات آنی سے ۔۔۔ ملجائی ہمکو یار جو زردار آج کل

عاشق فقیر ایک بت ترسا پہ ہو گئی
ڈالین گی اب گلین یہہ زنار آج کل

عجیب بحر الفت کا کچھ ماجرا ہے — نہیں دیکھا اسکا کنارہ بھی ساحل

سوال اسکا منت سے کر دو آو بانو
فقیر ایک بوسہ کا تمسے ہی سائل

ردیف المیم

دم میں اب تیری کبھی ہرگز نہیں آئینگی ہم — دل لگا کر پھر دوبارہ تجھسے پچھتائینگی ہم
ہوگئی ہیں وہ خفا تو خود وہاں جائینگی ہم — منت و زاری سے انکو پھر منا لائینگی ہم
ہمسے گر راضی نہیں ہو گھر تم اپنی خوش ہو — دل کسی اور ہی حسین سے اپنا بہلائینگی ہم
عشق بازی سے نہیں باز آئینگی ہم تا بمرگ — خوف جانسے ناصح نادان کیا گھبرائینگی ہم
ہمکو ہے شوق شہادت من یہہ سر بار گران — کوئی قاتل ہیں بلا شک بیدھڑک جائینگی ہم
غیر کی خاطر سے اپنے گھر سے نکلوایا ہمین — بیوفا صورت کبھی تجکو نہ دکھلائینگی ہم
ہمنشین بے یار اب تو زیست ہے امر محال — کھا کے سم فرقت میں اوسکی یار مر جائینگی ہم
اپنی بیگانوں کو جب چھوڑا تمہاری واسطے — پھر کہو تم سے بہلنے اب کہاں جائینگی ہم

عشق بازی کی یہہ عادت گر چھوڑیگا فقیر
دوستو جا کر بہت سا اوسکو سمجھائینگی ہم

کام کہتے ہیں فقط اپنی دل آرام سے ہم — کچھ غرض رکھتے نہیں کفر اور اسلام سے ہم
ہائی دل دیدیا اوس شوخ کو ہمنے جسکی — گھر سے واقف نہیں آگاہ نہیں نام سے ہم

ردیف النون

ہمکو کیا سودا ہوا ہی ان دنون
زلفین دلکو جو اولجہاتی ہین ہم

دل کسی جا بی تری لگتا ہنین
ہر جگہہ پر اسکو بہلاتی ہین ہم

روز جسکے ہم اوٹہاتی ہین ستم
پاس اوس ظالم کی پہر جاتی ہین ہم

مضطرب ہوتا ہی کیون اتنا فقیر
گر وہ روٹہی ہین مناتی ہین ہم

تیغ کہینچے جب تجہے پاتی ہین ہم
شاد کیا ای ترک ہو جاتی ہین ہم

سنکڑون سینہ پہ گل کہاتی ہین ہم
سیر گلشن اونکو دکہلاتی ہین ہم

کوچہ جانانسے جب آتی ہین ہم
قالب بی روح یہان لاتی ہین ہم

منتین مانی ہین اوس بت کی لئی
چلی درگاہونین بند ہواتی ہین ہم

ہو نہ تو بیتاب گر روٹہے ہین وہ
ایدل مضطر مناتی ہین ہم

صحبت دلبر ہی اپنی زندگے
ہای تنہا ہمین مر جاتی ہین ہم

جانتی ایسا نہ تہے نا آشنا
دل لگا کر تجہسے پچہتاتی ہین ہم

خانۂ دل مین لگانے کے لئے
یار کے تصویر کہنچواتی ہین ہم

آہ سوزان ہے خیال زلفین
ابر مین بجلی کو چمکاتی ہین ہم

گر سنین ہم آئیگی وہ نعش پر
تو ابہی جیتے ہی مر جاتی ہین ہم

آشنائی تجہسے کر کے بیوفا
اب کئے کو اپنے پچہتاتی ہین ہم

جب ہماری گہر مین وہ ہوتا نہین
سر کو دیوار ونسی ٹکراتی ہین ہم

جان تک بھی تو کی مستی اے جان دریغ | اور کیا لایا بجا انکا ارشاد نہیں
دیکھکر بھی تو میرا حال نہیں آتا رحم | سنگدل کیونکہ کہوں دل ترا فولاد نہیں
میری جانبازی و وحشت کی ہی دیتی داد | حیف اس عہد میں مجنوں نہیں فرہاد نہیں
وقت ملنے کے گئے جو جو تھے عہد و پیمان | ہمکو وہ قول و قسم اپنی ہیں کیا یاد نہیں

ہوتی ہیں غیب سے مضمون ہمیں الہام فقیر
یہہ کلام حضرت من انکا ارشاد نہیں

تنہا مزہ ہے آپ اڑانا بسنت میں | مجھکو بھی اپنے گھر نہ بلانا بسنت میں
غیر ونکو اپنے پاس بٹھانا بسنت میں | اور اس طرح سے مجھکو جلانا بسنت میں
گر ہو مزار پر میرے آنا بسنت میں | صاحب غزل فقیر کی گانا بسنت میں
الفت اسیکو کہتے ہیں اے جان واہ واہ | مجھکو تڑپتا چھوڑ کے جانا بسنت میں
ہم ایسے تیری آنکھوں میں ہیں زرد ہوے | ہمکو ہے ہائے اب نہ بلانا بسنت میں
جی چاہتا نہیں کہ میں جاؤں بغیر یار | جاتا ہے گرچہ سارا زمانا بسنت میں
اے جان قسم ہے تمہیں میرے جان کی | میرے بغیر دیکھو نہ جانا بسنت میں
جانا کہاں کسی کے ہے ڈر کا ہو نہیں وہ شوخ | ملتا نہیں ہے اوسکا ٹھکانا بسنت میں
جوڑا بسنتی پہنا تو ہے غیرت چمن | ہر گل نیا نہ جاکے کھلانا بسنت میں

کیا کیا فقیر دل میرا باغ و بہار ہو
گر میرے گھر ہو یار کا آنا بسنت میں

تیری الفت مین مینی ای پیاری — سنین لاکہون ہزار کی باتین

دل لیا تہا نہ جب تلک تم نے — خوب کرتی تہی پیار کی باتین

پہر وہین لایا کہینچکر دیکہو — اس دل نابکار کی باتین

تجہکو رسوا کرینگی عالم مین — اس دل بیقرار کی باتین

سنکے آیا ہی جو کہ ای قاصد — وہی کہہ میری یار کی باتین

دل کو میری جلاتی ہین کیا کیا — ہای اوس بد شعار کی باتین

کیون نہ خوش آئین مجہکو کہہ تو فقیر
اپنی پروردگار کے باتین

لطف را گر کری تیری قد بالا کا گلشن مین — تو قمری کی طرح ہر سرو پہنے طوق گردن مین

یہہ تم اچہا نہین کرتی ہو دیکہو ہو گئے رسوا — جو غیرون سے اشارہ ہوتی ہین پردہ چلمن مین

اگر تیرا اسقدر ناحق ہی اپنی راستی پر وہ — تیری قد سے کہان نسبت ہی سرو گلشن

اوڑی رہتی ہین ہر کیک رنگی آنکہہ اون کو — فردوس ماہ ہی جلوہ در جانانکی روزن مین

کریگا ہمسری کیا خاک دے صفائی تیری — لگا دہبہ کلف کا ہی عذار ماہ روشن مین

لہو روتی ہین جو یاد عذار حور دشمن مین ہم — بہار گلشن فردوس کا عالم ہی ان مین

گران سرد و شمن پہ شوق شہادت مین ہی اب ہمکو — کسی دن ہاتہ مارینگی بت قاتل کے دامن مین

گلوی یار پہ آتی نظر ہی پان کی سرخی — صفائی اسقدر کب ہی بہلا شیشہ کی گردن مین

غضب آفت بلا عہد جوانی مین وہ بت ہوگا — ادائین اوسکی ہین اللہ جیسی لڑکپن مین

کب ریا سی ہی اونہین کام قصیر
دل سی جو یاد خدا کرتے ہین

ہای پہلو مین ہیری جھبی وہ دلدار نہین
چین دیتا مجھی دم بہر بھی دل زار نہین

کیون حلاوت نہو ہر بات مین شیرین سخن
کم تیری قند مکرر سی ہی گفتار نہین

خلق ہر گام پہ پامال ہوئی جاتی ہی
ای صنم قہر خدا ہی تیری رفتار نہین

ای صنم چھوڑ دیا سبکو تیری الفت مین
بخدا اپنی پرائی سی سروکار نہین

خون عشاق کا تو آج کریگا بیشک
بی سبب ہاتو مین مہدی یہہ نہی یار نہین

خوبیان ساری ہی رکھتی ہین یہہ معشوق دلے
ایک یہی عیب ہی ہوتی یہ وفادار نہین

یار کی گیسوئی پیچان مین ہی ایک خلق اسیر
ایک فقط مین ہی قصیر اوسکا گرفتار نہین

الغرض یار سے لاکھون دم رفتار مرتے ہین
بپا ایک حشر ہوتا ہی جدہر سی وہ گذرتی ہین

سزا اس جرم کی ہی عاشق دیدار ہین جو ہوا
تو میری مانند اگر آنکہین جھکی وہ قتل کرتی ہین

پڑینگی بیڑیان آپ دیکھی پانو مین کس کسکے
گلسے اوس کی طوق منت کی اتارتی ہین

عبث کرتی ہین فرش راہ ہم چشم تمنا کو
غرور حسن ہے کب قدم یہان آگی دہرتی ہین

نہین ہے ای پری پروا اگر شوق خود بینی
تو کیون آئینہ مین دم بدم گیسو سنوارتی ہین

گران گذرین کبھی نالہ اپنی طبع نازک پر
کہ ہم اونسی نہین فریاد کر سکتے ہین ڈرتی ہین

ہمین اونکی محبت ہے اونہین غیرونکی الفت ہی
جنہین ہم چاہتے ہین ہای وہ اور نپہ مرتی ہین

پی جام وحدت پیا جب سی ہم نے	تو کثرت مین وحدت کو ہم دیکھتے ہین
تو ہی دیر و کعبہ مین ہی یار ظاہر	تجھی کو ہر ایک جا پہ ہم دیکھتے ہین
جو عاشق ہین تیری ہی دیدار کی	وہ کب سوی باغ ارم دیکھتے ہین
کہلی جب سی ہہ آیہ نحن اقرب	فقیر اوسکو ساتھہ اپنی ہم دیکھتے ہین
تیری شکل جب ای صنم دیکھتے ہین	تو قدرت خدا کی ایک ہم دیکھتے ہین
اوٹھایا ہی کس ماہ نی رخسی پردہ	فروغ قمر آج کم دیکھتے ہین
گئی رنگی نہ اب سبزہ رنگو نکی الفت	بہت حظ مین ہم اپنی ہم دیکھتے ہین
بگڑ کیا گیا حسن کا ای حسینو	خفا کیون ہو تمکو جو ہم دیکھتے ہین
جو اونکو نہین اپنی صورت سی الفت	تو کیون آئینہ دم بدم دیکھتے ہین
نہین ہی جو پہلے سی چشم عنایت	تو پہر لطف اب وہ کم دیکھتے ہین
دکہاتی ہین وہ کیونکر تجھے ای ستمگر	جو فرقت مین تیری الم دیکھتے ہین
نکہلوا او لبس ہماری زبان کم	ان آنکھو نسی جو کچھہ کہ ہم دیکھتے ہین
جو پہلے تہی وعدہ کی خوب پوری	تیری یہہ ہی قول و قسم دیکھتے ہین

فقیر ہی بلا نسک بہی در دولت
ہمیشہ تیری چشم نم دیکھتے ہین

خالی ہین تیری دید سی آنکھون بہر نہین	تصویر بہتری کسبہ میری پیش نظر نہین
بلبلا بہ سنگی ہوتا وہ سنگ غیر نہین	اس آہ کی اثر مین میری کچھہ اثر نہین

ردیف النون

ہی گمان اور کسی یار کا انکو ناحق
ہی سدا یاس و غم و حسرت خاطر شکنے
بچگیا جان ہتھی ہو مُونہہ جو تم آپہنچے
سگ اصحاب کا دیکھو تو ہوا کیا رتبہ
تذکرہ آٹھہ پہر کیون وہ کیا کرتی ہین
آگ قسمت کی نہین پہنچ کسیکے جاتی
آتش عشق وہ ہی نار جہنم جلجائی
سارا عالم میری آنکھو ن مین ہوا ہی اندہیر
توڑ ہی تیر نگہہ مین یہہ تیری ای قاتل
نخل الفت کبھی سرسبز نہ شاداب ہوا
آج کیون ہجر کی شب بولتا کمبخت نہین
خود بخود ہو گی نہ بیتاب وہ یہان ای کمبخت

یہان تجرد یدگی ہی مد نظر کچھہ بھی نہین
نخل الفت مین سوا اسکی ثمر کچھہ بھی نہین
جانکی جانے مین باقی ہی کسر کچھہ بھی نہین
کون کہتا ہی کہ صحبت مین اثر کچھہ بھی نہین
انکی دلمین میری الفت ہی اگر کچھہ بھی نہین
کام آتا ہی یہان فضل و ہنر کچھہ بھی نہین
آگ اس آگ کی ہی برق و شرر کچھہ بھی نہین
مجکو بے یار کی آتا ہی نظر کچھہ بھی نہین
اسکی آگی زرہ و خود و سپر کچھہ بھی نہین
کام میرا تو کیا دیدۂ تر کچھہ بھی نہین
رات باقی رہی ای مرغ سحر کچھہ بھی نہین
جذبہ دل کا میری ہوتا ہی اثر کچھہ بھی نہین

منکشف جسپہ ہوا عالم وحدت ہی شہیر
اوسکو اس عالم کثرت کی خبر کچھہ بھی نہین

کرتا ہی قصد اپنا دلدار ہی نہین
جینا فراق یار مین امر محال ہی
لاکھون خرام ناز پہ دل پائمال ہی

تجھہ مین اثر کچھہ اہ شرربار ہی نہین
مرنا تو ایسا کچھہ ہمین دشوار ہی نہین
دیکھی کسیکی ایسی تو رفتار ہی نہین

ردیف النون

تم سا نہیں ہی کوئی بہی ساری جہان میں
لازم ہی یہہ ہی کہنا ہمیری ثنا میں

اچہا نہیں ہی غیر ذرا اسکا انا مکان میں
بدنامی ہمکو ہوئی ساری جہان میں

اوسکی نگاہ ناز میں جادو تہا سحر تہا
اپنا تو کام ہو گیا بس ایک ہی آن میں

ہمی میں میری کونسا ہی عیب جان من
نقصان آپکی نہیں ہونیکا شان میں

ہم غیر ہو گئی وہ تمہاری ہوئے ہیں دوست
سرگوشی تم جو کرتی ہو غیروں کی کان میں

کہنے لگے وہ سنکے میری حال زار کو
آتا نہیں خزاں تری اس دہستان میں

مفتون ہر ایک شخص ہی گفتار پر ترے
کیا سحر ہی بہرا ہوا تیری زبان میں

نہ اصل سی خطا ہو نہ کم اصل سی وفا
آیا فقیر ابہی ہی امتحان میں

چشم مستانہ وہ اوسکی دیکہکر بتا نہیں
شرم سی خم آگیا ہی نرگس فتان میں

وصف کیا لکہے کوئی ختم رسل کی شان میں
ہی خدا جسکا ثنا خوان ہر جگہ قرآن میں

گر تمیز نیک و بد ہووی نہیں انسان میں
فرق کیا ہی پہر کہو انسان اور حیوان میں

سنکی گانا ہوش رہتا ہی نہیں انسان میں
دل کہچا جاتا ہی اوس کافر کی ہر تان میں

بیوفا پہر تم سا کوئی عالم میں نہیں
اور کہہ سکتا نہیں کچہہ آپکی ہی شان میں

غور سی کثرت میں کی جو عالم وحدت کی سیر
صورت حق ہی نمایاں حضرت انسان میں

دوستی اوسکی ہمیری کیونکر بنیگی دیکہیے
بیوفا مجہسے بگڑ جاتا ہی ایک ایک آن میں

پہر تو ای نادان پچہتائیگا جب جان تا ہمیں
جمع کرتے ہیں زر دنیا کی کیون سامان میں

نظر پڑا جو نہ وہ رشکِ مہ مثال ہمین
حضورِ غیر گیا تمنی پائمال ہمین

غضب چھٹ گئی گہر باجو ہوگیا بر باد
یہہ روزِ ہجر کا کہٹکا ہی تہا مسے دلکو

خدا کیواسطے لا ہمنشین وہین جلکے
خیالِ زلف مین دل پیچ و تاب مین ہی بہت

یہہ ساتہہ غیر دکہی دن رات مجہے کہیر اہو
زبان سبہالو ندو گالیان ہمین عتاب

کمالِ طیش سی چہرانہ کا ٹہی سرکار
جو بوسہ دیتی ہو دیدو وگرنہ خفت ہے

رہی صفائی کہ جو رنگ کر گئی قاتل
چہچکہ داغ یہہ کہتا ہی گل کہلی بیسا

مفارقت کی تو صدمہ اوٹہی تو جان بچے
وہ بار بار قصور نظر پہ کہتے ہین

بجز سکوت جواب انکی عتاب کا کیا
بگڑتی آتی ہی کاکل رخِ مصفا پر

مخالفین بہت منہہ لگی ہین ان دنون

مراقبہ مین بندہا طرفہ ایکخیال ہمین
قبول ہو نہ آئی پسند چال ہمین

اب اپنی گہر سی تو ظالم نہ تو نکال ہمین
وہاں جان ہوئی ہی شبِ وصال ہمین

بغیر یار کی اب زیست ہی وبال ہمین
وہاں جان ہوا اوسکا پائمال ہمین

تمہاری بہاتی نہین ایسی چال ڈہال ہمین
تمہاری بہاتی نہین ایسی قیل و قال ہمین

خدا کیواسطے کر دیجئی بحال ہمین
ہر ایک بار تو پوچہا نہین سوال ہمین

عجیب تیغ نی کہلائی جال و حال ہمین
کمالِ جوشِ طبیعت ہی انکی سال ہمین

وصالِ یار سی بہتر ہوا وصال ہمین
کہ تیرا خوف ہی اس جہہ سی جلال ہمین

کہ گفتگو کی تو صاحب نہین مجال ہمین
نظر پڑا ہی یہہ پیدا نہ طرفہ جال ہمین

وصالِ یار کا کیونکر ہوا احتمال ہمین

ردیف النون

تیری ہی سر کی قسم جھوٹ نہیں کہتا ہوں
دل لگی میری نہیں تیری سوا اور کہیں

اس سبب مجھسے تو آزردہ رہا کرتا ہے
دل تیرا ہو مقرر ہی لگا اور کہیں

زلف سی اوسکی بمشکل ہی رہائی پائی
پہر پہنسا ئیگا مجھے دل یہہ میرا اور کہیں

مجھسے تکو تو سدا پردہ رہا کرتا ہے
کرتی ایسی جان نہیں شرم و حیا اور کہیں

تہا شب تار سی بدتر مجھے یہہ روز فراق
تو گیا تہا جو میرے مہر لقا اور کہیں

سہتے ہیں جور و جفا یار کی در پرکے سدا
ٹل کی جاتی ہیں نہیں اہل وفا اور کہیں

ای مسیحا کی میری کیونکہ شفا ہو مجھکو
ہی نہیں اوسکی سوا میری دوا اور کہیں

اسکو بہلاؤن میں کسطرح سی ناصح تبلا
دل تو لگتا ہی نہیں وہانکی سوا اور کہیں

خون کر ڈالونگا اپنا میں یہہ یاد رہے
دست و پا میں جو لگاؤگی حنا اور کہیں

لاکہہ تو جور و جفا مجھپہ کریگا ظالم
جاؤنگا در سی نہ تیری بخدا اور کہیں

دیر و کعبہ میں ہی ڈہونڈا تو بجز خانۂ دل
اوسکا ملتا ہی نہیں مجھکو پتا اور کہیں

دل لگی کی نہیں عادت تیری جانگی فقیر
مبتلا ہوئیگا تو پہر ہی بہلا اور کہیں

کہون کیونکر وہ لامکان نہیں
ملتا جسکا پتا نشان نہیں

اوسکی فرقت میں دم لبوں پر ہی
باتے تن میں ہی میری جان نہیں

ناصحا اوس سی میں جو ملتا ہون
آپکا اسمین کچھ زیان نہیں

بی نقط دیتی ہو مجھی دشنام
آپ کی لائق یہہ شان نہیں

ردیف النون

دلربا دیکھا ہی وہ ہوش ربا آجکی دن
ہو دی مقبول خدا میری دعا آجکی دن
بیوفا عہد وفا کل تو کیا تہا تو نے
وصل کی روز مناسب نہین ایجان ہمسی
کشتۂ غم کی تیری پہول ہین ائی شک چمن
لی بلائی بت مغرور میری گہر آیا
خبر نکلی ہی اوس گل کی چمن مین شاید
اوسکی فرقت مین نہین دل ہی ٹہکانی میرا
بوسہ مانگا تو کہا نازسی اوسنی مجہکو
وصل کی روز مین کیا ایسا حجاب و پردہ
تیری بیمار غم ہجر کی حالت ہی بُری
عمر بہر تیرا مین ممنون رہونگا قاصد
غیر کی کہنے سی ملتی ہو نہین تم مجہسے
لاکہہ تم مجہسے پہا نا کرد گہر جانی کا

ہمسی قابو مین نہین دل ہی ہا آجکی دن
مجہسے اگر وہ ملی یار میرا آجکی دن
مجہسے پہر کسلئے ہے عہد ہوا آجکی دن
کرتی اسطرحسے اب شرم و حیا آجکی دن
نہ لگا اپنی تو ہاتو نہین حنا آجکی دن
سو زبان ہون تو کرون شکر خدا آجکی دن
یہہ جو خوش خوش چلی آتی ہی صبا آجکی دن
ناصحا ہوش نہین میری بجا آجکی دن
شامت آئی ہی ترے کیعین نے بلا آجکی دن
رخ سی اپنی تو نقاب اوٹہا آجکی دن
اپنی صورت تو کسی شکل دکہا آجکی دن
ساتہہ ہی اپنی اوسی جاکی تو لا آجکی دن
اس محبت کا نتیجہ یہہ ملا آجکی دن
جانی دونگا نہ پہانسے نجدا آجکی دن

اوسکا بی یار عجب حال پریشان دیکہا
راہ مین اب جو فقیر ہمکو ملا آجکی دن

تیری فراق مین دل ہی نہین ہی قابو مینا
گذرتی ذکو ہی گریہ مین شاہ ہو مین

پڑھا کرتی تھی درس عشق دونوں ایک مکتب میں
غضب کا تھا کوئی پیکان تیری ابن مژگان تیز
جو سرخی لعل میں ہی صفائی تیری دندان میں
ڈبو دیوی عالم کو یہی لب جوف آتا ہے
یقین ہے اب ہو لگا میں یہی اپنی یار جانی
ہوا ہے دو حجیان کیا یہ دامان دست وحشی
نہ کیونکر دیکھنے کو ایک ہجوم خلق ہو صاحب
رہائی اسکی اب ممکن نہیں ہی حشر تک ہرگز

رہی ہم کو ہی جانا ہے گیا مجنون بیابان میں
کہ گذرا ہی لشان دلمین جگر میں جسم میں جان میں
نہ ایسی آب گوہر میں نہ سرخی لعل و مرجان میں
بھرا ہی نوح کا طوفان ہماری چشم گریان میں
کہ نکلی سورۂ یوسف ہی نکلو فال قرآن میں
نہیں باقی رہا ایک تار بھی اپنی گریبان میں
تمہاری حسن کا شہرہ تو پہونچا ہی پرستان میں
دل کمبخت جا او لجھا ہی اوسکی زلف پیچان میں

فقیر عاشق ہیرا فرقت میں تیری ای قمر تا ہی
تڑپتا ہی پڑا دن رات وہ اب بستر ہجران میں

کعبہ میں جاکی ہوین اب ہم دعا ئیان
دو دیکھی ان حسینو نکی ہیں آشنا ئیان
ہمنے ہمیشہ تمسی تو کین ہیں بہلا ئیان
میری عدو اونسی کہین کچھ برا ئیان
ابرو ہیں یہ جاند یہ گویا کہ الگ
ایک بوسہ کی قصور یہ کہئے تو جان میں
بس بس زبان ہماری نہ کھلوا و چپ رہو

یارب ہوون فی ہمسی کہین بیوفا ئیان
دل لیکی بعد کرتی ہیں یہ بیوفا ئیان
اور تمنی ہمسی اوسکی عوض کین ابا ئیان
جو دلمین انکی باتین ہیں ایسی سما ئیان
رخسیر تمہاری زلفین ہیں اسطرح چہا ئیان
کیون تمنی گالیان مجھی لا کھون سنا ئیان
ہمنے تمہاری کیا کیا نہ باتین چہپا ئیان

ردیف النون

الفت مین جسکی دیتا رہا جان عمر بہر | آیا وہ ہائی اب بہی دم واپسین نہین

لاکہون جفائین سہتا تمہاری ہون انگیز | ہمت پہ میری کرتی ہو تم آفرین نہین

ایجان کرونگا خاک مین تجہسے عزیز دل | جان بہی دریغ تجہسے مجہی نازنین نہین

کی دید خوب غور سی خوبان دہر کے
دیکہا فقیر نی کوہی تجہسا حسین نہین

یہہ حسینان جہان ہی کیا ستم ایجاد ہین | کرتی عاشق کی فغان پر او ہی بیداد ہین

بیگناہون کو ہین کرتی قتل کیا بیدریغ | یہہ بتان سنگدل ہی کسقدر جلاد ہین

آج آیا ہی چمن مین کونسا رشک چمن | سرو قد تعظیم کو جسکے کہڑی شمشاد ہین

عشقکا مذہب کیا ہی ہمنی اے اہد اختیار | کفر اور اسلام کی جہگڑی سی ہم آزاد ہین

آپ ہی فرمائی کب حکم ٹالا آپ کا | ہم بجالائی نہین وہ کونسی ارشاد ہین

کہنچ نہین سکتا ہی نقشا گیسوی دلدار کا | کسقدر ایسمین پریشان مانی و بہزاد ہین

فاضل و کامل ہوئے ہین پا علوم عشق مین | میری آگی طفل مکتب مجنون و فرہاد ہین

اب نہین انکا مین دم مین تمہاری ہیچ لگر | وہ ستم اگلی تمہاری خوب مجہکو یاد ہین

ہی کئی دن سی جو وہ شاکی ہی مہمان میرا | دوستا میری سب مجہی دیتی مبارکباد ہین

کیا کہون دل لیگئی کسطرح دم دیکر فقیر
آپ مانے ہین ہی حضرت بڑے استاد ہین

عشقباز ہین ہوی بنام ہم بجا نہین | ناصحا الفت مین ہوتا کون ہی سوا نہین

کیونکہ میخانہ نہ جاؤن واعظا
در تک اوسکی جب پہنچ سکتا نہین
خواہش مے ساقیا مجکو نہین

مین رہین خانہ خمار ہون
پھوڑتا سر کو سر بازار ہون
چشم مست یار سے سرشار ہون

فرقت جانانسی سن تو ای قصیر
زندگی اپنی سی مین بیزار ہون

ہجر مین ہوا ہتو یہہ ہی آتا ہی میری دلمین
ہو نہ پروانگی میری ہی فقط آنیکی
صدمہ ہجر شب وصل ہی کیا ہوئی ہان
ایکہی تیر نگہ مین ہوا بیجان یہہ تو
اوس پریوش کو جو کردیوی مسخر میرا
دیکھا موڑکی نہین جاتا ہی بسمل کرکی
ایکہی وار مین سر میرا کیا تنسی جدا
عشقکی کوچہ کی ایک ہمنی یہہ دیکھی تاثیر

جو کہ ہونا ہو سو ہو جاؤن مین اوسکی محفلمین
شمع رو غیر چلی آئین تیری محفلمین
رہ گئی حسرت وارمان جو بہری تہی دلمین
ہی کہان تاب تڑپنی کی تیری بسملمین
ہیگی تاثیر کہان ایسی کسی عامل مین
کیسے عادت ہی بُری ہائی میری قاتلمین
زور دی اور خدا دست بت قاتل مین
عقل رہتی ہی نہین ہائی کسی عاقل مین

تاب نظارہ ہوئی اوسکو بہی ہرگز نہ قصیر
شمع گل ہو گئی آیا جو وہ گل محفلمین

یہہ دل دیکی تجکو گنہگار مین ہون
مین جاؤن کہان چھوڑکر در یہہ تیرا

ستم جو کرو اب سزاوار مین ہون
تیرا بندہ بی زر و فادار مین ہون

قم عیسے سی ہی اعجاز ہی ای بت سوا تیرا
کہ جیتی سیکڑون مُردے ہین تیرا ایک ٹہوکر سی

فلک ذرات جلوہ سی محمد کی ہی روشن ہی
او سبکا نور ہی تاباں مہ و خورشید و اختر سی

خدا کیواسطی ناصح پہرا اتنا نہ سر میرا
زیادہ تجہسے بکبک کی نہین طاقت ہی سر سی

مثال ماہی بے آب دل میرا تڑپتا ہے
نہین ہٹتا ہی ایک لحظہ اگر دلبر مرے بر سی

یہان تو ہمنشین قابو مین رہتا ہے یہہ دل میرا
مچل جاتا ہی یہہ جاکر وہان کچہہ کوی دلبر سی

ای تحصیل بنا ہو نہ سرگردان فقیر اتنا
ملیگا وہ ہی تجکو جو کہ لکہا ہی مقدر مین

آج غوش مین جو وہ بت مغرور نہین
اپنی قابو مین ہمارا دل رنجور نہین

ناصحا یار کا اپنی نہ کرون مین کہنا
پاس خاطر یہہ مجہی آپکی منظور نہین

دیکہہ کر یار تجہی آنکہہ جہپک جاتی ہی
جلوہ برق ہی تیرا رخ پر نور نہین

ہمسری کیا یہہ حسینان جہان تجہسے کرین
ای پری تیری مقابل مین کوئی حور نہین

نبکی ایجان مجہی پوچہیے ہو کیا غم ہی
حال ایجان میرا ہستی تو مستور نہین

آج کرتی ہو جو بہکی ہوی باتین تجہسے
نشہ می ہی تو کچہہ آپ مین مخمور نہین

نخوت حسن اللہ ادہی کسدر جب
بات بہی کرتا کسیسے ہی بت مغرور نہین

آپ جائین تو پہنچ جای مدینہ مین فقیر
یا نبی آپکی نزدیک ہی کچہہ دور نہین

بیتاب سننکے ہوتا وہ سنگ قمر نہین
نالون مین میری آہ ذرا بھی اثر نہین

ردیف النون

حلقہ نہ کسی زلف کی پہندی بلا کی ہین [illegible]
عاشق جان [illegible] ناز [illegible]
ناز و ادا و غضب ستم [illegible] اوس دلربا کی ہین
[illegible] ادا [illegible] کی نظر [illegible] ہی دم بدم
بجہی بیان [illegible] ہی قاتل ادا کی ہین
[illegible] کیون کی [illegible] گالیان
مطلب [illegible] ہی جو [illegible] صفائی ہین
غلمان و حور جنت رضوان ہی و [illegible]
پابند [illegible] جو تیری زلف دوتا کی ہین
[illegible] ذوق کی [illegible] جا [illegible]

ہر سو نگاہ تیری ست دیکہوای ہون
بیدرد و پر جفا و ستمگر ہی وہ صنم
عاشق ہوی فقیر ہی کی بیوفائی ہین
یہان تو دعا قبول نہین ہو سکی کیا کرون
وصل صنم کی کعبہ مین جا کر دعا کرون
اوسکی عطا ہون کا عوض او ر کیا کرون
[illegible] دلکو دین مین ابہی فدا کرون

(ردیف النون)

لاکہون ہین بندہ اوس شہ خوبان کی تاجدار ہین آپ ای فقیر وہان کس شمار مین

چین ایکدم بہی تیری آتا نہین	بی تیری دل کا قلق جاتا نہین
کسلیے قاصد وہان جاتا نہین	یار کو خط میرا پہنچاتا نہین
درد فرقت آپ سمہا جاتا نہین	یار بن مجہسے رہا جاتا نہین
کیا عجب فرقت مین گر زندہ رہا	بی قضا کوئی بہی مرجاتا نہین
عاشقون کو بیگنہ کرتا ہی قتل	رحم دلمین اوسکی کچہہ آتا نہین
سیر گلشن خاک ہین یار و کرون	مجکو تو بی یار کچہہ بہاتا نہین
جسکو سمجا تہا مجہے معلوم ہے	دلمین اپنی یار شرماتا نہین
عشق کی آزار سی جاتی ہی جان	یہہ مسیحا سی مرض جاتا نہین
کچہہ تیری شرم و حیا کی حد بہی ہی	خواب مین بہی شکل دکہلاتا نہین
دل کہین بی یار لگتا ہی نہین	کس جگہہ اسکو مین بہلاتا نہین

باز اعشق بتان سی ای فقیر تا قیامت کیون یہہ دکہہ جاتا نہین

ماری ہوی ستم کی تیری جور و جفا کی ہین	ہم کشتہ جانمن تیری ناز و ادا کی ہین
گر رشک حور ہو تو غرض اوسی کچہہ نہین	الفت کی ہم غلام ہین بندے وفا کی ہین
ملتی ہی لب نظر کی یہہ لیتی ہین اونکو چہین	معشوق ہند کی ہی کہ آفت بلا کی ہین

[illegible] معاف
[illegible] خطا کرون
[illegible] ہین [illegible] کیا کرون
[illegible] جور و جفا [illegible]
[illegible] معاف

[illegible] کرون [illegible]

دیی

دینی کی دل کی تجھکو پڑی ہیگی ناصحا
ہوتی دعا قبول نہین وصل یار کے

اون پر تو جان تنگ ہی مین اپنی فدا کرون
تجھسے خدایا اور مین کیا التجا کرون

عشق بتان مین کچھہ بہی حاصل ہوا فقیر
بہتر ہی اتنی اب یہی یاد خدا کرون

طرہ پیچان یار کے جسدم نجر شب مین یاد آگئے
جون گلستان شبنم گریان ہنگی مجکو رلاتے ہین
پوچھو نہ غمکا حال جو صدمے دلپہ اوٹھاتے ہین
ہای جوانی عیش کے وہ اب یہ مین کیسی یاد آتی ہے
ابہی کبہی فہمونکا مجکو اب کیے کیونکر آوی باور
ہوش و حواس و عقل و خرد ہی یکجا مین بیگر ہر گز
یار سی ملنا چھوڑ دون ابہی یہہ تو ہوگا حشر تلک ہے
مہر و محبت جتنی ہی تکو خوب سی ہی جانتے ہین ہم
لگہی گالی آتی شوخی سی ہیری دقت نہین ہے شرم و حیا کا

بستر غم پر کیا کہون ہمدم سانپسی لہراتی ہین
کل تہی شادی اور یہی ہر پل آخرہ کہین کہلاتی ہین
دیکہ لہ ہمدل مقول قسم ہم کیا کہین کیسا کیسا جتاتی ہین
نا تو کو ململ دلمین ہم اپنی دکی نہایت بچہاتی ہین
ایسے تو قسمین جہوٹے ہی صاحب بولا کہون کہاتی ہین
صبح کو اوٹھہ کر پاس سے میری جب وہ گہر کو جاتی ہین
حضرت ناصح انکی مجکو کیون ناحق بہکاتی ہین
جہوٹے ہی جہوٹہ باتین بناکر آپ تو ہم ہی بچاتی ہین
وصلکی شب مین کہلتی مجھسے آپ بہلا شرماتی ہین

دل نہین لگتا یارین اپنا ہائی فقیر اب عہد ولم مین
ہر جگہہ جاکر دل کو ہم اپنی لاکہہ طرح بہلاتی ہین

فرقت یار کی اکدم مجھے اب تاب نہین
کون سی شب ہے وان چشم سی خونناب نہین

اور ملاتی مجھی اوسی میری احباب نہین
کونسا دن ہے دل ہجر مین بیتاب نہین

ردیف النون

مجکو ملتا نہین پیری مین بہی آرام فقیر
چین اب بہی تو یہہ دیتا فلک پیر نہین

کل شب فرقت کیا کہون تمسی کیونکر گذاری انکہوننے
نشہ مے بہی کیا ہی کہلا ہی یار تمہاری انکہونمین
خوبرو کوئی خوش نہین آتا جیسے کہ دیکہا مینے ہی نگہ
جیسے کہ تمسی آنکہہ لڑائی ہوگیا وہ تم پر مفتون
قتل کے سامان ہاں ہین سارے کیونکہ ہو جانبر السے عاشق
دلیہ ہی صد مہ جان سے مضطر کہنا یہہ اونسے جاکر صد
بوسہ لب پر نیچی نظر سے دیکہنا اونکا کرتا ہی بسمل
دیکہئے کیونکر دن یہہ کٹیگا اب نہ آیا ہی وہ دلبر

روتی ہی روتی کٹی ہی مینے رات وہ ساری انکہونمین
اور یہہ دور سے سرخ غضب ہین ہا خماری انکہونمین
لیسکئے ایسی کیا کہون تمسی شکل تمہاری انکہونمین
کیا ہی غضب کا سحر بہرا یار تمہاری انکہونمین
تیر دستان خنجر و نشتر ہین یہہ تمہاری انکہونمین
آن کی دیکہو حال ہمارا دم ہی ہماری انکہونمین
شرم حیا ہی کیا ہی ستم ہی فرقکی وہ پیاری انکہونمین
ہجر کی شب تجہ بن ہمنے تڑپ کر آج گذاری انکہونمین

عشق بتان سے تمکو بہی نفرت کیون ہوئی عاشق کیا ہو انکو
اوسکی وہ صورت کیونکہ فقیر اب بک گئی ہماری انکہونمین

میرا سا ہی عدو کا اجی دل جگر کہان
ملتی تڑپ تڑپ کی شب ہجر کے بسر
بیتاب ہو کی خود بخود آوی یہان جو یار
کوچہ مین میری آکی لگا کہنے وہ شوخ پر
باریک بال سی بہی ہی موئی میان یار

تم ہو لگاتی تیر نگہہ کا اودہر کہان
تمکو ہی میری حال کی ایجان خبر کہان
کمبخت آہ مین میری ایسا اثر کہان
رستا مین بہول کر نکل آیا ادہر کہان
آتی نظر کسیکو بہر اوسکی کمر کہان

خواب اتا نہین جب اتی ہے یاد وہ چشم
رنج فرقت سے کیا زیادہ اور قبر مین ہوویگا عذاب ہمین
ق
اونسی بوسی کا جب سوال کیا یہہ ہی ہنس کر دیا جواب ہمین

دین جو بوسہ فقیر تجکو ہم
اسمین کیا ہوویگا ثواب ہمین

ایسی وہ کبر دیدی بیزار ہوی ہین اب بند وہان روزن دیوار ہوی ہین
زیان تو ہو ہوبین ذرہ اپ یہ عتاب مدت مین ہمین اپ کی دیدار ہوی ہین
کچھ اور ہی سج دہج ہی جوانی مین نکالی کیا نام خدا اپ وہ طرحدار ہوی ہین
آنیکا ہی اب حکم نہین گھر مین ہی صاحب دل دیکی تمھین ہم تو گنہگار ہوی ہین
یہہ قدرت اللہ کا ہی طرفہ تماشا معدوم مین موجود کی اثار ہوی ہین
اوس کلکی قرین جیسی ہو کچھ نہین معلوم سب خلق کی کیون انکھو نمین خار ہوی ہین
شانہ میری کہنے کو پھر زلف مین اوسکی اب حضرت دل جاکی گرفتار ہوی ہین
فرقت کی شبین کٹ گیین دن آئی خوشی کی اوس شوخ سی اب وصلکی اقرار ہوی ہین
دیکہین نہ جنت مین کبھی حور کو وہ تو جو شخص تیری طالب دیدار ہوی ہین

چہرو نہ فقیر اونکو وہ دیتی ہین گالی
منہ پیکی بہت آج وہ سرشار ہوی ہین

نقد جان بوسہ کے بدلی تمھین ہم دیتی ہین اے صنم لیلو کہ قیمت نہین کم دیتی ہین

ردیف النون

دیر و حرم مین جلوہ کنان تو ہی یار ہی — وہ کونسی ہی جا کہ جہان تو عیان نہین
سودا جو نقد جان پہ ٹھہری تو مفت ہے — جنس وصال یار تو بہا تنک گران نہین

نام و نشان فقیر کا کیا پوچھتی ہو تم
بیخانمان فقیر ہی اسکا مکان نہین

خط دیکھی چین آیا نہ شوق جواب مین — قاصد کی ساتھ آپ گیا اضطراب مین
جاتی ہو مجھسے چھپ کی بھلا کیون نقاب مین — پہچان لونگا تم ہو اگر سو حجاب مین
دلمین ہی درد اشک ہین چشم پر آب مین — جان ہی فراق یار سی کس کس عذاب مین
مشاطہ اور شانہ کری زلف یار مین — دل میرا کیون نہ دیکھکی موج پیچ و تاب مین
مین اونکو چھیڑ چھیڑ کی کہتا ہون گالیان — کیون لطف پیار سی ہی زیادہ عتاب مین
تار شعاع مہر نما ہی ہر ایک تار — پوشیدہ ہی جو وہ رخ روشن نقاب مین
اوس رشک آفتاب کی ہی جو می کشی — عالم ہی ماہتاب کا جام شراب مین
عمر ابد نہ کیون تیری مقتول کو ملے — آب حیات ہی تیری خنجر کے آب مین
رخصت کی سنکی یار سی گھبرا کی مر گئے — ہمنے وداع جانکیا با شتاب مین
عاصی ہون اسقدر ہو گنا ہونگا گر شمار — تو ختم ہو حساب نہ روز حساب مین

کس چین سی عدم مین گذرتی تھی ای فقیر
کیون رنج اوٹھانی آکی جہان خراب مین

ردیف الواو

بحر مین اشک کی ضرور فقیر
یہہ ڈبوئی گی چشم تر ہمکو

شکر خالق نے دیا ایسا نصیبا ہمکو
ہمنے جاہا جسے پھر اوسنے ہی جاہا ہمکو

آرزو اور نہین یار خدایا ہمکو
ہی فقط یار کے ملنے کی تمنا ہمکو

وعدہ کرکے یونہی ہر روز ہے ٹالا ہمکو
آجکے وعدہ کا کیا یار بہروسا ہمکو

نہ تو دنیا ہی ملی اور نہ عقبا ہمکو
دو جہان سے بت بے دین نے کہویا ہمکو

پھر بہار آئی ہوا جوش جنون کا ہمکو
کہینچ لیجائیگی وحشت سوئے صحرا ہمکو

آگیا خبطی کی الفت مین بڑہایا ہمکو
وہ بہی تو کہتے ہین تیری نہین پروا ہمکو

تم سلامت رہو ہی زیست ہماری منتہی
نہین واللہ مسیحا کی بہی پروا ہمکو

تم جو جاہو کرو ہی بات لکا اپنی ہمین پاس
دوستی چہوڑ دین اب یہ نہین زیبا ہمکو

دم گہوٹا جاتا ہی چل راہ لی اپنی مطرب
خوش نہین آتا ہی بے یار کے گانا ہمکو

یاد آتی ہین جوانی کی ترنگین جو ہمین
رنج و غم پیری مین ہوتا نہین کیا کیا ہمکو

راز الفت سے نہتا کوئی ہماری واقف
چشم تر تونے کیا خلق مین رسوا ہمکو

تکے آنیکا کیا وعدہ ہی اوسنے برہان
ایک دم کا بہی نہین ہای بہروسا ہمکو

لب جان بخش سوا اوسکی نہین کوئی علاج
کب شفا بخشیگا عیسے کا مداوا ہمکو

آج کی کل یونہی ہر روز ہوا کرتی ہے
مار ڈالیگا تیرا وعدہ فردا ہمکو

غیر کی روبرو اور آپکا ہم ذکر کرین
ایسا نادان ہی کیا آپنی سمجھا ہمکو

چارہ گر دینی بیمار ہماری ہین عبث ۔ نہ اثر ہوگا دوا کا نہ دعا کا ہمکو

کبہی ہٹ جانا جہجک کر کبہی لگجانا گلے ۔ یاد آتی تیری انداز ہین کیا کیا ہمکو

طور پر جیسی کہ غش کہا کی گری موسی تہے ۔ تو دکہا دی وہی اے یار تجلا ہمکو

حاجت حضرت موسی نہین گر قلب ہو صاف ۔ ید بیضا ہی یہی داغ سویدا ہمکو

دل کو ایکدم خلش خار سی فرصت ہی نہین ۔ یاد مژگان نی تیری کا نٹو نمین کہینچا ہمکو

کچہ بہی حاصل نہوا ہای بجز بدنامی ۔ تیری الفت نی کیا خلق مین رسوا ہمکو

ایسی اعمال نہین اپنی جو وہان بخشش ہو ۔ ہی فقط ختم رسل کا ہی سہارا ہمکو

منتظر در پہ تیری شام سی ہم بیٹہی ہین ۔ ایک نظر جلوہ دکہا دی تو خدارا ہمکو

کل نہین پڑتی شب ہجر بڑی بہرتی ہین ۔ رکہتی ہی سولیہ یاد قد بالا ہمکو

کام کرتا ہی ضعیفی مین جوانونکا فقیر
دلکی آجانیکا تیری ہی آسرا ہمکو

ردیف الواو

جو شراب ساقی و ابر و ہو میری پہلو مین وہ لگا ۔ تو ہو کسر خوشی سی شب بسر عجب ایکطرح کی بہار ہو

مین نکالون دلکی سب آرزو جو نشی کا ادنکو خمار ہو ۔ تو ہر ایک طرح جیسی ہو بہی دہڑک گلی لگ کے بوس وکنار ہو

ارے بیوفا ارے یہ دعا نہین مجکو تجہسے کچہ غرض ۔ بلا اسکو جہیلنا پڑے تو غیر سی ایسی کا جا کی یار ہو

کبہی آ کی جاتی وہ راہ مین پڑہی فاتحہ میری قبر پر ۔ یہہ وصیت ہی میری آخرین ادہی کہین میرا مزار ہو

تجہے کہتے کہتے مین تہک گیا کہ وہ بیوفا ہی وہ پردغا
علی ایسی سی تو فقیر کیون ارے جسکا ایسا شعار ہو

لیا ہی سوں یہہ فرقت کا کسیلے
گئی ہین روٹھہ کر مجھسے وہ گھر کو
یہہ کیا انصاف ہی ہسکر علادے
تم اپنی ہاتھہ سی ایجان ہم کو

دہڑی مسّی کی تم لب پر جماؤ
کوئی للہ مناکر دِ نکو لاؤ
کبھی تم اٹھہ بیٹھہ بہہ انسو دلاؤ
کبھی تو پان کا بیڑا کھلا دُو

فقیر عاشق دل و جان سی ہی تیرا
اوسی تم اپنی صورت کو دکھاؤ

ولہ ایضاً

ہجر مین اتنا نہ تڑپا دل مضطر مجھکو
چین کم بخت ذرا لینی دی ٹک پہر مجھکو
ناصحا جیتا ہون مین دیکھکے اوسکو ان
فرقت یار مین ہی چین گلا کاٹ مرون
رنج و غم دور ہون سب میری ابھی میری خدا
جسکا جی چاہی اوٹھائی وہ مری جور و جفا
مسند ملک قناعت کا شہنشاہ کیا
کسے کروٹ کسے پہلو نہین کل آتی ہی
فرقت یار مین یون ہوتی بسری دن رات
جو اوٹھا دیوی در یار سی دیکھو
ڈہونڈتی ڈہونڈتی ایک عمر ہی گذری [illegible]

شکل دکھلاتا نہین ہای ستمگر مجھکو
کرکی دیوانہ پہراتا ہی تو در در مجھکو
چین پی یار کی پہر اوریگا کیونکر مجھکو
لا دو اب پہر خدا کوئی تو خنجر مجھکو
یار کا ہوئی جو دیدار میسر مجھکو
کہتا ہی شوخ ستمگر یہہ سنا کر مجھکو
گر دیا رب نی میری ایسا تونگر مجھکو
تار بستر مین شب ہجر مین نشتر مجھکو
شکوہ ہی آہ و فغان روتا ہی دن بہر مجھکو
نظر آتا نہین ایسا تو دہتر مجھکو
باوفا کوئی ملا ہی نہین دلبر مجھکو

[illegible]

کیا خاک سیر ہم شب مہتاب مین کرین
جیسے کہ روز ہجر کی ہوتی نہین ہی شام
بی فکر بیٹھا کیا ہی فراجل کی دیکھہ آ
غمخوار آج اوسکی بہت بدحواس ہین

جب پاس ہی ہمارے وہ رشک قمر نہو
ویسی شب وصال کی ہی اب سحر نہو
تجکو تو دی کسینی یہہ شاید خبر نہو
عاشق کا حال کچھہ تیری نوعدگر نہو

ہوکر فقیر بیٹھہ در یار پہ فقیر
آوارہ اسطرح سی تو اب دربدر نہو

ناصحا آگ لگی اسس تیری سمجھانیکو
کب سمجھتا ہون مین ناصح تیری سمجھانیکو
زیست بی یار کی ہی موتسی بدتر ہمکو
صبح بہی ہوگئی آیا نہین وہ وعدہ خلاف
ابتو بی یار بہلتا ہی نہین دل یہہ میرا
دوڑتا آتا ہی قاصد میرا وہانسے خوش خوش

منع کرتا ہی مجہی یار کی گہر جانیکو
مستعد بیٹھا ہون مین یار کی گہر جانیکو
سہل ہم جانتی ہین ہجر مین مرجانیکو
شام کا وعدہ کیا تہا میری گہر آنیکو
جاتا کس جائی نہین اسکی مین بہلانیکو
اب وہ تیار ہین شاید میری گہر آنیکو

رات دن فرقت جانان مین گذرتی ہی فقیر
حق نے پیدا کیا کیا تجکو ہی غم کہانیکو

کہینچ لاکر کی کشش اونکو ادہر دیکہین تو
تیر مژگان کی تیری سامنے آکر ٹہری
دیر و کعبہ مین نظر آئی اونہین جلوہ یار

ہم تیر آہ رسا اتنا اثر دیکہین تو
کسکا دل ایسا ہی اور کسکا جگر دیکہین تو
عور سی شیخ و برہمن ہی اگر دیکہین تو

[illegible]

خود ہی دشنام دی روٹھی ہوا الٹی مجھسے
مجھسے صاحب کو ہی یہہ الفت ظاہر ساری
جو جو سنی کی تہی وہ بہی سنی صاحبکی
الیس جی لیں ابتو بہت حد سی زیادہ گذرے
مقتضا ہوتا ہی الفت کا یہی کیا صاحب
منع کرتی ہو یہان انکو دل لگی سب مجھے
مجھسے کہتے ہو کسے سی نہ ملو تم ہرگز
دوستی کرنی ہی منظور اگر مجھسے تمہین

اور کہتی ہو میری پاؤن پڑی اور سنو
دل کی اپنی نہ کہو میری سنو اور سنو
جسپہ بہی مجھسے خفا تم ہوئی لو اور سنو
چپ رہو اور نہ کچہہ منہہ سی کہو اور سنو
تم برائی میری اعدا سی کرو اور سنو
اب یہہ کہتے ہو کہ گہر بیٹہہ رہو اور سنو
اور اغیار سی تم جا کی ملو اور سنو
میری اور اپنی اجی دل کی کہو اور سنو

لیکی ایک بوسہ **فقیر** ابتو بہت چل نکلا
اور کہتا ہی کہ دو اور بہی دو اور سنو

کیا قول و قسم تمنی کئی تہی وہ بتاؤ
نے لیکے میری سامنے غیرونکو نہ آؤ
تم شرم سی آتی نہین گر دبرو صاحب
مرتا ہون کہا منہے جو تم پر تو کہا یہہ
گر غیر کے گہر شبکو نہ تہی رشک قمر تم
ہو کر میں خفا اوسی جو اوٹہا تو کیا یہہ
اب بہر خدا اتنا تو کہنا میرا مانو

انکہین تو ذرا مجھسے میری جان ملاؤ
باز آؤ خدا سے ڈرو اتنا نہ ستاؤ
آواز ہی پردہ سی ذرا مجکو سناؤ
تم جاؤ چلو جہوٹی یہہ باتین نہ بتاؤ
یہہ بات اگر سچ ہی تو قرآن اوٹہاؤ
غمخوار ہی اگر تمکو تو پہر منہہ نہ دکہاؤ
تم یہان سی اگر جاؤ تو چلوا میرا کہا ؤ

ردیف الواو

[illegible]

ہوگئی یار کی دربک جو رسائی میر سیے		مین یہہ سمجہا کہ ملا تخت سلیمان مجکو

انتخابس ہی یہی تجہسے فقیر عاجز کے
الحمد اکردی ثواب حافظ قرآن مجکو

زلف ای جان دکہایا نکرو	مجکو دیوانہ بنایا نہ کرو
غیر کو پاس بیٹہایا نہ کرو	اس طرح مجکو جلایا نہ کرو
ہوتی ہین چاک گریبان لاکہون	نکل بی پردہ دکہایا نہ کرو
ڈر ہے سایہ نہ پرا لگا ہو جائے	سر کہلے بام پہ آیا نہ کرو
تیغ چل جائیگے ای یار کہین	غیر سے آنکہہ لڑایا نہ کرو
سبکے نظروں سی مین گرجاتا ہون	اپنی نظرون سی گرایا نہ کرو
وصل مین شرم و حیا ناحق ہی	ایصنم موہنہ کو چہپایا نہ کرو

بیوفا ہوتی ہین خوبان جہان
دل فقیر اسنے لگایا نہ کرو

ابر و ہوا ہو باغ ہو دور شراب ہو	کیا لطف ہو جو پہلو مین وہ آفتاب ہو
ای مہر حسن دنکو جو تو بی نقاب ہو	تو شرم سی پسینے مین غرق آفتاب ہو
یارب دعا فقیر کی یہہ مستجاب ہو	اعمالون کا حساب نہ روز حساب ہو
غیرونکی ساتہہ تو جو پیی شعلہ رو شراب	دل کسطرح نہ جلکی ہمارا کباب ہو
کہائی ہین ایسی خنجر مژگانکی دلپہ زخم	رستم سُنے تو اوسکا ابہی زہرہ آب ہو

[illegible]

[illegible]

اوسکی کوچہ مین فرشتہ نہین جاتی پاتا نامہ برکا میری کسطرح وہان جانا ہو

دیکہتے یار کو ہم اپنی ہین ہرجا یہ فقیر
کعبہ و دیر ہو یا مسجد و بتخانہ ہو

نسبت ہی رخ سی کب تری بدر کمال کو
یوسف بہی شیفتہ ہون زلیخا کیطرح جسے
دیوی خدا کسیکو نہ آزار عشق کا
دفتر شب وصل نہ شکوونکا کہولئے
جو جو گذرتا دلپہ ہی فرقت مین یارکی
دل کو خرام یار سی کیجی نہ پایمال
ای بت ترا ہی نام مین لیدونگا قبر مین
الفت بتونکی چہوٹیگی ہرگز نہ ناصحو
بخشش اونہونکی ہوی گی روز جزا ضرور

ابرو سی ہمسری نہین ماہ ہلال کو
گر دیکہہ لین وہ آپ کی حسن و جمال کو
ردلی عدو بہی دیکہکے ہین میرے حال کو
موقوف کیجی آج تو اس قیل و قال کو
کیسے بیان کیجیے رنج و ملال کو
ای جان چہوڑ دیجیی اس چال ڈھال کو
گر آئینگے فرشتے جواب و سوال کو
کہتے ہو مجہسے کیون تم اس امر محال کو
رکہتے ہین دوست جو کہ پیمبر کے آل کو

الفت فقیر ہی نہین دنیائی دونکی خوب
دل دو نہ ایسی فاحشہ پیر زال کو

جو تم غیر کے گہر مین جاتی نہین ہو
تمہین عذر گر یہان کی آنی مین ہی مجہے
لڑین ہین کسی اور سی کیا نگاہین

تو پہر کیون قسم یار کہاتی نہین ہو
تو پہر مجکو وہان کیون بلاتی نہین ہو
جو تم آنکہہ مجہسے ملاتی نہین ہو

ازمانیکی بس الفت کی یہہ ہی طرزی کیا
مینے خود دیکہا تہا شب جاتی ہوی غیر کی گہر
گر نہین دلمین تمہاری میری جانب سی غبار

ہنس کے غیرون سی ہلا مجکو رولاتی کیون ہو
قسمین جہوٹی میری سر کی اجی کہاتی کیون ہو
خاک مین ارزوی وصل ملاتی کیون ہو

حال عاشق پہ تمہی رحم نہین اتا ہی
حال ابنا فقیر اوسکو دکہاتی کیون ہو

ملکی ہونٹونپہ مسی قدر گہٹاتی کیون ہو
گر نہین اناہی منظور تو تم کہدو صاف
یار سی ترک ملاقات کرون مین ناحق
دشمنون کو کہین پڑ جائے نہ سایہ ہو جاکی
نیچہ نیم نگہ کا یہہ کا سنے نہ ہوا
ارمان غیر سی کر بزم طرب مین جاکو
کسلئے بگڑی ہوئی بیٹہی ہوای غنچہ دہن

شکل بلبل اجی لعلونکو بناتی کیون ہو
نالی ہالی مجہی ہر روز بناتی کیون ہو
دوستو تم مجہی دیوانہ بناتی کیون ہو
سر کہلی زیر فلک شام کو آتی کیون ہو
نیم بسمل مجہی اب چہوڑ کی جاتی کیون ہو
اتش رشک سی جون شمع جلاتی کیون ہو
مجہسے ہر بات پہ منہ اپنا بناتی کیون ہو

جانی کعبہ کو تم اور ساتہہ ہی بتخانہ فقیر
یعنی ہی عشق بتان دلمین چہپاتی کیون ہو

رقیبون کا کہنا نہ مانا کرو
وہ کہتے ہین سنکر میرا حال دل
دل ناتوان اسمین الجہا ہی میرا

مجہی دوست تم اپنا جانا کرو
بیان اور کوئی فسانا کرو
نہ اسطرح زلفون مین شانا کرو

ردیف الواو

وہ گیا جو یہان سے ہمدم ایک قیامت آگئی
یار بن نا اونسی تہا ایک شور محشر انکو

پی تیری ساقی کہون کیا مینے بزم عیش مین
شیشہ و ساغر کو دی ٹہکار مین پر انکو

دیکہنے کا گر نہین اوسکی ہی تجکو اشتیاق
پہر لگاتی کیون ہو جاکر اوسکی در پر انکو

تجکو کیا اوس شکی صورتمین نظر آیا فقیر
کہہ کی سجدہ مین گرا اللہ اکبر انکو

سنکر خفا وہ اوبت عشوہ گر نہ ہو
ڈرتا ہون نالہ کرتی ہین اولٹا اثر نہو

اوسکو سفر بتاؤ تو کیونکر سفر نہو
جسکا رفیق دوست کوئی ہمسفر نہو

جسکا کہ یار ہمدم ہوت پیش نظر نہو
اشکو نسی کیونکہ اوسکی کبہو چشم تر نہو

ہر ہر قدم پہ خوب نہین ہی خرام ناز
محشر بپا کہیں اور بت فتنہ گر نہو

دل میر الی چلی ہین مگر مین ابہی خفا
باقی جو جان ہی یہ کہین مد نظر نہو

کسطرح اونکو کوئی تصور مین لا سکی
جس جا کہ عقل و فہم کا ہرگز گذر نہو

غیرون کا آنا یہان نہین بہتر ہی جانمن
تم بات وہ کرو واجی جسمین کہ شر نہو

ہم ہی اوٹہاتی ہین یہ ستم بد مزاجیان
اکدن کسیکی تجسی تو ظالم بسر نہو

انصاف کوئی یہ بہی ہی بتلاؤ جانمن
ہم جان تمپہ دین تمہین ہرگز خبر نہو

جس شخص کا فقیر جدا ہو گیا ہو یار
حال اوسکا کسطرح کبہو غیر نہو

سرو بلند با شاعرون نی قامت دلدار کو
ہم خصائی موسوی کہتی ہین قد یار کو

ردیف الواو

ردیف الہاء

وہ کبہی بر آ مجکو کب آتا ہی یقین یہہ
اوس شوخ کی ناصح کبہے عادت ہی نہین یہہ

تا حشر نہین مٹنی کا دستی میری ہرگز
کندہ مجکو تری نام کی بہتری نگین یہہ

دم بہر کا ہون مہمان جو آتا ہی تو آجا
باقی ہی فقط ایک نفس باز پسین یہہ

مین چہوڑدون کسطرح سی ناصح اسی ہتلا
اب یاری جہان مین ہی فقط ایک حسین یہہ

بی پردہ یہہ اپنی رخ زیبا کو دکہا نا
حقمین تری بہتر نہین ای پردہ نشین یہہ

صورتکو میری دیکہکے جہنجلا کی وہ بولا
بدنام مجہے کرتا ہی مرجای کہین یہہ

مین روبرو غیرونکی کرون آپکا شکوا
تا حشر کبہے ہو دیگا مجہسے تو نہین یہہ

حورونکو تمنا ہی یہان رہنی کی ای یار
جنت سی ہی بہتر تری کوچہ کی زمین یہہ

بہلے گا نہ دل باغ جنان مین بہی فقیر آہ
حورونسے لگی دل میرا ایکسے نہین یہہ

قاصد اکہنا ہی تو میری دلدار کو دیکہہ
اپنی اس شوخ ذرا اجل کی تو بیمار کو دیکہہ

یارین خاک کرون سیر چمن مین یارو
رنج ہوتا ہی زیادہ گل و گلزار کو دیکہہ

آج ای ہمدمون کیا نہ مجہی فرقت مین
یاد آتا ہی میرا ماہ شب تار کو دیکہہ

چشم بد دور خداداد ہی ایسی صورت
غش ہوئی حضرت یوسف بہی مرے یار کو دیکہہ

ضبط کرتا ہون آجاتی ہی لب نالی
دل میرا قابو مین رہتا نہین دلدار کو دیکہہ

اوسکی فرقت مین تو مرجاتا ہون
جان آجاتی ہی مجہمین بت عیار کو دیکہہ

لاکہہ گر جور و جفا تجہپہ کری یار فقیر
چہوڑنا بہول کی ہرگز نہ در یار کو دیکہہ

مین تو جان کرتا ہون صدقے اپنی بچھیر واہ واہ
اور تو کرتا ستم ہی مجھپہ دلبر واہ واہ

غیر کی جانی ہو گھر مین شکوہ جہت واہ واہ
یہہ بنی تمنی لگائی جان دلبر واہ واہ

ایک بوسہ مانگنی پر مین ہزارون گالیان
اپنی جامہ سی ہوی جاتی ہو باہر واہ واہ

غیر کی صحبت مین تم ایجان ہوا ہون بہر
اور میری پاس بیٹھو تم نہ دم بھر واہ واہ

مین کرون تجھسے وفا اور تو کری مجھپر جفا
ایسا ہی انصاف ہوتا ہی ستمگر واہ واہ

دل دیا جبتک نہ تھا جسم عنایت خوب تھے
پھیرے اب آنکھہ تونی مجھسے دلبر واہ واہ

رنج و غم درد و الم ہو ہجر مین تیری مجھی
غیر وصلت سی تیری ہو شاد دلبر واہ واہ

حور کو صدقے کرون پریونکو مین قربان کرون
کیا ہی جوبن ہے میری دلبر کی اوپر واہ واہ

دوستی کی جسبی ہمنی ہو گیا دشمن وہی
ای فقیر اوٹھا ہی اب اپنا مقدر واہ واہ

ردیف الیا

گرچہ ملتا ہی ہر کسی سی وہ
پھر بھی جاہتا ہی جی سی وہ

خرم و خوش ہی ہر کسی سی وہ
ہی تو بیزار ایک مجھی سی وہ

جانتا ہی مجھی کہ عاشق ہے
ناز کرتا ہی بس اسی سی وہ

قدر نیلم کے ہی جو لعل ہی کم
کیون نہ نفرت کری مسی سی وہ

نوجوان ہو کی کیا غضب ہوگا
آفت جان ہی جو ابھی سی وہ

دل لگی کا پڑا جسے لپکا
کیونکہ بازائی عاشقی سی وہ

ہی جو دیوانہ حور وش تیرا
بھاگی ہی سایہ پری سی وہ

ردیف الیا

ردیف الیائی

آج وہ مل گئی ہین قسمت سے | جنکا مشتاق تہا مین مدت سے
کون پہلو سی اوٹہہ گیا میرے | درد اوٹہا جو دلمین شدت سے
بڑتی انسان پہ جو مصیبت ہے | اپنی اعمالون کی ہی شامت سے
دیکہی خط تو بہی قاصد اکبنا | ق | میری اوس یار کی مروت سے
لی خبر جلد اپنے عاشق کے | اب وہ مرتا ہی تیری فرقت سے
ایسا موزون کہان ہی سرو چمن | کیون کہ نسبت دون تیرے قامت سے
مین نہین شکل غیر سے واقف | فائدہ کیا ہی ایسی تہمت سے
لی خبر جلد ای مسیح میرے | جان جاتی ہی درد فرقت سے
واعظا کثرت عین وحدت ہی | ق | تو نہین واقف اس حقیقت سے
جبکہ ممکن نہین ہی غیر تو پہر | کیونکہ کثرت جدا ہو وحدت سے
ہم دلا کہتے ہین پہلے کی تیرے | باز آان بتون کی الفت سے
اونکو پروا ہماری اب کیون ہو | خوش ہین وہ غیر کی ہی صحبت سے

بخشے کا وہ گناہ تیری فقیر
ہو نہ نومید اوسکے رحمت سی

قاصد جلدی لینی جو اونکی خبر گئے | پہر کر نہ آیا کوئی سبب جانی مر گئے

کون کہتا ہی ملامین غیر سی تابت توکر	اسطرح کا باندہنا مجہپر تو بہتان چہوڑدے
جہوٹی باتو پر قسم قرآن کی کہایا نکر	یہہ بری عادت ہی تجہمین ای مری جان چہوڑدے
قربان شیدا نہ ہو جائین بیا بہہ گل کہلی	باغ کا جانا تو ای سرو خرامان چہوڑدے

یا نبی اللہ وسیلہ ہو تمہین دارین مین
یہہ فقیر عاجز تمہارا کیونکہ دامان چہوڑدے

غیر و لسی کیا ہوئی ہی ملاقات آپکے	ہم پر نہین ہی اب جو عنایات آپکے
دیکھی سی جسکی ہوش بجا رہتی ہین نہین	ایسی ہین یہہ ادائین طلسمات آپکے
وعدہ کا انتظار کیا ہمنے یہان تلک	تا صبح راہ دیکھی اجی رات آپکے
ایجان وعدہ جتنی ہی سب جہوت ہو گئے	سچی ہوئی نہ ایک کبہی بات آپکے
مانع ہون آپ ہلنی کو ناصح نہ یار سی	مانونگا مین نہ قبلۂ حاجات آپکے
ایک نقد دل تہا پاس سو وہ نذر کر چکا	کیا اور اب کرون مین مدارات آپکے
جاتا ہون جب مین گہر تو ہوتی نہین حضور	ہوشیار کیونکی ملاقات آپکے

آسان ہو مین مشکلین سب اس فقیر کی
ہو جائی یا علی جو عنایات آپکے

اگر ہو واقف کبہی ادا تیری غفاری سی	تو عبادت کو برا جانی سیہ کاری سی
تار سب اوسکی اوٹہای تیغ ہوا ہی افسوس	دلمین گہر اوسکی کیا ہی بڑے دشواری سی
قبر مین ہی تو ہار زلف مسلسل کا خیال	ہائی ہم مرکی ہی چہوٹی نہ گرفتاری سی

ادسی بدگمان کردیا ہمسے کیا کیا
لپٹ جائیگی ہم گلیسے تمہارے
شکایت کرین ظلم کی تیری کسسے
کرین او نہ مونہہ سی وہ ہم منگی صاحب

بہت شمعرو کی ہین پہر کانی والی
نہین ہم ہزار وہین شرانی والی
دل ہی میلین ہین ہمتو غم کہانی والی
محبت کے آتش ہین جلجانی والی

فقیر اوس صنم سی صفائی ہو کیونکر
عدو میری ہین اوسکی بہکانی والی

مہمان گہر مین آج اونہین پہر بلائی
ناصح خدا کیواسطی تو ہی بتا مجہے
رونی مجہے وہ دیکہہ لگی کہنی اسطرح
آنیکا رحم مجکو نہین تمپہ ایک ذرا
گرکر ذلیل غیر وہین بچپاوگی بہت
میری طرف سی آپکو بہکائی ہین رقیب

ق

قدمون سی اونکی آنکہون کو اپنی لگائی
دلسی خیال یار کا کیونکر بہلائی
باتین فریب کی نہ یہہ مجہسے بنائی
گرلا کہہ اشک آنکہونسی اپنی بہائی
محفل سی اپنی مجکو نہ صاحب اٹہائی
اونکی تو جہوٹی بات نہ صاحب بچائی

ایک اور اس زمین مین غزل کہنی ہی فقیر
احوال کچہہ تو دلکا ہی اونکو سنائی

صاحب غزل فقیر کی گر آپ گائیے
پہلو مین غیر کو تو بلا کر بٹہائیے
سنجہی گئی ہی ہم تو نہین گہر رقیب کے

رو رو کی اشک آنکہونسی اپنی بہائیے
افسوس اپنی پاس سی مجکو اوٹہائیے
جہوٹی تو اپنی جان کی قسمین نکہائیے

تمہاری ہجر مین ای جان کہون کیا — وہ کیا صدمہ ہی جو دلپر نہین ہی
کیا غارت دل و جان دین و ایمان — کوئی سمجھا تو غارتگر نہین ہی
بچی گی کسو تکہ اوسی جان ہماری — ذرا جسکو خدا کا ڈر نہین ہی
ہمارا حال سب تم پر ہی ظاہر — خبر اوسکی تمہین کیونکر نہین ہی

قصیر اوس وقت عشقبازی
سمجھہ لینا یہہ پہلی سر نہین ہی

پنہان نظر سی میری جو وہ گلعذار ہی — آنکھون مین مثل خار کھٹکتی بہار ہی
تو مجھسی پوچھتا ہی یہہ تجاہل ہی یا ہی — روتا تو کسکی ہجر مین لیل و نہار ہی
صدمہ تو یہہ ہوا مجھہ ہجر یار کا — دل مضطرب ہی جان میری بیقرار ہی
سو قطع ہی اما حسرت دلکی نکال لین — اسوقت اونکو خوب نشہ کا خمار ہی
الا غرض ہوا ہون ہجر مین اوسکی — پنہان نظر سی سبکی میرا جسم زار ہی
دم تو نکل گیا ہی پر آنکھین کھلی ہین — مرکر بہی ہای حسرت دیدار یار ہی
اوس شوخ کو ہزار دن فریب آپ یاد ہین — آتا ہی ٹک کسکی دم مین بڑا ہوشیار ہی
ملنی کی لذت وہی میری پہلی جسقدر — اوتنا ہی مجھسی انکو اب ننگ و عار ہی
حاجت نہین بیان کی کچہہ منتی جانین — سب حال میرا انکو اجی آشکار ہی
صورت پہ اپنی ایسی نہ مغرور ہوجی — اس حسن بی ثبات کا کیا اعتبار ہی
مرقد پہ میری آکی لگا پوچھنی وہ شوخ — حسرت زدہ ثبات یہہ کسکا مزار ہی

ردیف الیاء

کشتے جو تیری تیغ کی ہین زندہ جاوید
جان حسرت دیدار مین جاتی ہی ہماری
جز وصل صنم چارہ گر دیہہ نہین ممکن

دی آپ ہی قاتل نی کیا آب بقاسی
ہو نہہ ہمکو دکہاتی نہین وہ شرم و حیاسی
بیمار محبت کو شفا ہوئی دوا سی

قرآن مین فرمایا ہی لاتقنطوا او سنی
مایوس فقیر ہو نہ تو درگاہ خدا سی

رنج فرقت کی کہان تک کہائیے
اب نہ زیادہ مجہسے کچہہ فرمائیے
حال پر میری کرم فرمائیے
دل کہین بی یار لگتا ہی نہین
اوٹہہ نہین سکتی ہین صدمہ ہجر کے
دی چکی اب دل او نہین ہوتا ہی کیا
کون ایسا جان بہر گیا اقرار سے
دل دیا ہی ایسی ہی مجرم مین ہم
بوسہ مانگا او سنی تو کہنے لگے
تم نہ تہی اعدا کی گہر سیحر ہی سہی

آہو ہمدم کہا کی کچہہ مر جائیے
پاس سی ناصح میری اوٹہہ جائیے
ایکدن تشریف یہان ہی لائیے
اسکو ہمدم کس طرح بہلائیے
زہر کہا کر جی مین ہی مر جائیے
لاکہہ جی مین اپنی کر بچتائیے
اپنی دل مین تو ذرا شرمائیے
اب جو کچہہ چاہئی فرمائیے
اپنا چہرہ تو ذرا بنوائیے
بس زبان میری نہ اب کہلوائیے

جو مقدر مین ہی وہ ہوگا فقیر
رنج کیون بیفائدہ اب کہائیے

جہیڑ و ہر بار نہ اوس شوخ ستمگر کو فقیر
اسکو تو نام کی دینی کی نہ عادت ہو جائی

گر لگا دغا ایکی دل ہیرا دم سی
دعا ہی ساتھ الٰہی بحق محمد
تجہے غیر کے ساتھہ ایجان دیکھین
دربار اپنا ہے مقصود زاہد
ہمارا جو دل آپ لیتی ہین لی لین
نظر سر آئی ہی عالم کے اسمین
ستمگر سمجھتے جو اپنا نہ دیتے

نہ تہی یہہ توقع مجھی اوس صنم سی
رہائی ہو جلدی میری قید غم سی
کبہی یہہ تو دیکھا نہ جا لگا ہم سی
غرض دبری ہی نہ مطلب جم سی
دغا پر کہیگا للہ ھم سی
یہہ دل بہی ہین کم ہی کچھ جام جم سی
لیا دل ہمارا بڑی تمنی دم سی

فقیر اسکو لکھہ رکھہ گناہو نکو تیری
خدا بخش دیویگا اپنی کرم سی

ہوا جلوہ گر کون سا شمع رو ہی
خدائی وہ صورت صنم دی ہی تجکو
معطر جو کوچہ ہین ساری جہانکی
بندھا ہی مجہی یار کا یہہ تصور
ہر ایک بات پر مجکو دیتا تو دم ہی
جہان سب سے اندہیر آنکھوں مین میری

فروزان جو بزم جہان چار سو ہی
کہ دیوانہ تیرا ہر ایک خوبرو ہی
یہہ کس گلکی لائی صبا آج بو ہی
کہ آٹھون پہر وہ میری روبرو ہی
بڑا ہی دغا باز مکار تو ہی
جو نظروں سی پنہان وہ خورشید رو ہی

ردیف الیای

میری آزردگی منظور تجہی یار نہ تہی
جبتلک آپسے طبیعت تیری بیزار نہ تہی

کیسے آرام سی اوقات بسر ہوتی تہی
جبتک اور سی طبیعت یہہ گرفتار نہ تہی

میری چاہت سے گیا شہرہ آفاق تجہے
ورنہ پہلی یہہ تیری گرمی بازار نہ تہی

رہتی صحبت ہے تیری غیر ولیکن اتو دن رات
یہہ وضع پہلی کبہی تیری ستمگار نہ تہی

پاس کیون اوسکو بیٹہایا تہا اوٹہا کر مجکو
تمکو منظور اگر خاطر اغیار نہ تہی

ملنا منظور نہین ہوتا تو ملتی ہر طور
بات کچہہ ایسی مری جان یہہ دشوار نہ تہی

لیکی عیار کو ساتہہ آئی خبر کو میری
یہہ عنایت تو مجہے آپکی درکار نہ تہی

وصلکے تیری تمنا مین ہی ہم زندہ
ورنہ جان دینی تو کچہہ بہی ہمین دشوار نہ تہی

تمسے ایک بوسہ کا سائل تہا یہہ ایجان فقیر
کرنی لازم تمہین اوسی تو یہہ تکرار نہ تہی

در پردہ یون جو غیر سی ہوتا پیام ہی
اس دوستی کو آپکی صاحب سلام ہی

بیٹہو کوئی گہڑی ہی یہہ کیا کلام ہے
آتی ہی تم جو کہنے لگی مجکو کام ہی

میکش یہہ کون بزم مین آیا ہی ساقیا
شیشون نی سر جہکایا ہی گردش مین جام ہی

جہوٹی نہین یہہ عارض روشن یہ زلف ہے
دیتی دیکہائی ایک جگہہ صبح و شام ہی

کیون کر پہنسے نہ زلف مین اوسکی یہہ مرغ دل
دانہ ہی خال اور یہہ زلف اوسکی دام ہی

عاشق کا جنازہ ہی کہدو پکار کے
چلتا ہو جسکو ساتہہ چلی اذن عام ہی

نام و نشان بتائی تمہین اپنا کیا فقیر
عاجز فقیر و بیکس و مسکین نام ہی

صدقہ ہوتی ہین تیری بسمل کے	ہین گی عالم مین جتنی کشتہ ناز

بوسہ دیجی فقیر کو صاحب
رد نکیجی سوال سائل کے

شمع رو ہمکو جلانا چھوڑ دی	پاس غیرون کو بیٹھانا چھوڑ دی
کیونکہ پہر وہ دل لگانا چھوڑ دی	جسکو الفت ہین عزا ناصح ملا
ہمسے کرنا تو بہانا چھوڑ دی	فائدہ اس عذر بیجا سی بہلا
عاشقون کا آزمانا چھوڑ دی	ظالم ہمین جائیگی لاکھونکی جان
دل جلون کو تو جلانا چھوڑ دی	ایکدن تو بہی جلی گا دیکھنا
ابتو ہم سی موہنہ چھپانا چھوڑ دی	ہو چکی شرم و حیا دو چار دن
مجکو گر سارا زمانا چھوڑ دی	ہین نہ چھوڑونگا تجھی ایجان کبھی
آہ و نالہ لب پہ لانا چھوڑ دی	مان ای دل ہی یہہ کم ظرفی تری

جان تجادی گی تری آمین فقیر
دلبرون سی دل لگانا چھوڑ دی

اگر منظور تمکو امتحان ہی	ہمین بہی تن پہ سر بار گران ہی
جہان بیٹھی وہین اپنا مکان ہی	مکان بتلائین ہم کیا خانہ بر دوش
کہ دل سی آبلہ ایک تازبان ہی	جلایا آہ سوزان نی یہان تک
ہوا ہی ابر ہی ساقی کہان ہی	کرین توبہ سی توبہ کوئی ڈہونڈو

سو رہو تم لپٹ کی ساتھہ میری — آج تو یار وصل کی شب ہے

ایسی عیار کو لیا دم مین
یار تو بہی فقیر مذہب ہے

کسلئے آزردہ تو مجھسے میری جان ہی — دل کی حقیقت ہی کیا جان بہی قربان ہی
ہو نہہ یہ جو وہان شرم سی گوشۂ دامان ہی — نکلی ہی جانی یہان تنسی میری جان ہی
حسن ترا دیکہہ کی ہو گی خجل شک ماہ — چاہ مین آخر گرا یوسف کنعان ہی
خاک بہی چہانی بہت وہ نہین ملتا کہین — جسکے لئی تا بدامن چاک گریبان ہی
تابع فرمان ہین جن و بشر اوسکی سب — شوخ میرا وقت کا اپنی سلیمان ہی
جہوٹ نہین ایک ذرا اسکو خدا کی قسم — جانتا سمجہا اسکو تو تو میری جان ہی
خود بخود آوی وہ ماہ گہر مین میرے آنکو — بار خدایا میرے یہہ بہی تری شان ہی
حسرتین دلکی تو اور نکلین میرے انخدا — ایک نظر دیکہہ لون اوسکو یہہ ارمان ہی

لب یہہ تیری خشک ہین رنگ ترا زرد ہی
عشقمین کسکی فقیر ایسا پریشان ہی

جدا ہی وہ گل جسکی الفت دلی ہی — تڑپتا ہی دل روح کو بیکلی ہی
کر لگاہٹ شوخ خون کسکا دیکہین — حنا آج پاؤن مین اوسنی ملی ہی
نجا دلگا مین وہان کبہی گل کہاہتا — مجہے بیکلی آج پہر سے چلی ہی
خوشی سنکے اوس گل کے آنیکے دیکہو — تبسم کنان باغ مین ہر کلی ہی

ردیف الیائی

میری اور اونکی کیا لڑائی ہے
ہوتی دم بھر مین پھر صفائی ہے

کیونکہ اوس بت سے بچ جاوے میری
اوسکی جانب تو سب خدائی ہے

ہو خوشی غیر سے خفا مجھسے
دل مین کیا آپ کی سمائی ہے

عوض بوسہ دل مین دیتا ہون
تمکو لینی مین کیا بڑائی ہے

دل کو پہلو مین کل نہین آتی
جب سے اوس شوخ سے جدائی ہے

جان دیتا ہے تو جو اوسپہ فقیر
اوسکی کیا طرز تجکو بھائی ہے

یہ ہین سنگدل اب بتان کیسی کیسی
ستم کرتی ہین الامان کیسی کیسی

ستم سے تیری الفلاک اس مین یہ
ہوی دیکھہ تو نوجوان کیسی کیسی

سو گالی کی بات کرتی نہین مین
یہ معشوق ہین بدزبان کیسی کیسی

ہمین کہتے ہین اب ملو تم نہ اوسسی
ہماری یہ ہین مہربان کیسی کیسی

وہ ملتی نہین گھر مین جب مجکو ہمدم
گذرتی ہین دلمین گمان کیسی کیسی

تمہاری جدائی مین کیا کیا کہین ہم
ہوی رنج و غم ہمکو یہان کیسی کیسی

پڑی سخت جان ہم مین مرتی نہین ہین
اوٹھائی ہین جور بتان کیسی کیسی

یہ ہنگام پیری ہے دیکھین فقیر اب
دکھائیگی دن یہ خزان کیسی کیسی

اسطرح ہے وہ ستمگر جلاتا ہے مجھے
پاس غیرونکو بٹھا کر وہ دکھاتا ہے مجھی

قصہ لیلی و مجنون نہ سنی پھر کوئی
عشق کا میری جو مشہور فسانا ہو جائے

دعوی خون تو میرا حشر کو باطل ہوگا
گو گواہی کو تری سارا زمانا ہو جائے

جان بچتی ہی جب آئے ہمدمو میری اتنو
ایک دم پھر کو یہاں اونکا گرانا ہو جائے

خط کی سرنامہ پہ لکھہ نام عدو کا لیکن
پاس اونکی ہمیں جانیکو بہانا ہو جائے

رو دن اگر یاد میں ہو ود ردندان کی اگر
غیرت در نجف اشک کا دانا ہو جائے

ہی یہ ڈر کل تو لگائی ہی حنا پاؤں میں
درد سر کا نہ کہیں آج بہانہ ہو جائے

ہوں وہ محروم بی قتل جو کہنچے خنجر
تو ابھی مثل پھر جلاد کا شانا ہو جائے

نیند آنکہوں سے اوڑی گل کسی گردش یہ تم
گوش زد بار کی گر میرا فسانا ہو جائے

آنکھہ اوس شوخ سی ناہر مل جو ملائی ہو قصیر
تیر مژگاں کا نہ دل اونکی نشانا ہو جائے

پھیر راہ کہیں اسطرف آئی جانے
کاش صورت ہمیں تم اپنی دکھائی جاتی

دمبدم دیدہ تر رنگ میں لائی جاتی
رشک گلزار ہیں دہن کو بنائی جاتی

پاؤں ہم اونکی اسوقت دبائی جاتی
اور افسانہ غم اپنا سناتے جاتی

نیم جان چھوڑ چلی تم مجھی اچھا نکیا
ہاتھہ ایک اور بھی لازم تہا لگائی جاتی

پاس بدنامی تہا گر رو برو ہمیں نہیں
خواب ہی میں مجھی تم شکل دکھائی جاتی

حال پہ رحم ہماری تمہیں آدیگا کیسے
اسلئی جور ہماری ہیں اوٹھائی جاتی

ذکر اکوئی تو اس بزم میں کر دیویگا
حال دل کہتا ہوں ہر ایک سے لگی جاتی

کہنا لیے یاد ہین اپنا کسی کا — جبتک کہ نہ آدمی مجھی تحریر کسی کے
تا مرگ نہ بہولون گا مین ناصح اسی ہرگز — منقوش ہی دلبر میری تصویر کسی کے
برتش مین تیری خنجر ابرو کی برابر — کب کاٹ بہلا کرتی ہی شمشیر کسی کے
اب تیری سوا مجکو خدا ہی کی قسم ہے — یاد آتی نہین ادبت بی پیر کسی کے

اب ہمسی فقیر ونکی وہان کیا ہی حقیقت
کرتا شہ خوبان نہین توقیر کسیے کے

تمنی نکالی کیسی قیامت کی چال ہی — جسسی کہ ہوتا سارا جہان پایمال ہی
پیش نظر جو یار کا ہر دم جمال ہی — ہمکو فراق مین بہی میسر وصال ہی
غالب ہی دیکہہ لی جو تیری چشم مست کو — زاہد بہی کہہ اوٹہی کہ یہ مئی حلال ہی
اتنا بہی اپنی حسن پہ نازان ہنو جسے — دنیا مین اوربہی کوئی صاحب جمال ہی
صورت کو اوسکی دیکہکے یوسف بہی غش ہوا — ابا ہماری یار کا حسن و جمال ہی
بن غیر سی ہو لگا بہلا خیر ہی نہین — صاحب تمہارا کسطرف آیا خیال ہی
کرتا علاج کسلئے ہی چارہ گر میرا — فرقت مین یار کی مجھی جینا وبال ہی
کچہہ تن بدن کی مجکو خبر ناصحا نہین — وہ ہجر یار مین مجھی رنج و ملال ہی
شاید لیا سنبہالا ہی آزار عشق نی — جو آج کل ہی میری طبیعت بحال ہی
باندہا عدو نی مجہپہ یہہ بہتان ہے فقط — تمکو برا کہو لگا یہہ میری مجال ہی
اکدم مین اسنی کر لیا مفتون وہ کہتے ہین — یہہ تو فقیر بہی بڑا صاحب کمال ہی

ردیف الیاء

کیا خطا کیا جرم کیا تقصیر ہے — اسقدر مجھسے جو تو بیزار ہے

ایسی جان بر ہو کوئی ممکن نہین — عشق کا سب ہے کیا بڑا آزار ہے

اتو کروٹ بہی وہ لی سکتا نہین — ناتوان ایسا بڑا بیمار ہے

دم مین تیری وہ نہ آویگا کبھی — وہ بت کافر بڑا ہشیار ہے

دیکھہ اوس بت کو ہوا کافر فقیر
ہم سمجھتے تہی بڑا دیندار ہے

بر مین میری جبتلک وہ دلارام نہین ہے — اوس وقتلک مجھی ہمدم آرام نہین ہے

کس کام کی جنت جو دلارام نہین ہے — حور دن سی مجھی اوسکی سوا کام نہین ہے

پی مے نہ پئی ساقی مجھی آرام نہین ہی — دی خم ہی لگا موہنہ سی اگر جام نہین ہے

ہمدم میری اور اوسکی ملاقات ہو کیونکر — اوس شوخ سی اب نامہ و پیغام نہین ہے

کٹو دن ہی مگر میری آنکہونمین اندہیرا — آیا جو وہ خورشید لب بام نہین ہے

اوس نرگس مخمور کی اب یاد مین ساقی — کس وقت میرا لب بہ لب جام نہین ہے

کب ہو لب شیرین کا میسر مجھی بوسہ — قسمت مین تیری لو دل ناکام نہین ہے

ڈہلتا ہی نہین دن یہہ کسیطرح خدایا — کیا روز جدا ہیگے میری شام نہین ہے

نرمرقہ نظر آتی ہین گلزار مین سب گل — اب باغ مین میرا جو وہ گلفام نہین ہے

ہی نام فقیر اب میرا مشہور جہان مین
کچہہ اور سوا اسکی میرا کام نہین ہے

رنج والم تو اور گوارا ہیں سب مجھے — پر ایک جدائی تیری نہ دکھلائے رب مجھے

ہے وقت رنج جائیے کچھ پاس دوستی — تم چھوڑ کر چلے ہو کہاں جان بلب مجھے

کیوں ہو خفا جو بات بھی کرتے نہیں ہو تم — پھر خدا بتاؤ تو اسکا سبب مجھے

کیا کیا گذرتا دلپہ ہے رنج و غم و قلق — آتا ہے یاد ہائے بت شوخ جب مجھے

نکلے ہے جان ہائے شب ہجر یار میں — آتا ہے اپنی زیست پہ کیا کیا عجب مجھے

کیا خوب جانتا ہوں عنایت حضور کے — دشنام آپ دیتے ہیں کر کے طلب مجھے

ملنا ہو تو لسی حقمین نہیں تیری خوب دیکھ — کہتے ہیں میری بار یہ ہی سبکی سب مجھے

رتبہ میرا پری و سلیمان سے بڑھ گیا — دیوانہ وحش ہوا جو عنایت لقب مجھے

استاد ہو تمہیں تو میرے یا جناب عشق — کوئی بتاؤ یار سے ملنے کا ڈھب مجھے

کس منہ سے کل تو کہتے گئے تھے اونگا
پھر کیوں فقیر آئے منانے کو اب مجھے

نہ ہم قائل ہوں کیوں اپنی خطا کے — ہوئے عاشق جو تجسے بیوفا کے

نہیں پردیسی بھی کرتا تکلم — نئی ڈھنگ اوسنے سیکھے ہیں حیا کے

نہ کیونکر تجھپہ او بت میں ہوں قربان — نمایاں تجھمیں ہیں جلوے خدا کے

نہیں ایمان رہتا اسسے مل کر — بتان ہند ہیں کافر بلا کے

مسیحا بھی نہ زندہ ہوں کبھی وہ — جو کشتے ہیں تیری تیغ ادا کے

نہ آونگا تیری دم میں ارے او بت — تجھے ڈھونڈا ہیں بلا کیوں دغا کے

یا الٰہی ہجر کی یا نبلے سحر ہوتی نہیں — کیا الٰہی بے اثر میرا نالہ شبگیر ہے

سختیان فرقت کی اوسکی کیا بیان ہون ہمنشین — سنگدل اس سنگدلی کرتا اسطرح تقریر ہے

تھا دم تیشہ زنی کو موت کا اوسکو مزا — کوہکن شیرین کی خاطر لایا جوئے شیر ہے

وحشت زلف صنم مین سیر دریا کیا کرون — طوق ہر گرداب ہی ہر موج ہم زنجیر ہے

وصل ہو اوس بت کا حاصل یہ کبھی ہرگز فقیر
جذب دل مین کچھ اثر نہ آہ مین تاثیر ہے

اوسکی نگاہ ناز میرا کام کر گئے — دل اور جگر کی پار یہہ تیر نگہ گذر گئے

اللہ ری اضطراب کہ بجلی بھی ڈر گئے — قاتل نے بانکی تیغ اجل تو بہ کر گئے

جاگا کیا مین صبح تلک انتظار مین — وعدہ کی رات آنکھون ہی سے ساری گذر گئے

اندھیرا ہو رہہ دم نظارہ ہو گیا — بادل سیاہ بھی زلف جو رخ پر بکھر گئے

ہم ناصحون سے بھی غم عیش کے واقف نہین ہو — اپنی تو عمر رنج مین ساری گذر گئے

حسرت یہہ ہی ہے مرتے ہین ہم جنکی ہجر مین — اس حال کی ہماری نہ اونکو خبر گئے

کاہیدہ ہجر یار مین یہانتک ہوا تھا مین — بستر پہ موت ہے تو بھی ڈھونڈ کر گئے

اوس شعلہ رو کی کیا کہون سوز فراق مین — میری ہی طرح شمع بھی با چشم تر گئے

فرقت کی صدمہ دیکھے بہت عیش بھی دیکھے — یونہا ہی گذر گئی میری وصل یار گذر گئے

ہوئی میان شوخ کی اللہ ری نازکی — بار نگہ سے بھی لچک اوسکی کمر گئے

اوس سنگدل کی دل مین نہ کچھ بھی اثر کیا — کمبخت آہ بھی میری کیا بی اثر گئے

گہر مین وہ شوخ وہان محو خود ارائی ہی
اور یہان فرصت صد صبر و شکیبائی ہی

غیر کی گہر مین تو جاتی ہو ملاقات کو تم
میری ہی ملنی کی کیا تم نی قسم کہائی ہی

ہمہ ہو ہجر کی صدمہ جو اوٹہاون شب و روز
مجہہ مین اب اتنی نہین تاب و توانائی ہی

مین قدم ہی نہین یار کہنی کا جو غیر ائیگی یہان
سر کی مینی ہی قسم اونکی اب کہائی ہی

دیکہکر شکل میری کہنے لگا وہ قاتل
تو نہین ایا یہان تیری قضا لائی ہی

عیب لگتا نہین ملنی سی تمہین غیرون کے
میری ہی ملنی سی ہوتی تمہین رسوائی ہے

اوس ستمگر کی اوٹہاتا ہی تو کیون ظلم فقیر
کونسی تجکو بتا اوسکی ادا بہائی ہی

اج خوش خوش جو چمن سی یہہ صبا ائی ہی
یار کی وصل کا پیغام یہہ کیا لائی ہی

تو تو دیرات صنم محو خود ارائی ہی
ایک جہان شام و سحر در پہ تماشائی ہی

فاتحہ تو پڑہی جس مردہ پہ وہ زندہ ہو
ہان تیری لب مین وہ اعجاز مسیحا ہی

کیونکہ اوس شوخ پہ مین جان نہ دون ای ناصح
کس مین یہہ ناز و ادا شوخی و رعنائی ہی

ہدف ناوک مژگان صنم ہو نہ دلا
ہان جا کہنے کو کیون تیر قضا ائی ہی

ایلو دل زلف مین اوس شوخ کی پہر جا اولجہا
سر پہ پہر بیٹہے بیٹہائی یہہ بلا ائی ہی

حسرتین دل کی ہین سب اپنے نکالون انجان
شکر اللہ امید اج تو بر ائی ہی

کسطرح شکر خدا کا نکرون اب مین ادا
الصنم اوسنی ہی صورت تیری دکہلائی ہے

تو فقیر اپ کو کہتا تہا بڑا دانا ہون
ہو گیا عشق مین اوس بت کی تو سودائی ہی

لی ہی بلائین پنجۂ خورشید صبح دم
ردتا ہون مین تصور دندان یار مین

اللہ ری جلوی دست نگارین یار کی
آنسو گہر مین ہر مژہ اشک بار کے

کعبہ سی اوٹھ کی جاتی ہو بتخانہ کو فقیر
عاشق ہوی ہو کس بت زنار دار کے

مار ہین تیغ نگہ چشم بتان نے
پابند محبت رہا اس پہ کبھی ستم گر
محفل مین کہلا راز نہان شمع کی نکہ
اوس کوچہ مین دن رات پھرایا نہ دیا چین
غربال کیا سینہ و دلکو مری ہمدم نشتر
کہنے لگی وہ رات کو بیچین رہا مین
الفت ہی سے مجھی دوستو اک بستہ نشین کے

بی تیر کیا قتل ہی ابرو کی کمان نے
مطعون کیا گرچہ مجھی سارے جہان نے
رسوا جو کیا مجکو تو اس شک روان نے
یا حسرت دیدار نی یا اس خفقان نے
تیر و نسی مژہ کی تیری ابرو کمان نے
سونی نہ دیا مجکو تیری آہ و فغان نے
مارا ہی مجھی کیا کہون اس درد نہان نے

کوئی نہ فقیر آپ کی تہا نام سی واقف
مشہور کیا کعبہ تلک عشق بتان نے

ہمکو فراق یار عذاب الیم ہے
سرگشتہ کی کچھ ہمسے تجھی ای نسیم ہی
مرتی ہین تم پہ جھوٹ نہین کہتی ایک زرا
کرتا تمیز باطل و حق مین ہی بس وہی

جنت بھی ہو تو وہ ہمین اب جہیم ہے
جو زلف یار کی نہین لاتی شمیم ہے
اس بات کا ہماری خدا ہی علیم ہے
دی ہی خدانی جسکو کہ عقل سلیم ہے

کون سا مہر بام پر آیا
نہ کو بے نور کر دیا کسنے

عذر بیجا ہے یہاں کی آنی کا
تمسکو مجبور کر دیا کسنے

چشم مستانہ اپنی دکہلا کر
مجکو مخمور کر دیا کسنے

کچھ خبر ہے ہمین جہی اپنی
ایسا مسرور کر دیا کسنے

کیون فقیر عشق کی سوا تجکو
اور مشہور کر دیا کسنے

بہتر نہین ہی سیر دل داغدار سی
عاشق کو کام کیا ہی چمن کی بہار سی

خانہ خراب پہرتی ہین کیا سوگوار سی
جیسے فقیر نکلی ہین اپنی دیار سی

آیا نہ فاتحہ کو جو وہ شعلہ رو میری
آنسو ٹپکتی ہین میری شمع مزار سی

خوشبو سی آج ہی جو معطر مکان میرا
آئی صبا ہی کیا یہہ کہین کوی یار سی

ہٹجای زہرہ ابر کا آب ہو کی لیں ابہی
گر ہمسری کری مژہ اشکبار سے

مرنیکی بعد بہی ہے کیا اوسکو غبار ہی
بچ کر نکلتا یار ہی میری مزار سی

سرتن سی ایک وار مین ہو جاتا ہے جدا
ابرو کی باڑ تیز ہی خنجر کے دہار ہی

مجنون کی طرح ہمکو تو سودا نہین ہوا
صحرا کو جائین ہم جو پہلا کوی یار سی

دنیا رہا تو جہڑکیان مجکو تمام عمر
ایکدن ہی مجہسے بات نہ کی تو نی پیار سی

نسبت ہو کسطرح سی بہلا ماہتاب کو
شرمندہ آفتاب ہی رخسار یار سی

کیجی مدد فقیر کی یا مرتضی علی
دشمن کو میری قتل کرو ذوالفقار سی

[illegible]

غیر فتنکی الٰہی دینی ہو دشنام ہر گھڑی
ان دلبرون پہ کیونکہ محبت بنا ہئے

ہین جان بلب ہون بیٹھے رہو کوئی دم تو اور
الفت تو اتنی نا دم رحلت بنا ہئے

روز ازل مین جو کیا اقرار تمنے ہے
جھکلے اوسی طرحسے عبادت بنا ہئے

الفت کا مقتضا تو یہہ ہی بس ہی ای فقیر
گو لاکھہ طرحکی ہو اذیت بنا ہئے

بجا وی حقتعالی آدمیکو مگر شیطان سے
نکالا حضرت آدم کو دیکھو باغ رضوانسے

ہر ایک واقف نہ کیونکر ہو ہماری ساز پنہانسے
نہین ہمتین ہین آنسو ایک پل ہی چشم گریانسے

دم نظارہ اوس حقکی ہو سکتے کا عالم ہے
تحیر آئینہ سیکھے ہماری چشم حیرانسی

نہ کیونکر سوکھہ جائین دیکھکر وہ رخ مری آنکھین
کہ شبنم خشک ہو جاتی ہی عکس مہر تابانسے

دل عشاق لاکھون ای پری پامال ہوتے ہین
نہین کم رقص تیرا گردش گردون گردانسے

غضب جوش جنون نی فصل گلمین ہے ہنر دکھلائے
میرا چاک گریبان جا ملا ہی چاک داماں سے

جدا ہوتا تن سی سر مگر ایک جنبش مین
تیری ابرو کی ابرش کم نہین ہی تیغ برّانسے

خدا کی راہ مین جو چھوڑ کر بیٹھا ہی دنیا کو
فقیر اوسکو رہا ہی کام کیا پہر ساز و سامانسے

کہین ہم کسطرح تجکو نہان ہے
تو ہی تو ساری عالم مین عیان ہے

نفخت فیہ سے ثابت ہوا یہ
کہ آدم جسم ہی اور وہ ہی جان ہے

جو تو غیر خدا سمجھا ہی موجود
یہہ تیرا زاہد او ہم و گمان ہے

[illegible]

(ردیف الیا)

ایک دید کی عاشق ہین غرض اور نہین
دلمین یہ خیال اور ہو کچھ یار تمہاری

اللہ او نہین آخری دیدار دیکہا دو
مہمان کوئی دم کی ہین بیمار تمہاری

جو جاہو وہ دل دینی کی تعذیر ہین دو
ہم ایسے ہی ایجان ہین گنہگار تمہاری

تمنی نہ کیا کوئی بہی ایفا کبہی وعدہ
سب دیکھ لئی ہمنی تو اقرار تمہاری

ایک عمر سی ہی آرزوی وصل ہین تو
مدت ہین میسر ہوی دیدار تمہاری

یوسف کی خریدار تو ہی ایک زلیخا
تم وہ ہو کہ ہین لاکھ خریدار تمہاری

کچھ اور ہی تم ہو گئی اغیار سی ملکر
تہی ایسے ہم تو ایجان کبہی یار تمہاری

دنیا کی خبر ہمکو رہی اور نہ دین کی
عاشق ہوی جسدن سی ہم ای یار تمہاری

کیونکر نہ کرون سجدہ کبہو دیکھکے انکو
ہین طاق حرم ابروی خمدار تمہاری

گر اوس بت ترسا کا فقیر عشق نہین ہی
کیون طوق گلو ہو گیا زنار تمہاری

کیسے الٰہی مجھپہ مصیبت یہہ پڑہ گئے
کل اونسی باتون باتو نہین ناحق بگڑ گئے

چہٹی نہین ہی ناصحا انسی کبہی
جسکو کہ غضب یار کی عادت ہی پڑ گئے

وہ یار ہین کہان اجی صحبت وہ کہان
محفل کی محفل ابہی وہ سارا اجڑ گئے

شب سو گیا جو زانو پہ میری تو یہہ کہا
کمبخت آج تو میری گردن اکڑ گئے

لپٹا جو اوسی شب کو تو کس ناز سی کہا
چل دور ہو برے میری پسلی ہی یار جہڑ گئے

اوس بادہ کشی نے تمکو بہی بیہوش کردیا
شیشے فقیر ساری تمہاری یہہ جہڑ گئے

میری ای غیرت پری ہاتھ مین مہندی
دیکھکر دل ہی بھر آجاتا ہی سینہ مین میرا
آپکی اس حرکت دجبہ مین حضرت شیخ جی
کیون نہ دوڑون کو جہ مین اوسکی نگار کی طرفہ
جشم تر کیون ہی لگاہی تونی آنکو نکی جھڑی
الغضب غصہ غضب ہے جوری او سپر سدا
اونکی فرمائش نہین جب بہیجتی کہتی ہین یہہ

ای پری وحیف ہی افسوس ہے ہیہات ہے
کہ غضب کے ابھری ابھرا دن ہی کاٹے ہے
مکر ہی تدویر سالوس ہی طامات ہی
یہہ بہر کعبہ ہی ابد او رہ عرفات ہی
یار بہلو مین نہین او رموسم برسات ہی
عاشق کمبخت کیا کیا موردآفات ہی
دوستی ہمسے کری گا کیا تیری اوقات ہی

رد نہ کیجی ایک بوسی کا جو سائل ہی فقیر
دیجی اوسکو آپکی یہہ حسن کے خیرات ہے

جو چاہو جور کرو سب مجہی گوارا ہے
کوئی رفیق نہ مونس یہان ہمارا ہی
قرار دلکو ہی اجاتا نام سی اونکے
نہ ائی تاب تجلے کے جبکہ موسی کو
ہمارے کہنے مین کیونکر وہ شوخ ہو جاوے
اس اپنی قول پر اپکی تو رہنا تم قایم
چھپاتی کیون ہو ہوی گفتگو جو غیر سے
بس اپکی جان نہین بچنی کی میری ہرگز

کہ اپنی قول سے ہیری جان تمنی ہارا ہے
فقط خدا ہی کی اب ذات کا سہارا ہی
محمد عربی کا وہ نام پیارا ہے
تو بیجاب تجہی دیکھی کسکو یارا ہے
جب اپنی دل ہی پہ اپنا نہین اجارا ہے
جو مجہسے عہد کیا تمنے اب دوبارا ہے
وہ حال سارا اجی مجکو اشکارا ہے
مرض جو عشق کا پہر یہہ ہوا دوبارا ہے

دین وایمان بتوں کو جانتے ہیں
اپنی زاہد یہہ دینداری ہے

پاس جب یار ہی نہیں ہی فقیر
خاک پھر زندگی ہمارے ہے

اجل کیوں او کمبخت آتی نہیں ہے
مجھے زیست بے یار بہاتی نہیں ہے

وہ لاغر ہوئے ہجر میں تیری ہم ہین
اجل ہمکو بستر پہ پاتی نہیں ہے

ہی ایسی تیری ہجر میں ناتوانے
کہ لب تک بہی فریاد آتی نہیں ہے

مجھے یاد دستِ حنائیکی گل رو
لہو روز کیا کیا رولاتی نہیں ہے

تصور میں اوس لف شبگونکی ہمدم
سحر تک مجھے نیند آتی نہیں ہے

لب غنچے تیری جو سونگھی ہی خوشبو
کسے عطر کی بو خوش آتی نہیں ہی

تیری عشق بازیکی عادت فقیر اب
کسطرح کمبخت جاتی نہیں ہے

ہو چکی فسردہ بہاں ناخن سنا تدبیر کے
کہل سکی ہرگز نہیں عقدے میری تقدیر کے

تیری دیوانو میں وہ لاغر ہوا ہوں ای پری
بن گئی طوق گلو حلقہ میری زنجیر کے

اسکا پانی الحیوان سی نہیں قاتل ہی کم
زندۂ جاوید ہیں کشتہ تیری شمشیر کے

دیکہتے ہی خط کو میری اسقدر برہم ہوا
پرزی اوس نے خط کی کر ڈالی میری تحریر کے

ہی نہیں ہیرا وسکا کوئی اور وہ سکا پیر ہے
معتقد ہیں زاہد اہم اوس بتِ بے پیر کے

کس غضب کے ہی نگاہ ناز القاتل تیری
دل جگر دونوں ہوں کیونکر ہدف اس تیر کے

ربط الفت ہو گیا تجکو ہی شاید غیر سے
ڈہنگ اب تو اور ہیں ظالم تیری تقریر کے

اب نہین ہجر کے ہی تاب مجھے | مار ڈالی کا اضطراب مجھے

فرقت شعلہ رونی ای ہم دم | بس جلا کر کیا کباب مجھے

جور کرنی کو الفلک تو نے | کر لیا سب مین انتخاب مجھے

دل میرا لیکے بیوفا تو نے | ہائی کیا کیا کیا خراب مجھے

ایک ساغر مین دو جہان بہولون | ساقی ایسی پلا شراب مجھے

وصل مین ہی جہپاتی ہو موہنہ کو | قتل کرتا ہے یہہ حجاب مجھے

ایک بوسی کی لینے پر تم نے | گالیان دین ہین بیحساب مجھے

ایسا کیا تہا قصور میرا کہو | ہو عنایت تو کچھہ جواب مجھے

ساتہہ سوتا جو اوسکا آیا یاد | آیا شب کو نہ ہائی خواب مجھے

کی وہ تقریر اوسنی مجھسے فقیر
جسکا آیا نہ کچھہ جواب مجھے

خوب کی آئینہ رو مجھسے بہلائی آپنے | لیکی دل مجکو نہ پہر صورت دکہائی آپنے

اور کسکے ساتہہ ایجان کیجی کا پہر وفا | مجھسے جب عاشق سی کی ہی بیوفائی آپنے

آنکی اقرار کا پہر کیونکہ آوی اعتبار | قسمین ہی کہاکر نہ جب صورت دکہائی آپنے

آنکہہ کی ملتی ہی دل کو لیا ایک آن مین | خوب سیکھی جا ملن یہہ دلربائی آپنے

بی سبب وجہہ بی تقصیر کیئے تو سہے | کسلئی مجھسے ہی کی ناحق لڑائی آپنے

دو ہی دن مین ہو گئی نا آشنا افسوس ہے | مجھسے کی تہی اسلئے کیا آشنائی آپنے

ردیف الیاء

ردیف الیا

وہ کون سی ہی جا ہی کہ تو جلوہ گر نہیں | دو نو نہیں ہیں دیر و حرم تیری واسطے

عاشق فقیر اپنی کی لیتا خبر نہیں
کمبخت وہ تو دیتا ہی دم تیری واسطے

حال اپنی دل زار کا گر ہمسے کہا ہے | پر کان لگا کر نہ ذرا تمنے سنا ہے
اس لیت کی ہاتہو نسی میرا ناک میں دم ہے | آتی ہی نہیں ہجر میں کمبخت قضا ہے
ای مشفق من تمنی جواب ایک نہ بہیجا | ہر چند کہ مکتوب پہ مکتوب لکہا ہے
شب باش ہوا گہر میں نہ میری کسی صورت | ہر قد مونپہ اوس ماہ کی ہر چند پڑا ہے
بیمار محبت کو تو اللہ ہی شفا دے | کرتی نہیں تاثیر دوا اور دعا ہے
اب بات بہی کرتا نہیں بیمار تمہارا | آج اوسکا برا حال ہی کچہہ تمنی سنا ہے
بیمار محبت نہ بچا تیرا کسی طور | ہر چند بہت ہمنے تو کی اوسکی دوا ہے

جا ئیگا فقیر اوٹہہ کی نہیں در سی تمہاری
جیتے ہیں تم لاکہ رواسیہ اگر جور و جفا ہے

رہتا ہی کتہ پہ نظر ابروی جانان دیکہیے | بچتے ہی اس تیغ سی کیونکر مری جان دیکہیے
دیر و کعبہ میں اوسی کیوں جا بجا دان دیکہیے | آئینہ میں دلکی ہی رخسار جانان دیکہیے
موجزن بی ہے اشک چشم گریان دیکہیے | آج برپا کرتا ہی کیا کیا یہہ طوفان دیکہیے
لیکی دل بہی تمنی تو بوسہ نہیں مجکو دیا | اپنا ایمان دیکہیے اور میرا ایمان دیکہیے
ڈرہی اپنی قول سی وہ بت نہ جا ہی کہیں | اب قسم کہا کر کیا ہی عہد و پیمان دیکہیے

[illegible]

ردیف الیای

لی گئی گھر مین وہ عدو کے مجھے
مین بہی نازک مزاج ہون بیجا
تیری بی التفاتی سے ظالم
تمنے کس دن نہین ہی رلوایا
خوب مین جانتا ہون تم دشنام
تمنے بوسی دیئی نہ جار ایک دن
مصحف رخ کو اوسکے مس کرتا
بریان کیون نہ پہنون جبکہ طوق

پڑ گئی لالی آبرو کے مجھے
تاز بہاتی نہین کسو کے مجھے
طعنے سینے پڑی عدو کے مجھے
افسون سی کہو لہو کے مجھے
دیتی ہو کہنے سی عدو کے مجھے
لب و چشم و رخ و گلو کے مجھے
نہین لازم ہی بی وضو کے مجھے
اپنی دکھلای وہ گلو کے مجھے

مین ہی کرتا ہون یاد اونکو فقیر
بہول وہ تو گئے کبہو کے مجھے

ہر ایک غمخوار و ہانسے دیدہ پر نم نکلتا ہے
نہا ہین کسطرح اید وستو اوس تند خو سی ہم
گئی دنسے جو اوس کوچہ مین آمد رفت ہی میری
خدا کا نام بہی دہشت بہلا یا یاد نی تیری
میری زخم جگر کا کوئی ٹوٹا آج بہر ٹانکا
ہزاروں حسرتین آکر ہوئی ہین جمع سینہ مین
وہ مضطر دیکہکر مجکو لگی اسطرح سے کہنے

مریض غم کا تیری آج شاید دم نکلتا ہے
زبان سی اوسکی تو دشنام ہی ہر دم نکلتا ہی
وہ اپنی گھر سی باہر اسلئے اب کم نکلتا ہے
میری موبنہ سی تیرا ہی نام اب ہر دم نکلتا ہی
لہو جو چشم گریان سی میری پیہم نکلتا ہے
ترا ارمان نہین کوئی دل پرغم نکلتا ہے
فقیر اب تیرا مجہیر سمجہ بتا کیا دم نکلتا ہی

[illegible]

میری نامہ کی پرزی ہاتہہ مین ہیرجو ہین پاتی
تماشا ہی وہ کہتی ہین بناکر مجکو دیوانہ
نظر آتی ہی کچہہ تخفیف دلکی بیقراری مین
حسینون کی ہون ہم محو تماشا کیون نہ آئی ہار

جواب خط میرا شاید یہہ ہی جو وہانسے لایا ہی
کسے شاید پری کا ہو گیا اسکو تو سایہ ہے
خط دلبر کو مینی حرز جان جیسے بنایا ہی
خدا نی اپنا جلوہ انکی صورت مین دکہایا ہے

اوٹہاتا ہی جو تو جور و ستم ایسے فقیر اوسکی
کوئی تو اوس ستمگر کا تجہے انداز بہایا ہی

کیا یہہ انصاف ہی غیر دلسے خطا ہوتی ہے
دلبر دلسے کہین عالم مین وفا ہوتی ہی
کوچہ عشق مین کہتا وہ ہی کمبخت ہی باوز
عمر گذری ہی دعا وصل صنم کی کرتے
ہم ہی دیکہین تو بجز وصل صنم چارہ گرد
انکی جانی بلا کہتے محبت ہین کسے

اور عوض اوسکی ہمین بار سزا ہوتی ہے
انکی ہاتو ہمین سراسر ہی دغا ہوتی ہے
بی اجل جسکی کہ ای یار قضا ہوتی ہے
دیکہیے کب یہہ قبول الہی دعا ہوتی ہے
کیونکہ بیمار محبت کو شفا ہوتی ہے
کس غضب قہر و بلا کی یہہ بلا ہوتی ہے

تختہ مشق ستم یار بنا تو تو فقیر
اس سی ہر روز نئی تجہہ پہ جفا ہوتی ہے

مجہے جب یاد اوسکا ناز معشوقانہ آتا ہی
رخ پر نور سی انکو جو تو پردا اوٹہاتا ہی
در و دیوار سی پہوڑین نکیونکر سر کو ہم وحشی

تو لب پر نالۂ جانسوز بیتابانہ آتا ہی
سمجہکر شمع جلنی کو ہر ایک پروانہ آتا ہی
ہمین بی یار گہر اپنا نظر ویرانہ آتا ہی

یہہ جی میں آتا ہی یو چہوں مسیح سی آتنا
علاج کرتی سی اوسکی بتاو فایدہ کیا
فراق یار میں ای چارہ گر بتا تو سہی

مریض عشق کی بتلاو کیا دوا ٹہری
وہ جس مریض کے ہو مرگ ہی شفا ٹہری
ہماری واسطے کیا رنج وغم غذا ٹہری

فقیر تمسے خفا وہ جو ہو گئی کلسے
صلاح تمنی کی اونسی کہو تو کیا ٹہری

صورت جو اوس صنم کی خدا نی دکہائی ہے
دندانکی اوسنی جو چمک ہنسکر دکہائی ہی
محفل میں انکہہ غیر ہی تمنی لڑائی ہے
نخوت نکیونکہ اوس صنم شمع رو کو ہو
صورت کو میری دیکہتے ہی لعل ہو گیا
کرکی اشارہ غیر سی آنکہیں ملائی ہو
نالہ وہ میرے سنکے تجاہل سی کہتے ہیں
تجہپر نثار کیوں نہ کروں جان قاصدا
میں ہجر میں تمہارے تڑپتا ہوں آٹ دن
کسکا ہوا ہی اب ہر جای تو بہلا
پیدا ہب ہی کلتو مجہسے مکدر ہوئی تہی وہ
در پردہ اسنی دیکہہ کی کہتی ہیں ای فقیر

مدت میں آرزو میری دلکی بر آئی ہے
اک برق میری خرمن دلپیر گرائی ہے
اور مجہسے تم مکرتی ہو واہ کیا ڈہٹائی ہے
پروانہ جسکے حسنکے ساری خدائی ہے
اوس شعلہ خو نی آگ یہہ کسپے لگائی ہے
قاتل تمہاری ہاتہو لگا ہوں کیا صفائی ہے
کیسے بتایا اسکو جو دیتا دہائی ہے
تو نی خبر جو انکی اونکی سنائی ہے
تمسے لگا کی دل کو یہہ ایذا اوٹہائی ہے
دو دنکی مجہسے ہی یہہ تیری آشنائی ہے
صد شکر اونسے آج ہوئی پہر صفائی ہے
پہر آیا یہاں تو آج یہہ کیا بیحیائی ہے

حضرت یوسف ای ہی تیرہ گر تیری تصویر سے		سب سے سو ملی کرع میں نہیں دیکہہ لین

دو ہی باتوں میں فقیر اونکو سنحر کرلیا
سحری اعجاز ہی افسون تیری تقریر سے

صاحب یہہ یاد رکہی نصیحت فقیر کے
دل سی حسین رکہتے ہین الفت فقیر کے
تم ہو امیر میں ہوں بیچارہ گدا فقیر
یہہ اقرار وعدہ کا ہی لانا نہ تم یقین
اس مفلسی میں دوستی کی ہی امیر سے
قربان جان و دل سی یہہ تیر فقیر سے
کرکی کسی سی دوستی کی ترک ہی نہیں
کیجی اشارہ غیر سی محفل میں سامنے

تاثیر کرہی جاتی ہی صحبت فقیر کے
خوبی نصیب کے ہی یہہ قسمت فقیر کے
نزدیک کیا تمہاری حقیقت فقیر کے
تمکو برا کہی گا یہہ طاقت فقیر کے
کیا حوصلہ ہی دیکہو جرات فقیر کے
جہوٹی سمجہا تم نہ محبت فقیر کے
ائی جان جان نہین ہی یہہ عادت فقیر کے
کرتی نہین قبول یہہ غیرت فقیر کے

توبہ ہوئی ہی یہہ بری صحبت سی ای امیر
دولت ملی یہہ تمکو یہ دولت فقیر کے

بہت حال شیدا کا تیری برا ہے
میر الیکی دل مجہسے کرتا دعا ہے
ہوا جبسے اوس بت پہ دل مبتلا ہی
یہہ خشک عدو ہی پہر انکہین ملانا

اری بیوفا تونی بہی کچہہ سنا ہی
تیری حقمین ظالم نہین یہہ بہلا ہی
نہین ناصحا عقل میری بجا ہی
تیری آنکہہ مین کچہہ ہی شرم و حیا ہی

ردیف الیاء

حسین پر کچھہ نہیں موقوف یہہ بیماری کہانی ہی
طبیعت ملگئی جسسی وہی بس یار جانی ہی

محبت مین ہتونکی چہوڑ دون ناصح یہہ خیر ہی حضرت
نصیحت آپکی ناصح نہ مانو لگانا مانی ہی

مقرر تم بہی ہو میری طرح مائل کسی گل پر
ہوا جو رنگ چہرہ کا تمہاری زعفرانی ہی

اری قاصد یہہ کہنا دیکھی خط تو میری جانب سے
خبر لو میری جا کر اگر یہہ پیغام زبانی ہی

ہوا یہہ حال حسن پردہ نشین کے ہجر مین میرا
کسیسی کہہ نہیں سکتا یہہ وہ راز نہانی ہی

حسینان جہانکو خوب دیکھا ہمنے جا جا کر
ترا دیکھا نہیں عالم مین ہمنے کوئی ثانی ہی

خدا حافظ مریض عشق کا اب پوچھتے کیا ہو
نہایت ضعف ہی طاقت ہی ناتوانی ہی

نکر وہ بات تو ہرگز کہ جسسے آنکھہ ہو نیچی
قصیر اب یار کو پہر ہی تجہی صورت دکہانی ہی

کوچہ مین اوسکی حضرت دل تو مچل پڑے
برسی میری نکل کی اوہی جا بہل پڑی

وہ برق وش جو مجکو نظر آج کل پڑی
پہر اس دل طپیدہ کو کیونکر نہ کل پڑی

ظالم ستم بہی کرکی میرا امتحان کر
ممکن نہیں ہے میری جو تیوری مین بل پڑے

مر مرکی جو بسر کری دن انتظار مین
کسطرح اوسکو پہر شب ہجران مین کل پڑے

فقرا عدو کا ہی آپ باور نہ لائیے
گرچہ تمہین کہا ہو زبان میری گل پڑی

کیون اسقدر خفا ہوی ہم مین جو لیلیا
ایجان تم اپنی جامہ سی باہر نکل پڑی

قاتل وہ لوٹتا دل بسمل کا دیکھکر
ہان کچہہ عجب نہیں ہی کہ از خود اوچہل پڑے

تقصیر تو عدو کی تہی میری تہی کیا خطا
تم اور مجہی پہ اونہی صاحب ابل پڑی

ردیف الیاء

کیا خوب غزل تونی فقیر اب یہہ کہی ہی
ہر شعر مین اسکی تو یہہ سحر و فسون ہی

دو دن ہی تکی ہمسے تہی کیا آشنائی آپکی
یہہ روش یہہ طرز تو صاحب بہائی آپکی

مجہسے عاشق سی اگر نا دیکہو بہتر ہی نہین
ہوگئی مشہور عالم مین برائی آپکی

شب سی مردہ سا پڑا تہا آگئی قالب مین جان
جب خبر قاصد نے اینکی سنائی آپکی

کوئی آنکہو مین میری اب تو سماتا ہی نہین
ایسی آنکہون مین میری صورت سمائی آپکی

نیند شب کے اڑگئی دل کسی بیکل ہوگیا
یاد جس دم آگئی مجکو کلائی آپکے

تاب نظارہ نہ آئی گر پڑا غش کہا کی مین
جب مصور نے شبیہہ لاکر دکہائی آپکی

کوئی میرا تو سوائی آپکی صاحب نہین
اور سب عالم مین ہی ساری خدائی آپکی

مجہسے عاجز کی سنے گا کون وہان فریاد کو
حشر کو دیگی گواہی سب خدائی آپکی

رنج و غم درد و الم سارے گوارا ہین مجہی
اور سب عالم مین ہی ساری خدائی آپکی

زلفین اوسکی اولجہہ کر دیکہو تو سر پر میری
حضرت دل ساری آفت ہی یہہ لائی آپکی

دوستی مجہسے ہی اور پیغام ہوتی غیر سے
ہوگئی ثابت اسی سے بیوفائی آپکے

اس فقیر بینوا سی اب تو ملتی ہی نہین
یاد رہ جائیگی مجہی یہہ کج ادائی آپکے

چند روزہ ہی یہہ گی نوجوانی آپکی
پہر کہان یہہ حسن اور یہہ دلربائی آپکی

کیون خفا ہو اسقدر کچہہ تو کہو ای جان بر
بات وہ کمبخت کیا تہی جو نہ مانی آپکی

رہجاہیں تحیر میں حسین دیکھی ساری
زاہد کی جو آنکھوں سے اوٹھی پردہ دو لکا
میں شکوہ گیا جھکی تو وہ ناز سے بولی
آنکھوں میں میری وعدہ کی شب کٹ گئے اپنے
کیا پھیری ہی قسمت کا مقدر کے ہی گردش

محفل میں اگر ناز سے وہ فتنہ گر آئے
تو جلوہ حق حسن بتان میں نظر آئے
رسوائی میری جائی تجھی ہوش اگر آئے
آنیکو کہا شام کو وقت سحر آئے
ہم اونکی گئی گھر تو ہمارہ وہ گھر آئے

تو اوسکی اوڑادی فقیر ایک ہی دم میں
قارونکا بھی گر ہاتھ تیری مال و زر آئے

ردیف الیائی

قصد خرام ای سہی قامت نکیجی
کہتے ہو کیا حسینوں کی الفت نکیجے
سر ہی وبال دوش نہاد کی تو قہین
بوسہ لبونکا کیجی عنایت شب وصال
یہہ اجتناب شیخ جی ہم میکشوں کی ساتھہ
بیمار غم وہ آپکا مہمان ہی کوئی دم
مشتاق دید مرتا ہی صورت دکھائیے
اس بیوفا کا ہوگیا خوب امتحان ہے

برپا جہان میں شور قیامت نکیجے
ناصح ہمیں یہہ آپ نصیحت نکیجے
جلد ایسی قتل کیجی مہلت نکیجے
تکرار اب اسکے محبت نکیجے
قبلہ زیادہ آپ نصیحت نکیجے
جان بخشئے اوسکی کیجی غفلت نکیجے
اغماض اوسی اب دم رحلت نکیجے
دنیائی فاحشہ کی محبت نکیجے

سب قول و فعل آپکی معلوم ہیں فقیر
اظہار ہم سے اپنی کرامت نکیجے

کبہی روتا کبہی ہنستا کبہی بکتا ہی بیہودہ
پھر اوسکی جدائی مین ہوی تجکو تو وحشت ہی

تیری دل مین تو ای زاہد بہت کبر عبادت ہی
مسافر زاد رہ کرنا وہان کا ہی ضرورت ہی
گناہونکی ہماری کیا حقیقت سو بر داوسکے
خدا تو تیرا عاشق ہی لیکن اوسکی عاشق ہی
مسافر اس سرائین شبکی شبکا ہی بسیرا ای
یہہ سامان سارا دنیا کا نہین کچہہ کام آئی گا
پڑا ہی پردہ غفلت تیری آنکہون پر ای زاہد
سوا اوسکے بتا کیا موجود ہی بذاتہ ای واعظ
سوا اوسکی نظر آتا نہین عالم مین کچہہ مجکو
خدا کی فضل کی امید کبہی جاتی نہی مجکو

مجہی سر تا قدم عصیان کی اپنی بس ندامت ہی
نہین رہجائیگی پہر جمع کرتا تو جو دولت ہی
بری اوس خالق اکبر کی رحمت مین وسعت ہی
یہہ سمجہی حسن مین بڑہ کر تیری کیونسی صورت ہی
یہہ آمد شد جو دمکی ہی سمجہہ لی کوس رحلت ہی
جو جاوی ساتہہ وہان ایمان ہی کیا ای دل دولت ہی
سمجہنا غیر کو موجود یہہ تیری ضلالت ہی
یقین دل مین سمجہہ اپنی کہ کثرت عین وحدت ہی
بس آنکہون مین تیر اسقدر دیکہی صورت ہی
عبادت کی تیری زاہد نہین وہان کچہہ حقیقت ہی

جمال عشق کا جلوہ دیکہتے حسن بتان مین
فقیرون کا یہی مذہب انکی عبادت ہی

قاتل تجہی گر قتل میرا مد نظر ہے
تالو نسی میری ارض و سما زیر و زبر ہے
کرتی ہین ادہر سجدہ جدہر یار کا گہر ہی

پہر سوچ ہی کیا اس مین یہہ حاضر میرا سر ہے
پر اوس بت کافر کو نہین ہوتا اثر ہے
عشاق نہین جانتے ہین کعبہ کدہر ہی

بسیط ہی اوقات میری ہوتی بسر ہے
ہی نقش خیال یار کا دن رات تصور
اس نخل خجستہ کا یہہ گل ہی یہہ ثمر ہے
[illegible]
[illegible]
اگی بین بین جلوہ حق ہی نظر آتا
[illegible]
یہہ صد مہر و وفا جو مری جان مین اوسکی
دل کی کا بہلا اب ہاںی اور کی کا خطر ہے
یکدم ہی جدا ہوتا تصور سی نہین وہ
ہر آن میرا یار میری پیش نظر ہے
مکشوف ہوا مجکو ہی عالم وحدت
حضرت یہہ فقط آپکی صحبت کا اثر ہے
جو کچہہ رازمین میری اوس یار کی
نہین وہ سبز ادوار اظہار کے

ردیف الیاء

تلوار اور سپر تو وہی ہمارا ہی
جو کشتہ ہین ابروی قاتل یار ہین
مرادون کی دل ہوتی ہی رفتار ہی
وہ انداز مین تیری سب سی نیا ہی
جنہین یار جانی سی ہی سرو کار
وہ دنیا مین ہی کیا کام ...
وہ دولت وہ غلمان ہی دیدار
[illegible]
[illegible]
حبیب باری

[illegible]

جھپاتا ہی کیا کیا عیوب تو نکلی میری		میں قربان ہوں اپنی ستار کے

فقیر اب مدینہ کو چلا ایسے جا کر
رہو قدموں میں شاہ ابرار کے

شب وصلت تمہاری جیسی گزری شرم و حیا نکلی		ہماری دل کی حسرت تو جیسی ہی لے کے دلربا نکلی
محبت دونوں جانب سے اگر ہوتی تو ایسی ہی یار		جیسے بوس و کنار وصل کا باہم مزا نکلی
اگر ہم مر بھی جائیں تو جفا کا انکی صاحب حسن		خدا نا خواستہ ہو لیسی ہماری کچھ گلا نکلی
گئی سب عمر میری آرزوی وصل جانان میں		تمنا میری دل کی ہی کہیے تو ای خدا نکلی
ترا کوچہ ہمیشہ کربلا ہی ہی بت قاتل		یہا لیسے ہمنی دیکھے سیکڑوں کشتہ بلا نکلی
اہو نہیں دل دیا ہمنے بڑی غلطی ہوئی ہمسے		جنہیں ہم با وفا سمجھے تھی وہی بیوفا نکلی
ملاتی ہو نہیں اب آنکھ بھی مل کر رقیبوں سے		بڑی ہی بیدید نکلی تم بڑی نا آشنا نکلی
نہیں ہی گوری رنگت پر ہی معشوق کی کچھ خوبی		وہی بہتر حسیں ہے جسمیں کچھ آن و ادا نکلی

فقیر اب بار تک پہنچی نہیں کی تم تو جہہ بہی
تمہاری حضرت دل تو بڑی ہی رہنما نکلے

جسکو تم سی ہوئی محبت ہے		اگئی اوسکی پہر تو شامت ہے
تجھسے ملنا بڑی قباحت ہے		جاہی خو تجکو اوسکی شامت ہے
جھوٹ اس میں زرا نہیں صاحب		مجکو تمسی دلی محبت ہے
ظلم سہتے ہیں اف نہیں کرتے		اور کسکے بہلا یہہ طاقت ہے

[illegible]

حضرت عشق نے وہ علم پڑہایا ہے مجھے
مدتون کوچۂ جانان مین پہرایا ہے مجھے
کی ہے جب عرض تمنا کبہے تمسے مینے
بخدا جب کبہی مینے تجہے دیکہا ہے صنم
حال دل سنکے میرا کہتا تجاہل ہے وہ
لوٹتا ہی رہا انگار وینہ پی یار سدا
زلف پیچان سے دلا کیونکہ رہائی ہوگی
بوسہ سوتے مین لیا مینے تمہارا کب ہے
قاصدا تجہہ کو کرون جان سے اپنی قربان

کفر و اسلام کی جہگڑون نے چہڑایا ہے مجھے
دل بیتاب نے کیا کیا نہ ستایا ہے مجھے
چٹکیون مین ہی اجی تمنے اوڑایا ہے مجھے
شکل مین تیری خدا ہی نظر آیا ہے تجہے
تونے افسانۂ غم کسکا سنایا ہے مجھے
آتش ہجر نے کیا کیا نہ جلایا ہے مجھے
تونے اس دام بلا مین جو پہنسایا ہے مجھے
تمنے ناحق کا یہہ الزام لگایا ہے مجھے
اونکے آنیکا جو یہہ مژدہ سنایا ہے مجھے

مدتون سے نہین آتا میرے گہر مین وہ فقیر
اسقدر اوسنے تو اب دل سے بہلایا ہے مجھے

دلا یہہ تجہہ پہ بنا آئی اب بلا کیا ہے
طبیب نبض میری آکے دیکہتا کیا ہے
نہین وہ طرز ملاقات جو کہ پہلی تہی
فراق یار نے میرا یہہ حال زار کیا
جو کچہہ کہ ہونا تہا وہ ہو چکا ہے کل کی رات
خدا کے واسطے قاتل سسکتا چہوڑ نہ جا

جو رہتا ایسا پریشان ہے ماجرا ہے
مریض عشق کی تو جان تا دوا کیا ہے
بتا تو مجکو تیرے دل مین بیوفا کیا ہے
عزیز جان مین باقی میری رہا کیا ہے
تم ہنستے بولتے اب کیون نہین حیا کیا ہے
تو اور ایک لگا ہاتہہ دیکہتا کیا ہے

تیرا ہی نام جپتا ہوں میں یار صبح و شام	یہہ ہی وظیفہ میرا تو لیل و نہار ہے
بخشش ہماری حشر کو ہووی گی کس طرح	اپنی گناہوں کا نہیں کچھ بھی شمار ہے
قاصد کو اونکی راہ میں اب بھیجوں کس طرح	کمبخت پر تو پڑتی وہاں مار مار ہے

حال فقیر پوچھتا کیا ہی تو اندنوں
رونا تیری فراق میں لیل و نہار ہے

ردیف الیای

زلفوں کی غضب سے ہر پہر ہوتی ہیں کالی	دشتی میں جسی کرتا ہی دن رات وہ نالی
کانوں میں میرے یار کی پہنی ہیں جو بالی	ہی طرفہ کہ اک سی کی ہوئی گرد وہالی
ممکن ہی نہیں گھر تجھے وہ اپنی بلالی	اب تو ہی فقیر اسکو ذرا جل کی مثالی
جائیگی نہیں اپنی تو رحم اسکی سہنا لے	مژگانکی لگا دلبہ نہ عاشق کی تو بھالی
ہم نقد دل اپنا تجھے لی مفت میں دیتی	جس شخص سی چاہی ہی اسی پر کہ ہانی
اچھا نہیں ان افعی گیسو کا کھلانا	کیا فیض کو پہنچی گا کوئی بال کی کالی
دکھلایا خدا نے ہمیں یہہ عید کا دن ہے	تو آج تو یار اپنی گلی ہمکو لگالی
چھپ کر وہ چلی شب کو میں گھر غیر کی تنہا	تو ہی تو لیکا دوڑا وہیں راہ میں جالی
پالا تھا بہت نازسی اسد لکو تو ہمنے	ہم کرتی ہیں ای یار تیری اسکو حوالی
تم ساری جہان میں ہی اگر ڈھونڈو صاحب	پر ہمسی ملین گی نہ تمہیں چاہنی والی
معلوم تجھی ہوگا وہاں حشر کو ظالم	جتنا کہ ہمیں چاہی یہاں اب تو ستالی
دل تجھکو میں اس شرط پہ دیتا ہوں اپنا	ایمان کی قسم پہلی اگر اپنی تو کہالی

دل لگی عمر اپنی جور و جفا سہا کر
اس لگی عوض مین [illegible]
وانانی کی بعدی اور عقل کی خطا
[illegible] ناحق ہم کیون ارادہ کی [illegible]
مشغول اپنی [illegible]
چالاکی [illegible] عقل [illegible]
[illegible] نہیں شیخ کا فقیہ [illegible]
ہر اپنی برہون کی جو بہمان ہون [illegible]
نو اپنی زبانکا سلیمان ہون [illegible]
اوس مصحف رخسار کی صورتی [illegible]
ناخواندہ نہیں حافظ قرآن ہون نہیں ہی
صورتکو تری دیکھکے [illegible] جو مجکو
آئینہ صفت [illegible] حیران ہون نہیں ہی
[illegible]
[illegible]

دلکی کشش تو جائیگے ہرگز نہ بعد مرگ
ہم پاس اونکی دوستو پہونچینگے ہر طرح

عشق بتانسے آپ ڈراتی ہین ہمکو کیون
مری مزار پر تو ضرور آپ آئینگے

قاصد عدو کا بنکے وہان آج جائینگے
دہمکی مین آپکی نہین ناصح ہم آئینگے

بے دل لگی رہینگے نہین حضرت فقیر
عشق بتانسے یہہ نہ کبہی باز آئینگے

ہر بات پر آج اونسی تقریر ہوئی اولٹی
غیرونکو تو ہم صاحب سیدہی طرح لکتے ہو

تقصیر کری کوی انصاف یہہ اچہا ہی
ہم خواب تہا مین اوسی رویا مین شب ہجران

کسطرح نہ ہم کو سبین قسمت کی لکیر اکو
تجکو تو پریوش ہم شیشہ مین اوتار ہی گیا

تقدیر ہوئی اولٹی تدبیر ہوئی اولٹی
ادر خط مین جہی ایجان تحریر ہوئی اولٹی

ادر اوسکی عوض مجکو تقدیر ہوئے اولٹی
کیون خوابکے ایمیری تعبیر ہوئے اولٹی

شب وصلکے اوسکی تو تدبیر ہوئے اولٹی
مفتون ہوکے خود تیری تسخیر ہوئی اولٹی

ملنا ہی فقیر اوسنی ایچہوڑ دیا تجہسے
تیری عمل حب کے تاثیر ہوئی اولٹی

ہر دم تو گالی آپنے موہنہ سی نکالئے
رمز و کنایہ آپکی ہم جانتی ہین سب

ملنی کا وعدہ غیر سی ہی ہم سمجہہ گئے
کیا فائدہ جو آپ خبر کو ایک آئی ہین

صاحب زبان اپنی ذرا اب سنبہالئے
اور ورنہ رکہکے باتین ہمیں نہ دہلائے

یون درد سر کے حیلہ سی ہمکو نہ ٹالئے
ہم گور کے کناری بہلا جبکہ آگئے

ردیف الیاء

[illegible]
[illegible]
[illegible]

لوٹ اوربیٹ کی دن آج گا نسار اکا ٹا　　مار ہی ہی ڈالی ہی یہہ آجکی شب کے گرمی

منہہ لگانی سی وہ کہتے ہین بہت چل نکلی　　اختلاط ہمسے رہی موقع کا ڈھب کے گرمی

اسقدر جسسے ہو سکیگا نہین یہہ تو کہیے　　یاد رہویگی بہت آج کی شب کے گرمی

بوسہ لب جو لیا مینی تو جہنلا کی کہا　　مجکو لگتی ہی بری چل تیری لب کے گرمی

دم ہی سینہ مین گہوٹا جاتا ہی اسدم اپنا
ہی فقیر آجتو بی ڈھب سے غضب کے گرمی

ردیف الیاء

دلکو لی لیگا تیری یار وہ عیاری سی　　اب فقیر اوسی تو ملا بڑی تیاری سی

بال مال اوسکی ہین دام بلا کی پھندے　　زلف کی چھوٹی گا دل کیونکہ گرفتاری سی

آگی گر حضرت عیسے ہی کرین اوسکا علاج　　نہین ممکن جو بچی عشق کی بیماری سی

گر مون مین زندخرابات تو پہر تجکو کیا　　کا کیا مجکو ہی ملا تیری دینداری سی

کائی حرمرگی مین دن ہمنی تیری فرقت کے　　آنکہین پتھرا گئین ہین ساتونکی بیداری سی

دل دکہانا بہتر نہین ہی کسیکا ظالم　　باز آ اپنی تو عاشق کی دل آزاری سی

آج کسطرح سے پہر جاؤن وہان مین یارو　　اوسنی کل گہر سی نکالا تہا بڑی خواری سی

یاد ن رکہتا ہی کہین بڑ تا کہین سے اوسکا　　ایسا مدہوش ہی وہ حسن کی سرشاری سی

کوبکو شہر ہی رسوائی کا اب تو ہر جا　　دوستی ہمنی کری تہی جو بازاری سی

اونکی قدمونکی تلی آنکہین بچھاؤن اپنی　　آج آتی ہین یہان وہ بڑی تیاری سی

بیوفائی کرو گر لاکہہ فقیر اپنی سی تم　　باز آئیگا نہین وہ تو وفاداری سی

قریب بکر ہین ای دل وہ یکتا ہی نہ ہی
لگا دل ہی چہپا ہی کہین چہپا ہی ای
تڑپتا ہی ہیگا عمر بہر جون مرغ بسمل وہ
نہیں گی میرے اونکی دوستی کیونکر بہلا یارو
میری جان میرے کہنے کو تو بالکل تم یقین لانا
بتا مجہسے ہوی ایسی خطا ہی کونسی ظالم
مناسب ہے عیادت کو ذرا اوسکی تجہی چلنا

کہ دم مین اوس شب عیار کو لانا تو مشکل ہی
نہین جو ہوسکی مجہسے وہ کہتا ہی تو جاہل ہی
ہوا اوس ترک کے تیری نگہہ کا جو کی بسمل ہی
رہا کرتی ہی اب شرارت اونکی انتہا کل ہی
خدا کی ہی قسم تیر تو مایل اب میرا دل ہی
جو مجہسے اسقدر تو ہوگیا ای یار بیدل ہی
تیری بیمار غم کا آج بچنا سخت مشکل ہی

فقیر اوس شوخ کو آخر مسخر کر لیا اپنا
برا تو فن جادو مین میرے ای یار کامل ہی

اوس شوخ کی چتون مین کیا جل بلی صورت ہے
کب حور و پری تیری ای ماہ مقابل ہو
بد وضع نہین ہین تو سب جانتی ہین تجکو
کیون ایسی بتا تا ہی باتین تو بناوٹ کے
یہہ جلوہ حق ظاہر بس حسن بتان مین ہے
تجکو تو اری اندیکہہ ہی عبادت کا
خلوتین اوکی ملتی آخر تین جب بہیجا
بی یار کی ای یارو اب جان نکلتی ہی

جیتو نمین غضب آفت شوخی و شرارت ہی
یہہ حسن جو تیرا ہی اللہ کی قدرت ہی
ملنی ہین میری کہئے کیا ایسی قباحت ہی
ہرگز ہی نہین مجہسے تجکو تو محبت ہی
واعظ تیری کب ایسی نادان بصارت ہی
اور مجکو گنا ہونکی بس اپنی ندامت ہی
جب بجا کی کہا کیون بی ای تیری ہمت ہی
اکدم ہی نہین مجہین اب صبر کی طاقت ہے

ردیف الیائے

اکیدم فرقت میں اوسکی چین آتا ہی نہیں
دلکو میری ہای یہہ غم لگیا شدت سی ہی

جھوٹ میں کہتا نہیں مجکو خدا کی ہی قسم
دل میرا تم پر میری جان مبتلا شدت سی ہی

ظاہر و باطن ہی دیکھا ہم نی اس کا ایکسا
یہہ فقیر بی نوا ہی بی ریا شدت سی ہی

سینہ صد چاک دل افگار مبارک ہووی
برش ابروی خمدار مبارک ہووی

فصل گل جوش جنون یار مبارک ہووی
آبلہ پا سر ہر خار مبارک ہووی

زلف کافر نی کیا اوسکی ہی کافر سکو
پہنا دینا اودن نی زنار مبارک ہووی

یہہ خوشی آنکی قاصد نی سنائی اوسکی
لو کیا وصل کا اقرار مبارک ہووی

خشک لب زردی رنگ چشم میں آنسو ہیں بھری
تمکو ہی عشق کا آزار مبارک ہووی

ابر کو دیکھتے ہی بادہ کشی ہونے لگے
پہر ہوا توبہ سے انکار مبارک ہووی

ابتو مفتون ہوی اوس طفل برہمن پہ فقیر
تلک اور قشقہ و زنار مبارک ہووی

سہرہ موتیکا زری تار مبارک ہووی
آج نوشہ کو یہہ دلدار مبارک ہووی

دولہا دلہن صد برس سال سلامت ہوویں
خوشی و خرمی ہر بار مبارک ہووی

وہ مسیحا تیرا اب پہر مدادا آیا
اب شفا ہوتی ہی بیمار مبارک ہووی

خار آتی ہی نظر مجکو تو بی یار بہار
سیر گلزار تجہی یار مبارک ہووی

زاہدا خلد مبارک ہو تجہی اور مجہی
یار کا سایہ دیوار مبارک ہووی

جشن و شادی کا ری دہوم دہر ہے تب کا نہ دو روز
اب یہہ مہاراجکو دربار مبارک ہووی

معشوق اس زمانہ کی ہین بید بیوفا
دل انسی ہو لگکر بہی لگانا نہ چاہیے

ایک بوسہ دو کہا تو خفا ہو کی یہہ کہا
کمظرف کو تو منہہ بہی لگانا نہ چاہیے

دیوانہ قیس تہا جو بیابان نکل گیا
عاشق کو کوی یار سے جانا نہ چاہیے

جو چاہی اُنکو اوسے لازم ہی چاہنا
پہر اوسکو خاک مین تو ملانا نہ چاہیے

گر اپنا دوست ہمکو سمجہتے ہو جان من
پہر ہمسے اپنا حال چہپانا نہ چاہیے

ہر دم اوسیکی یاد کیا کر تو ای فقیر
دلسے خیال یار بہلانا نہ چاہیے

زیب سر جہد ہر تری عقد ثریا چاہیے
اور کانو مین مہ نو کا ہی بالا چاہیے

دہونی در پر اب ماکر اوسکی بیٹہنا چاہیے
زیست بہر ہرگز وہانسے پہر نہ اوٹہنا چاہیے

جو کہ گذرا حال شکوا اوسکا پر دار چاہیے
ایسی باتوںکا نہیں کرنا نہ چرچا چاہیے

نیم بسمل کرکی قاتل کیون چلا منہ موڑکر
دیکہنا اس اپنی بسمل کا تماشا چاہیے

سایہ دیوار جانان مین مجہی آرام ہی
مجکو جنت چاہئی ہی اور نہ طوبا چاہیے

حضرت عیسے کرینگی آکی کیا میرا علاج
اس مداوا کو میری میرا مسیحا چاہیے

درد سرکی تو بہانی سی ہمین ہی ٹالتا
اسطرحکا اب نہ چلنا ہمسے فقرا چاہیے

تم طرحدار ہو گئی میری عدو کے واہ واہ
گر نباہ دوستی ہمکو تو میرا چاہیے

دست نازک کو نہ دی تکلیف بہر قتل کو
تیغ ابرو کا فقط ایک ہی اشارا چاہیے

بات یہہ تو سمجہی اس یار توزی الفقیر
چاہنی والا بریرو یونکا اچہا چاہیے

واقف مذاق شعر ہی جو جو کہ یار تہے
سب اوٹہہ گئی وہ لوگ و صحبت نہین رہے

ملتے ہی بس رقیب سے بیدید ہو گئے
آنکہو مین اونکی اب وہ مروت نہین رہی

اوس سیم تن سی دوستی کسطرح سے نبہی
اب پاس اپنی دینی کو دولت نہین رہی

کس دوست آشنا کا بہروسا کری کوئی
ابتو زمانہ مین ہی مروت نہین رہی

دیتی ہو بات بات پہ دشنام ہمکو تم
ابتو تمہاری پہلی سی خصلت نہین رہی

ابتو شریف سارے زمانہ مین ہین ذلیل
اس عہد مین تو قدر شرافت نہین رہی

دل مضطرب ہے جان مری بیقرار ہی
اب مجہمین اوسکی ہجر کی طاقت نہین رہی

محفل مین اپنی بیٹہنے دیتی نہین مجہی
نزدیک اونکی کچہہ مری عزت نہین رہی

غارت ہوا رقیب کو جسنا ہی فقیر
ابتو کچہہ اوسسے ملنی مین دقت نہین رہے

تمہاری حسن کے اب اسقدر شہرت لگی ہونی
کہ نظارہ کو سب جا سے جمع خلقت لگی ہونے

طبیعت اوس بت کافر پہ جبسے ہو گئی مائل
متاع دین و ایمان یکقلم غارت لگی ہونے

خراب و خستہ ہین اشراف دیکہو اس زمانہ مین
رذیلو نکی ہی بن آئی او نہین عزت لگی ہونے

ہمین در پر ہی کوئی تو کہڑا ہونے نہین دیتا
وہان ہر بار جانی سی یہہ اب ذلت لگی ہونے

طبیعت ہو گئی مشغول کس سے اسقدر صاحب
میری جانب سی جو تمکو بڑی غفلت لگی ہونے

رہا کرتا ہی پیچ و تاب دلکی ہر گہڑی میری
خیال زلف پیچان مین یہہ اب حالت لگی ہونے

خودی جسنے فقیر اپنی فنا کی ہی یقین سمجہو
کہ اوسکو صاف اکثر ہمین عیان وحدت لگی ہونے

ردیف الیاء

چشم سیاہ مست کا کشتہ ہوں اوسکی میں
ہنس ہنس کے غیر دل سی اشارے یہ ہو گئے
جو حال تمکو گذرا ہی واقف ہیں اوس سے ہم
ناصح قرار دل کو ہی یار کی نہیں

نرگس لحد پہ میری چڑہانا ضرور ہے
آنکھیں ذرا ادہر بھی ملانا ضرور ہے
اب قسمیں جہوٹی کسلئے کہانا ضرور ہے
گہر اوسکی اسلئے ہمیں جانا ضرور ہے

یہاں فکر آخرت ہی تو کچھہ بھی فقیر
ایکدن وہان بھی تمکو تو جانا ضرور ہے

تقدیر کی جبتک کہ بہلائی نہیں ہوتی
دل زلف میں اوس شوخ کی جبتک نہیں پہنچے
قاصد تو دربار تلک پہنچیگا کیون کر
جہنجلاتی عبث ہو طلب بوسہ پہ مجہسے
عقرب سے سوا نیش زنی کی نہیں ممکن
کسواسطے اب مجہسے یہ ہم کرتے ہو پردہ

تدبیر سے کچھہ عقدہ کشائی نہیں ہوتی
ایک لحظہ اسے غم سے رہائی نہیں ہوتی
وہانپر تو فرشتہ کی رسائی نہیں ہوتی
ایجان مجہی جتنی بلائی نہیں ہوتی
سمجہے ہی کہ بر و تسی تو بہلائی نہیں ہوتی
بہولے ہی مجہے شکل دکہائی نہیں ہوتی

غیر ونکے تو گہر جاؤ فقیر اپنے کی گہر میں
بہولے ہی کبہی جلوہ نمائی نہیں ہوتی

پہر کی آیا نامہ بر وہانسے میرا مایوس ہے
طایر قارسی ہماری روح تنے افسوس ہے
رنج و غم درد و الم صدمہ پہ صدمہ لیہ رہیں

مو جہہ ملتا نہیں آنا کف افسوس ہے
قالب خاکی میں یہاں اگر ہو تی محبوس ہے
کسقدر کمبخت یہہ دن ہجر کا منحوس ہے

وہ رشک حور ہوویگا جبتک نہ سیر پاس
کیا خلد خاک آنکھوں میں باغ و بہار دی

گر سیر باغ میں ہو وہ گلبدن میرا
کیونکر بہار آنکھوں میں یہہ سبزہ زار دی

فرقت میں اوسکی گذری تڑپتی تمام رات
اکدم تو چین مجھکو دل بیقرار دی

غلمان و حور سی نہیں رغبت مجھی ذرا
جنت میں اسکو اچھی میرا نگار دی

وہ بت ہوا کسی کا نہو گا کبھی فقیر
ای یار اوسپہ جان تو اپنی نثار دی

صورت دکھادی گھر کوئی اوس ماہتاب کے
بیتابی جب مٹی دل پر اضطراب کی

خواہش ہو جسکو جنت و غلمان و حور کے
واعظ سنی وہ وعظ تمہاری کتاب کے

دم میں وہ آدمی آپ کی ابنا صحبا پہلا
عادت سی جو کہ ہوئی نہ وقف جناب کے

محفل میں اوسکی جا کی ہوئی مفت ہم ذلیل
ہیں خوبان ہماری یہہ چشم پر آب کے

انکھوں میں سبکی ہو گئی سوا ذلیل و خوار
کمبخت دل نی کیا میری مٹی خراب کے

کیا کیا قلق گذرتا ہی ہیری میں ای فقیر
باتیں جو یاد آتی ہیں عہد شباب کے

جو جیتے رہی تو پہر آکر ملیں گے
نہیں حشر میں ہم مقرر ملیں گے

یہاں گر وہ تشریف لائی نہ ہمدم
تو پہر ہم ہی وہاں اونسی جا کر ملینگے

کرینگی ابھی جبتک تسلیم ہم سے
جو عاشق تمہیں ہمسے بہتر ملیں گے

نہیں ہیں جو ہمدم وہ اب گھر ملیگا ابھی
ہمدم وکی وہ گھر میں مقرر ملیں گے

ایجان اگر جان بہی جائیگی ہماری
ہم راز محبت کبہی افشا نکرینگے

غرفہ سی ذرا جہانک کے منہہ اپنا دکہادو
پہر شور و غل و نالہ و غوغا نکرینگے

بیداد پہ بیداد جو چاہو کرو ایجان
ہم شکر کرینگے کبہی شکوہ نکرینگے

دم مین تو فقیر آنا نہ خوبان دکن کی
دل لیکی ستم تجہپہ وہ کیا کیا نکرینگے

جی کسیر ہوا ایک بوسہ بہی کیا جان تمہارے
دو چار تو دو اور بہی قربان تمہارے

گیسو جو بنین گی یہ بنین ہار ان تمہارے
عشاق نکیون ہونگی پریشان تمہارے

خوبان جہان دیکہین جو یہہ روی مصفا
تو صورت آئینہ ہون حیران تمہارے

تم ظلم بہی کر دیکہو جہانتک کہ ہو منظور
رہجائینگی دلمین کوئی ارمان تمہارے

تم گالیان دیتی ہو جو ہر بات پر مجکو
یہہ باتین تو ایجان نہین شایان تمہارے

باد لہی اندہیری ہی بہت آتے گہٹی ہے
رہجاؤ یہان آج تو قربان تمہارے

دل پہنس کے بہر آئین سی نکلتا ہی نہین ہے
بکہری ہوی گیسو ہین غضب جان تمہارے

شیرین نہ نبات ایسی ہی نہ قند مکرر
جو بوسی مزہ دیتی ہین ایجان تمہارے

یہہ حال فقیر آہ ہوا ہجر مین کیسکے
جو ہوش ٹہکانی ہین نہ اوسان تمہارے

دیکہکر عارض گلگونکو میرےجان تونی
کردیا آئینہ کو رشک گلستان تونی

چہوڑکر نازسی رخسیر ت بیدین گیسو
کتنی کافر بخدا لاکہون مسلمان تونی

مجہے عشق بتان سے منع کرتا ہی جو تو ناصح
نصیحت گر ہی ایسی کہ میرے جان جاتے ہی

نکلیے آہ دل کیونکر تپ دوری مین اوس بت کی
کہ ہی بیمار اوسکی واسطے جو دو دستی ہے

نہین یہہ غنچہ گل صبحدم گلشن سے ای بلبل
صبا کا کوچ ہی جانیکا گہری ابی کستی ہے

او ہر اتنا نہ ای کم ظرف اس دنیا کی دولت پہ
حباب ایسا جہانکی بحر مین یہہ تیری ہستی ہے

خزانہ پر تو اتنا او جہل اپنی ہے گردش
لب ان آب فوارہ تجہی آخر کو پستی ہی

مکان ویران ہوے سارے رہا کوئی نہ یہان آکے
جہان آباد کیسے ہو گئی ویران بستی ہی

فقیر اتنا جو تو چین رہتا ہی خدا جانے
کہ یہہ کس رقدین کی شکل دلمین تیرے بستے ہے

رخصت کا نام یار سی سنتی ہی مر گئے
جانے سے اوسکے پہلے ہی ہم کوچ کر گئے

آنکہونمین اونکی جادو تہا افسون تہا سحر تہا
وہ ایک نگاہ مین مجہی دیوانہ کر گئے

اب تک جواب خط میرا لایا نہ ایک بہے
کمبخت مر گئی جو وہان نامہ بر گئے

اب آنکہہ بہی ملاتی نہین ہمسی جان من
کیون ہم تمہاری نظر و نسبی ایسی اوتر گئے

کہتے ہین ظفر سی عرہ میرا دیکہہ زر دزنگ
کچہہ اندنون تو آپ بہت ہی نکہر گئے

اشکون نے ایک پل مین سمندر بہا دیا
غم دیدہ تیری جب جہلکہ یا چشم تر گئے

مرنیکا سوگ میری جو رکہا یار نے
کہا کہا کی رشک ساری عدو میرے مر گئے

یہان تن سی جان کر گئی پرواز اوسکہر
سنکر گہر وہ کہر کو جو وقت سحر گئے

دنیا مین کی فقیر نہ کچہہ فکر آخرت
افسوس دن یہہ زیست کی یونہی گذر گئے

اس غم سے ہر رات میں تمنی یاد میر بجالنا — بر در سے جانکی غضب مجکو سنائی

وہ کہتے ہیں بستر پہ فقیر آج تو شب بہر
ہے تیری مجہی تیری قسم کل نہین آئی

خلق خدا کا دیکہکے دل پایمال ہے — اللہ اوس صنم کی غضب چال ڈہال ہے

گلشن میں گل ہو ٹیچے میں خجل تجہکو دیکہہ کر — شبنم نہیں ہی یہہ عرق انفعال ہے

مردہ ہوی ہیں زندہ حسد اسکی ناز کی — اعجاز عیسوی تیری ای یار چال ہے

دیتی نہین جواب بہی عاشق کی بات کا — اونکو بس اپنی حسن پہ نخوت کمال ہے

موجہ یار نی نہین کہولی ہیں تو زلف — پہنسے کو مرغ دلکی بچہایا یہہ جال ہے

انکہوں میں رک رہا ہی نکلتا نہیں ہے دم — اب نزع میں جو آنیکا اونکی خیال ہے

اندہیری جہان میری آنکہوں میں ای فقیر
پوشیدہ وہ جو غیرت بدر کمال ہے

لینے میں دلکی اوسکی نظر کو کمال ہے — ہمین نگاہ یار عدیم المثال ہے

جان یاد زلف یار میں اپنی وبال ہے — مرنا تو سہل ہی میرا جینا محال ہے

کیونکر کٹے گی دیکہیے فرقت کی شب تمام — یہہ اضطراب دل کا سر شام حال ہے

اس ہوب میں نہ جاؤ میر بجانب ہنسی تم — گرچی کمال ہی ابہی وقت زوال ہے

پہنسے ہے زلف یار کا جو بال ہی دلا — اس جال میں بہی پہنسکے نکلنا محال ہے

دیکہو نکاب وہ مصحف رخسار میں ضرور — قرآن میں نکلی سورہ یوسف کی فال ہے

کہ احمد بلا میم ہے تو خدا ہے
بہر سے اعتقاد اور مذہب ہی اپنا
حبیب خدا سرور انبیا ہے
کہ رتبہ تیری برابر کہ تو تو
ہوا ارض و سمان تیری باعث ہوا ہے
کہا شان مین حق نے لولاک تیری
تو عاشق خدا کا وہ عاشق ہے تیرا
محمد و تو طالب ہی ای راز الفت
کہ تو نور تش برحق گویا ہوا ہے

ہم نہ اوٹھی بسان نقش قدم	لاکھہ کوچہ سی وہ اوٹھانے لگے
مین نی اتنا بڑھایا کیون او نکو	منزلت میری وہ گھٹانے لگے
پیاری باتون کا مجکو دیکے فریب	وہ میری دلمین گھر بنانے لگے
دیکھکر پاس میری اوس مہہ کو	رشک کیا کیا فلک کو آنے لگے
دشمنی کی ہے دوستی کر کے	رنج فرقت کے تم دکھانے لگے
ساقیا لطف می کتنے ہے آج	دیکھہ گھر گھر کے ابر آنے لگے

سائل بوسہ مین ہوا جو فقیر
ہنسکے وہ آئینہ دکھانے لگے

محمد رسا ہوگا نہ کوئی ہوا ہے	کہ بعد خدا سب سے رتبہ بڑا ہے
تیری نعت کیا ای نبی ہو بشر سی	ثنا خوان تیرا جبکہ خود کبریا ہے
مدینہ نہ کیون ہو زیارتگہہ خلق	وہ تجھہ قبلہ دو جہانکی جگہہ ہے
بھلا دو جہان مین کیا تجھسے یوسف کو نسبت	تو ہی مہر انور وہ ذرا تیرا ہے
پڑا ہے تیری روی انور کا سایہ	جو خورشید گردون مین ایسی ضیا ہے
جلائی نہ عصیانکی باعث جہنم	تیرا ای شفیع الامم آسرا ہے

الہی دکھادی مدینہ کو جلدی
فقیر حزین کی یہی التجا ہے

سپہر فلک پر تیرا دبدبا ہے	بڑا عرش سی ہی ترا مرتبا ہے

بیکلے باتین ہین نہین یہہ بی سبب
تم ہین اپنی عہد پر ثابت قدم
جیسے عاشق اوس بت کافر کی ہین
ہجر تو ایجان تمہارا موت ہے
ہے یہہ آئین وفا کی بر خلاف
اور ہے وہ تو ستم کرنے لگے
اسقدر ہوتے ہے وحشت یار بن

آج آتے ہو نظر سرشار سے
پہر گئے تم ہی اجی اقرار سے
ہمکو الفت ہوگئی زنار سے
کیونکہ میری زیست ہی دیدار سے
شکوۂ جور و جفا دلدار سے
روز الفت کی میری اظہار سے
سر کو ٹکراتا ہون مین دیوار سے

دل فقیر اب وہ تو لینگے ہر طرح
ہے بہلا کیا فائدہ تکرار سے

خلق جو مفتون بت بی پیر تقریر کے
باتون ہا تو نین کیا میرا دل وحشی اسیر
ہوگیا ہون قتل سنکر یار کے گفتار کو
ایک عالم ہے مسخر یار کے گفتار کا
جو کوئی سنتا ہے ہوجاتا وہ مفتون تیرا
نطق سی باہر ہے یہہ تنگی دہان یار کے
یار کی باتین رت وصلت کیے کیا ہوویں مجہے
راست تو یہہ ہے زبانکا زخم بہرتا ہی نہین

سحر سی ہی کیا سوا تاثیر ہی تقریر کے
خوب اے غنچہ دہن زنجیر ہے تقریر کے
بن گئی میری لئی شمشیر ہے تقریر کے
سحر سی کچہ کم نہین تاثیر ہے تقریر کے
کیا صدا دل کش بت بی پیر سے تقریر کے
بیان نہین جا ابدال دلگیر ہے تقریر کے
کہنچ گئی فرزی تصویر ہے تقریر کے
کیا غضب کے کاٹ کی شمشیر ہے تقریر کے

دشمن ہی کہ دل اسیر نہ اوس زلف کا کرے | جنبان کہیں جو لگانہ یہہ سلسلا کری
نازک ہین برگ گل سی ہی اوس گلبدن کی پانون | گرمی کہیں نہ آتش رنگ حنا کرے
قول و قسم کا اوسکی بہلا اعتبار کیا | سو بار عہد کرکے جو کافر دغا کرے
پیغام آتی جاتی ہین غیر ونکی رات دن | پہر کس امید پر کوئی بیٹہے وفا کرے
کسطرح ملنا یار سی وہ چہوڑی ناصحا | قابو مین جسکا دل ہی نہو دی کیا کری
بجلی گری اگر کہتے ہوئی اوسپہ ابتدا | اوس برق وش کو جو کوئی تجہسے جدا کری
بے یار جسکو چین نہ آتا ہو ایکدم | فرقت مین کسطرح نہ وہ آہ و بکا کرے
دلکی خوشی ہو جسمین کرینگی وہی ہی ہم | ناصح کی کون سنتا ہی تو بیٹہے بکا کری
عار ہی ہوئی علاج سی اوسکی مسیح ہی | بیمار غم کی کون تیری بہر دوا کرے

یہہ میری ای فقیر نصیحت تو یاد رکہہ
ہرجائیکو نہ بہول کی ہی آشنا کرے

مین خوب سمجہتا ہون تیری جی ہی دغا کی | ہرگز نہین امید مجہی تجہسے وفا کی
اولٹی ہوئی تاثیر میری آہ دلکی کی | سنکر عوض رحم دو چند اوسنی جفا کی
کیا لائی ہی خوشبو یہہ تیری زلف دوتا کی | ایک دھوم جو گلزار مین ہی باد صبا کی
پانی ہی نہین مانگتا کاٹا ہوا اسکا | ہی کاکل پیچان تیری ناگن وہ بلا کی
بے ہوش ہی ایسا تیرا بیمار محبت | گل ہی تو ذرا اوسکی نہین آنکہہ ہی دوا کی
پہر غیر سی ملتا ہی تو قرآن اوٹہا کر | شاباش تجہی مرحبا رحمت ہی خدا کی

تمام شد

حضرت سید مخدوم شاہ صدر جہاں صاحب از فکر شاہ بہاؤالدین المعروف عبد اللہ شاہ
نبیرہ شاہ نجم الدین المتخلص صغیر خلف شاہ نصیر دہلوی سجادہ نشین درگاہ ساکن محلہ روشن پورہ

قطعہ تاریخ ہجری

طبع شد این زمان چو نظم فقیر
فکر سالش بشیر چون کردم
دیدم از چشم دل آفرین گفتم
باغ صوسنہ اہل دین گفتم

الیضا

قطعہ تاریخ عیسوی

از فقیر امروز دیوان دوم مطبوع شد
فکرت تاریخ کردم چون بدل ناگہہ بشیر
گوہر مضمون ہم در رشتۂ معنی بسفت
گفت ہاتف ہوش افزا این گل ثانی شگفت

الیضا

قطعہ تاریخ سمتی

ظاہر ہوا جہان مین عجب گلشن سخن
سمت کا سال کیونکہ نہ رضوان کہی بشیر
جس سی بہار خلد کی بہی شرمسار ہے
قربان اس پہ باغ ارم کی بہار ہے

الیضا

قطعہ تاریخ اختتام

جبکہ اس نسخہ نی پایا اختتام
دی ندا یہ نغز ہاتف نی بشیر
مجکو فوراً سال کا آیا خیال
بی بدل دیوان ہی شاعر بیمثال

قطعہ تاریخ از فکر گوری شنکر خلف منشی من بہاون لعل ساکن جیکپور المتخلص بقصیر

چو شد مطبوع دیوان فقیر آن عارف کامل
رسید از ہاتف غیبی بگوشم من خوش آوازی
قصیر امروز ناگہہ فکر سالش در دلم آمد
مکن اندیشۂ تاریخ گو باغ ارم آمد

شد بنوک کلک عاصی محمد فضل حق کاتب عفی اللہ عنہ

ہزار ہزار ثنا و شکر اوس سخن آفرین کو زیبا ہی کہ جسنے ایک مشت خاک کو جوہر نطق عطا فرما کر افضل المخلوقات بنایا ــ اور لاکہہ لاکہہ مدح و سپاس اوس خلاق المعانی کو لایق ہی کہ جسنے ایک حیوان مطلق کو ناطق بنا کر اوسکی کلام کی حقمین ان من الشعر الحکمۃ فرمایا ــ ہای سخن ای مدہوش ایسی ہی چیز ہی جس قدر اسکی تعریف کے جاوے بجا ہی اور جتنی اسکی ستایش کرو زیبا ہی بس اسی سی یادگاری ہی اسکو قیامت تک پایدار ہے ہی ؛ نام کس طور سے بنائی سخن ؛ ہی قیامت تلک بقای سخن ؛ دیوان ہزارون دیکہے سخن لاکہون سنی کینے بہے بہہ لطف و خوبے بائے ہے کلید در شعرا ؛ مبدا ر فیاض سی ان ہی حضرت کے ہاتہہ آئی ہے ای سخن فہمان جہان مژدہ باد کہ گلدستہ ریاحین اشعار یعنے دیوان جناب نواب سید محی الدین خان بہادر استقامت جنگ عرف بودہن صاحب خلف الصدق نواب معلے القاب معین الملک اعظم الدولہ نواب محمد منیر خان قسور جنگ باجازت حضرت مصنف رونق بخش سنگ طبع ہوا ہی جسکے خوشبو سی ایک عطر سا ہو رہا ہی چونکہ عاصی پر معاصی ابنی برشاد خلف الصدق منشی گردہاری لعل نی اس دیوان فیض بیان کو جناب مصنف موصوف سی اجازت لیکر بصحت تمام چہاپا ہی لہذا اہل مطابع کو اطلاع دیتا ہی کہ بلا اجازت تحریری خاکسار کے کوئی صاحب قصد طبع نفرماوین بامید نفع نقصان اوٹہاوین فقط

مطبع میور پریس دہلی واقع حوض قاضے سات اہتمام نیک انجام لالہ بلاقی داس کے زیور طبع کا پہنا ؛

تمت

تمام شد

فقط